

5475
510

ترکایان

بالتصویر

اس کتاب میں ہندوستان اور ممالک غیر کی تمام تر تشکلات کارپوس
کی کاشت پرورش نگہداشت اور ان سے ناپ حاصل کرنے
کی ترکیبیں درج ہیں جو ہندوستان کی کاشتکاری اور صنعتی ہیں
مترجمہ

ہندہ محبوب عالم ایڈیٹر سالہ زمیندار یاغبان جٹارلا

چوتھی مرتبہ

Small
(582)

۱۹۲۰ء

کارخانہ پبلشنگ کے خاتمہ کے بعد
قیمت - - - - -

یہ گوئے کے طریقہ کو اپنے کام کی موٹی موٹی باتوں کا علم ہو جاتا ہے مگر وجہ
 ہوا اس کے لئے کہ لکھنؤ و نرائی کی مابینوں اور اس سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے طریقوں
 اور نیکوں سے محروم رہے ہیں اور رہائیں جو نئی ایجادیں اور ترقیاں ہوتی ہیں ان سے
 ہی وہ بے خبر رہتے ہیں صرف۔ اس دانی کی کتنا بڑھ لینے مافقیہ کماشیوں کی کتنا میں
 عبور کر لینے سے پیشہ وروں کو ان کے کام میں عاکہ مدد نہیں مل سکتی بناو قیستکہ وہ خاص
 انے کام کے متعلق علم کو بطور سانس کے مطالعہ نہ کریں۔
 ہندوستان میں انہوں کو تین چھتوں تقسیم کیا گیا ہے۔ گرمی، سردی اور ہوا۔ مگر
 ہندوستان کوئی تینو ٹاسا ملک نہیں ہے اسے براعظم کہنا خلاف واقعہ نہیں ہوتا۔
 اس لئے یہاں کے ہواؤں برسوں کے ٹکے چھتے میں کچھ اور کمی ہے۔ ابھی ہے ہندوستان
 میں کچھ اور وہ علاقے جو مندروں کے فریب میں ان میں کچھ اور نہ جھبکہ تمام ہندوستان
 میں ایک وقت میں یکساں موسم نہیں ہوتا لہذا ہر جگہ موسم گرمی، سردی اور ہوا ہے۔
 اس کم و س ہر تقسیم ہونا ہے۔ اس کے نتیجے میں ہوا اور ممالک غریب و ثرواتی میں جاد
 چھنے اور سردی اور گرمی اور ہوا کے گئے جاتے ہیں۔ مگر ابریل میں اور جون
 گرمی کے۔ اور جولائی اگست میں اور اکتوبر سردی کے۔ دلوالی سے لگ رہا، مگر ممالک
 اور چھ لگ جاتے ہیں۔ مگر ان کے اندر میں ہوتا ہے۔ لہذا ہر موسم میں ہر جگہ ہوا
 حاضری ہوتی ہے۔ اس سے کہ جب بالخصوص گرمی کی ہوا میں ہوتا ہے موسم کھل جاتا ہے
 ہوا میں وہ سردی میں رہتی ہوں کر تھک اور سردی ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
 ایک کالی ہوا ہے۔ اس میں اور ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
 گرمی معلوم نہیں ہوتی۔ لہذا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
 لگ جاتی ہیں کئی کئی دن تک۔ ان کے گرد و نواح ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
 ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
 اور جولائی میں حاضری ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
 ہے اور کچھ ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

کر سکتے بغیر آدمی کا باک اندر داخل ہو چکی حرا میں کمر بند اور گرد و غبار کے بکولوں آندھ لپ اور تیز ہوا کے جھولوں کو بہ درخت اور چھنا ڈالیں بہت بھر روکنی ہیں +

ایک صاحب بظاہر کی باغانی تکیہ لگے ہوئے منہ رخصت ہل رہے تھے ہیں۔
”تمام زمین میں چارہ بکولوں کے پودے لگائے جاویں یا بنائے لوٹی جاویں ہوا
ہونی چاہئے البتہ کسی قدر اندر کی طرف جھکاؤ ہو اچھا ہے تاکہ زمین پانی کو جذب کر سکے۔
مگر فی الحقیقت ایسی ڈھال ہو کہ فالتو عین وری ہانی بہہ نہ پائے پاؤں“

فرنگیس صاحب بہری زرکاری سے قطعاً اراضی کی لکھنے لکھنے ہیں کہ جیسے وہ ہوا
ہوئے چائیں اور اس کے آریاس سایہ دار درخت ہونے چاہئیں مگر لوہے سے
پیارے قطعاً ہیں کیا ریاں بالائی چائیں جن میں اسیا شیب قرار ہے کہ بالی ڈالیں
ہو سکے اور فالتو بھل بھی سکے +

نباتات کی کاشت کیلئے زمین کی مائیت

مقام ایسی اراضیاں جس حرکات کے فال ہیں دو اجزاء ضرور ہوتے ہیں ایک مائیت کر
دوسرے غیر متحرک اجزاء آگ میں جلائے سے جل جائے ہیں اور غیر متحرک مائیت
اجزاء جلائے سے نہیں جلتے کاشت کے فال : ۱۔ مائیت کر مائیت ۲۔ مائیت کر مائیت
گھاس بات اور خود و حشری بوٹیاں اور چٹلی ملہ اور نہ پانی چائیں اور نہ زمین کی
حکومت ہے کہ اس پر روئید کی نہ ہو اس میں سور کا مادہ زیادہ ہو مگر بہت حال کر اہل
کہ بحر زمین باطل ناخال کاشت ہوتی ہے۔ ہم مائیت اور علم و رعایت کی مدد سے جس
بخارہ و خراب سے خراب زمین کو مائیت کر کے زرعی بنائے ہیں (الذکر فوجہ مسد) اور
کسی دوسرے پر دانت کرنا پڑتا ہے

عمدہ زمین کی اہمیت سے کہہ دے مائیت کر مائیت مائیت مائیت کے مرصوب
ہوئے مائیت کو جذب کر سکے اور اس میں فالتو مائیت مائیت مائیت مائیت
مائیت اور خراب مائیت مائیت مائیت مائیت مائیت مائیت مائیت مائیت

مترزع ہو کر ایریل ملک رہنا نہ اور پھر تدارک گرگی و رسالت آتی ہے۔ جنوبی ہند میں
وید میں رافرب وسم ہوتا ہے۔ سنہالائی کرنی اور ویش وور سور سے چلتی ہیں اور باش۔ کٹر
اور نیا۔ تد سے زیادہ رتھ سے وید میں اس قسم کی فذرا بھارت ہے۔ گلابی حارث پڑتلیہ
اور داس صاف رہنا سے جموری اور فروری سے بہار کا موسم شمار ہوتا ہے۔ گمرات کو
آؤں بہت زیادہ پڑتی ہے۔ مارچ اور ایریل میں کسی قدر بارش ہوجاتی ہے اور یہ وقت
شمارا کے خوب نشوونما کا ہوتا ہے سٹی اور جون میں سخت گرمی پڑتی ہے۔ علاقائی ما
سوں کی ہواؤں کا عار ہوا سے بوجا سلاتی ہیں اور یہ موسم فوسر تک رہتا ہے۔

نہا تا ہے یہ شکر کے لئے قلمات کیسے ہوئے چاہائیں

سامان، اور، سہلے ضروری شے سپہ کریں گا ابک خاص قسم سے دکر لیا جائے
اور ہر جگہ جنگ دڑی ہی ضرورت ہو تب تک کاشفہ کی جائے اللہ تعالیٰ کا دل سے
سرتر کار ماں ہونے کیلئے جس کے موقع اور مقام کی بسبب چند ضروری باتیں بھی ہیں۔
اگر اس کا خیال، مدد فرمے ابجائے تو اس سے یہ بڑا فائدہ پہنچے اور سپہ کریں۔ کہ کائنات لائے
ہوئے حوالہ بات سے بارہو دیں۔ رگاس کو فیصل کے لئے اس کا کیا جائے گا
اور اس کے علم سے رہیں گی۔ احسن مدد سے ہوتے گی۔

آیات، برائے کے لئے وہ قطعہ اور اس رستہ میں دوں ہوا ہے اس کا ترجمہ سال
 قمریہ میں جو دوسری کی نسبت میں، ہر دو میں، اس قطعہ کے چاروں طرف ملاحظہ
 رہے۔ اور انہیں شاہان و سلاطین و وہ جس میں اس کے گرد و گھاٹی جھانپاں ہوں
 ان کی کہہ کہ ماوراء النہر، ہر ماوراء النہر کے چھوڑوں سے مخصوص رکھیں اور نکالیں
 اس میں، ہر ماوراء النہر، ہر ماوراء النہر کے چھوڑوں کے گرد و گھاٹی
 ماوراء النہر، ہر ماوراء النہر، ہر ماوراء النہر کے چھوڑوں کے گرد و گھاٹی
 اذیت طور پر، ہر ماوراء النہر، ہر ماوراء النہر کے چھوڑوں کے گرد و گھاٹی
 ہر ماوراء النہر، ہر ماوراء النہر، ہر ماوراء النہر کے چھوڑوں کے گرد و گھاٹی

کہ ہوا اور پانی کی جھپی طرح سے آمد و رفت ہو سکے اور کاشتکار اس پر اچھی طرح سے بصر رکھ
تزداد اور بلا تاخیر اس کے کام کر سکے۔ بعض زمینوں کی اوپر کی سطح عمیق ہوتی ہے مگر نیچے کی
سطح مختلف نکلتی ہے۔ اس لئے حرارت میں قریب و دوریٹ عمیق تک ایسی ہو جس میں مناسب
اجزاء متحرک اور غیر متحرک شامل ہوں اور مٹی فریٹا کساں حاصلت کی ہو وہ عمدہ ہی جاتی ہے
عمیق نہیں کی اور یا قوت میں سطح سے کر سکتے ہیں کہ جس کی مٹی کا اچھا حصہ متحرک
اہل اس سے متعلق ہو اور ان کے متحرک اجزاء کے ساتھ مناسب اجزاء مٹی ریت ملا ہے چوڑے
گنیشیا و غیرہ کے ہوں زمین زیادہ سے کہیں گئے کہ جیسے ہر مرتبہ زیادہ کھاد کی ضرورت نہ
رہے اور ان کا مٹی کی فصلی دوسرے ہلکی اس کے گھس گئے کہ جس میں ریت کا جزو زیادہ
اور ہلکی مٹی کا جزو کم سمجھا کھاد کی بہ زیادہ ضرورت نہ ہو قوت کی زمین سے کہیں کے
حد یاؤں اور مٹیوں کے کنارے ہو۔ یاد دہانہ اور یادوں کے مابین دفع ہو جو کھوپڑے
کھوپڑے فاصلہ رہتے ہوں۔ ریت زمین میں غالب ریت کا جزو بہت ہونا ہے اور اس
قسم کی زمینوں میں کشتی قسم کی سری زکریاں اور تلوہ و حرلوہ سے بہت عرصہ اور کثرت سے
بیدا ہو سکتے ہیں کہ دربار کی ریت کو کھدو و نکالی بہت قوت عطا کرتی ہے جسے حسد ات
میں نری ماسے اور دربار سے چٹھنے ہیں اور یہاں سے زیادہ پانی آتا ہے اور بہت نہیں
غریب ہو جانی میں اور حسب پانی آتا جاتا ہے تو رات ہو جانی میں۔ مانی میں ڈوہیے
رہنے کی حالت میں یہ مقول ضرور کہ حاصل کر لینی ہیں۔

شمالی ہند میں زمین قدرتنا عمدہ ہے کہ بعض مقامات میں کچھ نقصان پہنچتا ہے۔
گرتی اور اچھی ہے اور مانت کی کاشت کے لئے بہت تیار دن ہے۔ اس میں کشتی
مٹی کا خوب جزو ہونا ہے۔ اور اسے اچھی طرح سے درست کر کے نازک سے نازک
اور اسے دار لود کے پھولوں سے مٹا دے۔ وہ بھی اچھی ہے۔ سے لے دیا۔ اس میں جس میں
ریت کا جزو زیادہ ہے وہ کساد ڈال دینا بہت درست ہو جاتی ہے اور اسے اور بہت
عمدہ ہوتی ہے اور بہار میں کاشت کے لئے بہتر ہے۔ اس وہ ہوئی ہے کہ اس میں
مٹی کے ذریعہ اس سے بہتر ہوں اور اس میں سے بھی اچھی طرح سے مرٹوٹا ہے۔

ہیں۔ اور کئی کئی دنوں بلکہ ہفتوں تک روز و حالہ میرا کھیتے ہیں گرمی سردی
برسات کے موسمی تغیر و تبدلات کا اندازہ مطلق خیال نہیں، اگر انگریز اس بات کا
ٹراخیال کرتے ہیں۔ اور ان کی مخالفت کہ مقدمہ سمجھتے ہیں یہاں سے تخمینہ منگولہ سے چلتا
ہیں۔ وہاں سے کاغذ کی کئی کئی انہوں نے لپیٹا جاتے ہیں۔ کس نہایت احتیاط سے
باز کیا جاتا ہے تاکہ ہوا کا نام نہ لگے اندر رہا ہے کہ۔ اور موسمی تغیرات سے محفوظ ہیں۔
لوٹنے کے لئے کھولے جانے ہیں تو فی الحال جو بیہوش ہے۔ اسے تمہیں یہ نہیں کہہ سکتا ہے
کہ میں ایک شخص کس میں سے نکلا ہے۔ تمہیں نہیں پتا میں نہیں رہے جاتے کہ کوئی کچھ
اور کئی پہونچنے کا اندیشہ رہتا ہے اگر کچھ میں تو باتوں میں پھر کہ کاک کس لڑکا دیا جاتا ہے
اس وقت کو فتح کر چکے لئے اس تخم قرونیا ہندوؤں نے پیدا کر کے تیار کیا ہے میں تاکہ
سے نہ صرف کمالی ہوں اور پھر دیکھو کہ اس کا نام ہے۔ اور اس کے اندر میری
قابل اطمینان ہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کا نام ہے۔ اور اس کے اندر میری
بیل کی رہی اندر جاسکے۔

ہندوستان میں ہی کوہ منصوری ہندوؤں کا فردن کسمار اور ہندوؤں کے
کاروان میں۔ ان کے دنیا کے ہر جہت۔ یہ لکھتے ہیں کہ اس کا ہر قسم کے ہر جہت کو
رہتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ مع انجیل لکھے جاتے ہیں۔

سہارا اور اورا ہور کے سرکاری باہوں سے کچھ منگولہ ہیں صرف اور صرف
سام میرٹھ ٹنٹ بولے مکمل کا اور ہندوؤں کے لکھتے ہیں کہ اس کا نام ہے۔ اور اس کے
رہا اس سے کچھ عمدہ قسم کی۔ اور اس کے لکھتے ہیں کہ اس کا نام ہے۔ اور اس کے
مقامات میں تیار کئے جاتے ہیں اور اس کے لکھتے ہیں کہ اس کا نام ہے۔ اور اس کے
اس کی قیمت منگولہ کا واحد ہے کچھ ہندوؤں کے لکھتے ہیں کہ اس کا نام ہے۔ اور اس کے
حال کا اسے کارخانے کے مکمل لئے اس جو مکملی طریقہ پر قائم رہا ہے۔ اس کے لکھتے ہیں کہ اس کا نام ہے۔ اور اس کے
رج عبد جہاں اور علاوہ اس کے لکھتے ہیں کہ اس کا نام ہے۔ اور اس کے
معدومہ دیکھتے ہیں کہ اس کا نام ہے۔ اور اس کے



اور دانتی۔ دانتی۔ تہہ ضارماں دو کہ۔ اور اس کے
پودے اور سہلوں کو کاٹ کر کالے میں بڑی مدد ملتی
ہے۔ اس کے دہلے نیر ہوئے چاہئیں۔



(۲) نگرانی کی بھاپی۔ نگرانی کی بھاپی کو علاوہ نہیں
کوٹھے سے سارا وقت کیا رلوں کی قطاروں اور سکرے اور دھتورے میں۔



(۳) چوٹی بھاپی۔ چوٹی بھاپی کی مدد ملتی ہے۔
تہہ سہاروں میں کھادی ٹوکر یاں ڈالکر اس سے بھاپا
اور قطار دیکھنا نہیں ہے یہی عقیدہ اس سے ملتا ہے۔

ان آلات کے علاوہ ٹوکر یاں۔ بیٹا سٹاں۔ ماس و مہر بھی بہت کام کی حیرت میں آتی ہے
پتیری اور مارک پودوں کو دھوپ سے بچانے کے لئے ان سے کام لیا جاتا ہے۔

موسم سرما کی سبز ترکاریاں

منہ

موسم سرما کی سبز ترکاریوں میں سردی کا دم عصب ہے۔ درنگی اور ہمد و سالی دونوں اس سے
بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ درنگوں کا اسے کھانے کا طرز سادہ اور ہمد و سالی کا
مائل ہے۔ الا یہ ہمد و سالی اسے کھانے میں اور شور باور ہے اگر کھی کہاتے ہیں چاہوں
میں ڈال کر تازی کے طرز ہی کھاتے ہیں آخری سردی میں ہوا کر بھی کھاتے ہیں عرصہ سبز
کی تمام سردیوں میں بہت چاہ رہی ہے۔ پہلے میں حسبِ خطی ہے۔ تو ماروں میں
ہے سب گراں بھگت سہنا جوں جوں زیادہ اترے لگتی ہے۔ یہ دیکھتے ہیں۔ سی پانی عالی
ہے۔ آخر موسم میں اگر تیس چار ہفتے سردیوں کتنی ہے۔ کھی لھاؤ بھی بہت اچھی
معلوم ہوتی ہے۔ اگر ترکاری کے طرز کھانا بھی بہت لہجہ ہوتی ہے۔
اس کا پلو ایک۔ دو کا لگایا ہوا ایک درمہ ملتا ہے۔ لہجہ۔ لہجہ۔ لہجہ۔ لہجہ۔

ایک مٹھاس اور ذائقہ۔ دلوں کی تسکین اور سختی و رنجی میں صبر و رفق پڑھاتا ہے۔
 بہ فرق آب و ہوا تاثیر زمیں۔ تخم کی خاصیت غر و برداشت کھاؤ و عمر کے باعث
 ہو جاتا ہے۔

یو سیسٹس کساں مٹھانور، ماح کھتوں اس کو تپتے ہیں اس کا کام ہیں کہ وہ بھی مٹھ
 کی ایک قسم ہے۔ مٹھ کر کے اور اسے اندر رکھ کر تپتے ہیں۔ یہ ہے وہ مٹھ کر کے اور تپتے ہیں
 کے اسم مال کے لئے حال نہیں وہ ایک بھس اور اعلیٰ قسموں میں سے ہے۔ ہوسے ہیں جس کی رات
 دن نور و پردہ رحمت اور ہوا۔ کوئی بڑی ہے۔ ان کے برائی کو نقصوں سے بچوں میں نہ کو
 بہرہ نشہ میں سے لودہ تپتے ہیں۔ اس کو ہوا اور عطر خرم فروس کا راجات سے مٹھ
 میں۔ تخم فروس کھنوں کے استعمالات کی کتابوں میں ذکر کیا ہے کہ اس کا ہوتے ہوئے
 ہے ہر ایک قسم کی لہو و دجانی ہے اور کھتے تفسیر طور پر بیان کی جاتی ہے۔ نیست
 ہی ان کے میں دور ہوتی ہے۔ ان کو کھتے کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے
 طائر کر دیا مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے
 ہوسے کے بھس۔ یہ کاشک ہوسے سے سالہا سال تک ایسی خوبی اور عمدہ صفت
 میں زرد اس لانا میں کھتے ہر سال تیار ہوجا سکتا ہے۔ یہ کھتے ہر سال تیار ہوجا سکتا ہے۔
 ایک وقت عمدہ اور بارہ حج سکا لیتے اور مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے
 تھوڑے۔ ان سے حج حاصل کر کے ہر سال تیار ہوجا سکتا ہے۔ یہ کھتے ہر سال تیار ہوجا سکتا ہے۔
 سے کاک لگا کر استاکہ گیس مالکی مسدوق میں رکھ دیا جائے۔ یہ کھتے ہر سال تیار ہوجا سکتا ہے۔
 پسیم ہیں۔ اور مٹھ کر کے حوص میں کچھ فرق ہیں۔ اس طرح لینی راند کر کے لے کر لے کر
 سے حج حاصل کر کے کام لایا ہے جس مگر اس طار سے کہ حج عمدہ ہوتا ہے۔ یہ کھتے ہر سال تیار ہوجا سکتا ہے۔
 کھتے لیتے اور اس طار سے راند کر کے لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
 حاصل کر کے اور ان کی دوا سے کھتے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے
 روبرو عمدہ قسم کے سڑنڈا انہی سے کھتے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے
 روایات میں ہے اور یہ مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے مٹھ کر کے

4600, 7

[illegible]

۱۔ جھ پھٹے لعداں سے کھلداں اُترنے لگتی ہیں اُس میں صرف خوبی بہہ رہی ہے کہ
اُن کی فصل بہت جلد مار ہو جاتی ہے ورنہ اُن سے پھلیاں بہت کم اُترتی ہیں پھل پانچ
میں دس لم ہونے ہیں اور دابقہ میں بہت اچھے نہیں ہوتے۔ لے سکال میں ایک انتہا کا سدا
نائل مٹر بکثرت بوجا جاتا ہے جسے کلکتہ کے نواح میں چھوٹا مٹر کہتے ہیں جو کہ یہی بہت جلد
تیار ہوتا ہے اسلئے سب سے پہلے بازاروں میں آتا ہے اور پچھے لگتا ہے گربا پھول
میں ہونے کے قابل ہیں یہ کہو کر اس کا دالہ اچھا نہیں ہوتا۔
عدہ واسام کے مٹر یہ ہیں۔ تیر وٹیں پستیں لمبے۔ آتش امیر ٹیل آتش کن دندر مکلی
اس ٹیل جس آؤ والٹر وغرہ وعرہ۔ بہام انگریزی ہیں اور لکھا صفات رکھتے گئے ہیں۔ در
عام طور پر انہیں مٹر کہہ سکتے ہیں۔ ان کے پودے عام سے اونچے ہوتے ہیں خوب پھلتے اور
بیکو لیتے ہیں پھلیاں بڑی بڑی اور دالوں سے بھری ہوتی نکاتی ہیں۔ ذالہ نہایت عمدہ
اور لکھیں ہوتا ہے۔

سبز کارپوں میں آٹا اس سے بڑی عزیز ہیں کہ ہاں ہمیشہ اکر
وہ ہشتہ ہیں



باروں میں جس میں سبز کارپوں کا ٹوڑا عرصہ سے نذر نہیں پر یادہ دور ہونا
ہے۔ سنت ماروں میں حکم مار سے رکا بان فی مد ہو حالی ہیں آٹا ہر وقت مل سکتے
ہیں وہ سے میو سے میرا ماروں کو مالو ہر گاہ نہ وہیں مل جاسکتے ہیں اگر میرا ہیں
ہر وقت سرق سے کھاتے ہیں۔ گورہ بلش کو یہ بطور دور مرچ کی عوارا کہہ دے۔ لے جائیں
ہندوستانی اس سے اوروں و اقسام کی چیریں۔ مار کہتے ہیں۔ تھوڑے دار ہی سہا سہا
جس خشک مائی شاہ میرا او مال کہ جو کہنے والے اس کی مائی، مائی ہیں۔ یہاں یہ
لوگ سرسبز سے آگ سے پہلوں کر گنا جاسکتے ہیں اس کی ٹٹوں میں ہیں مار پوٹوں
نہر ہی لیاو مہنگی پھر مہنگے مہنگے ہر۔ جاو لوں میں ڈال کر ان کا ٹوڑا مٹا مٹا مٹا
۱۔ ہشتہ ہیں۔ وینزار عرصہ جس سے ہے۔ سہا تہ کام لے راویں اس کی قدر

سے پہلے ایک ایسے کپڑے میں ڈال کر توبہ ہلایا جائے جو پہلے قبل سے تر ہو اور اگر ہمت ہو سکے تو پہلے تیل کے کپڑے میں ہلا کر تھوڑے سے سینہ و دھڑے و سر سے خشک کپڑے پر ڈال کر اس میں بھی پھون کو ہلایا جائے۔ اگر ہندو نہ مل سکے تو ایک ہی ہاتھ پہلے سے کپڑے میں ہلانا کافی ہے۔

حب پودے سے تین چار انچ اونچے ہو جائیں تو کساریوں سے برابر احتیاط سے ناکارہ گھاس میں اٹکھائیں۔ اور جہاں رنظر پڑے وہیں لہجہ کر بھیجنا کہ جادو بیز اس موقع پر گڑا کر کرنی پڑے۔ کڑائی گری ہوتی ہے۔ اگر بہ خیال رسپیکہ بڑوں کے نصیحتوں سے بھونچے ہو دوں کی بڑوں پر تھوڑی تھوڑی ٹھٹھکی چڑھیں تاکہ انہیں تقویٰ ملے۔ اس وقت لوہوں سے کہلنے جا جائیں گے گاڑنی جا نہیں مثلاً پتلی پتلی رتنوں کی گڑھاں یا مانس کا شکریہ گائے کا گھٹا چائیں تاکہ وہ سب ان سے سر ہٹا کر آج سے رہیں۔ مڑ کی طام طام سا جس اکہ و سب پودے سے لے کر حائیر ادا اور سایہ دارہ پڑے۔ ماریاں جائیں گا رہا قسم کے ماریاں سے پودوں کو فائدہ پہنچا۔ یہ مڑ کو اس قدر ادا کی ضرورت ہے اس مڑ کی سوا اور انہیں اور ان کے گھٹاؤں سے بچنا۔ یہ تو ان کے بڑوں کا جائے اور بھیا پھل ایسے پھل ہیں جنہیں دو طرفہ سے پھیلایا جاوے اور نہ لگتی ہیں تو پھر پھولے چھوئے بڑے بڑے اور اس سے سب سے عکرو اور سہر زلیبہ۔ یہ کہوں میرا لڑے کہ حفاظت کرے اور اس کو کھٹ کھٹا مار دھ کر ہلایا جاوے۔ حب پھل و اس خود دھلے بھر جاوے اور پھر یہ کہ لہجے کی سحائے اکہ اور پورے کی قلعی اسے مایا کرنی جائے۔ یہ اس طرح سے پڑوے کو کم ایندہ ہو جاتی ہے۔ ہاتھ سے توڑے نہیں جاتا کہ اس سے بہ اور کبھی لاٹھ طام کہ نیلیں قورٹ جالیں۔

مسا اوس میں خواہ میں کی ہی اچھی سوکھا دیکھو جیسے کی ہوا، ضرورت سے شکر یہ کہ اسے
کر دی ہے۔

ان رشتہ میں المیہ م آلو کے ٹکڑے کاٹ کر لوسہ نہ پانے، اور ہوا اور
الٹا سے منگو، اگر لوسہ مطلوب ہوں تو انہیں تو بھر کے دیکھو، یہ دیکھو کہ
پونیا اپنے آلو بونے کے لئے تجربہ کار محتاج طریقہ بتا دیا کرتے ہیں، انہیں
میں کہ ٹکڑے آلو کے کسی ٹکڑے کرتے جا نہیں مگر نیالی رشتہ کہ ہر ایک کے لئے
دو دو آنکھیں ضرور ہیں، ان آنکھوں سے مراد آلو کا درمیان سے دیکھو کہ
ہوتا ہے اسے انھیں دیکھتے ہیں کہ درمیان میں، آلو ایک اس کے لئے
کہ لے یا نہیں، اور انھیں یہ رشتہ دیکھتے ہیں کہ درمیان میں
جاء، اس کے لئے ان کی عینگی کے لئے یہ سب طریقہ اسے نہیں اگر اسے
کہ درمیان میں اس کے آلو لیکر ثابت لوسے کا دوسرا

پورے میں تو کی درمیان میں تمام اس طرح لونی، اسے کہ اگر پورے میں
سکھتے ہیں اس باچار لکھ عین کھودی جا رہی ہیں قطاروں کے لئے
عام طور پر ہوتا ہے اور آلو کے ٹکڑوں کا حوالہ دیکھ لو، یہ دیکھو کہ
و امیر ہاؤس میں ہوتا ہے، اور ہر ٹی آلو کی شکر بونی دانی میں اس کے قطاروں کے لئے
میں میں قبضہ کا حوالہ دیکھتا ہے اور ٹکڑے ۵ سے ۱۲ پورے کا ہر درمیان میں
کے لئے، یہ دیکھو کہ اس کے لئے ہر سال دو بار دیکھو کہ اس کے لئے
ہر سال میں اس کے لئے اس کے لئے ہر سال دیکھو کہ اس کے لئے
ماہانہ ہونا ہے وہ دیکھتے ہیں، تم میں ہر سال دیکھو کہ اس کے لئے
میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
بڑھانے چاہئے، اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
عرصہ میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
زیر دی مال ہو، اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

یورپ کے ایک ایسے حصے میں آئے ہیں، راج کے لئے جسے یہاں ہندو سے لوگ
 اسے روٹی کی طرح کھاتے ہیں۔ اس کی فصلیں ہیں، انھیں آجائے تو چاروں طرف
 تنواریں پیدا ہو جاتی ہیں۔ روزمرہ اس کو ٹھیکہ بنے ٹھا اور عمدہ سے عید اکرنے کے
 لئے بھرتا ہے۔ ہونے پر سہتے ہیں۔ کتنا میں اور رسالیاں لکھتے ہوتے ہیں۔ اور آجائے ہاں
 آلو کی بلحاظ خاصیت، یہ سہا۔ تھیں ہو گئے ہیں، مگر اس سے ہندوستان پر کوئی فائدہ
 نہیں ہے۔ اس آلو کی چھت میں یاٹی جاتی ہے، مگر عام اور متہر و وہیں ایک ایسی دوسری
 پہاڑی۔ دسی آلو کسی قدر ملائم ہونے میں اور آلو کا چھلکا کاغذی اور سرخی مائل ہیند
 ہوتا ہے۔ اور پہاڑی سب سے اور بہتر ہے۔ مگر یہ چھلکا نہیں اور من کا چھلکا کی ذر سخت
 ہوتا ہے۔ جب دسی آلو ختم ہو گیا ہے۔ تم میں اور پہاڑی چلے جاتے ہیں۔ اور جب پہاڑی
 ختم ہو جائے۔ نہیں تو دسی اس طرح ہے۔ آلو مار دینے سے لے سکتے ہیں۔ گھنٹوں کی بعض کھڑے
 ڈیڑھ آلوں کو کسی داکر رکھتے ہیں۔ مگر یہ چھلکا نہیں اور پہاڑی آلو سب سے
 درمیان کے ٹوں سے بہتے ہیں۔

یہ آلو کا شہر دار حیلوں والا کہلاتا ہے۔ اور عالمی علم سمات اور اکا اہل وطن
 اور یورو کے ہندو مذاہات جملہ تھے ہیں۔ آلو کی کاشت میدانوں میں ہنبر کے وسط سے
 دسمبر کے وسط تک ہو سکتی ہے۔ اور یہاں دس فروری کے آخر حصے سے اپریل کے
 وسط تک اس کا کاشت کے لئے ہیں۔ کے نیچے قطعات کا ہر اور دسی میں
 اس کے لینے سے سورج سے ہر روز اور چھٹی سٹی کا سرہ جانا ہوا اور اس میں
 پانی سے نہ پھیلے ہوئے اور آلو کی کاشت سے کہہ لیتے ہیں۔ مگر ان جاننے کے
 قابل ہیں۔ یہ کہ اسے ایک ہزار ہزار ہزار ہزار ہزار ہزار ہزار ہزار ہزار ہزار
 اوص قطعہ اراٹھی میں ایک سال آلو کی فصل ہونی چاہئے دوسرے سال اس میں کھاد
 لوبا جائے۔ دوسرے سال میں رستہ ال بالضرورت کو بدل دیا جائے۔ اس سے
 پیدا اور بہت زیادہ اور بہت عمدہ ہوتی ہے۔ پہاڑوں میں سے جہاں کساد کی راہوں
 ضرورت نہیں ہوتی۔ ان سے میدانوں میں اس سے سورج ہر روز کھاد لے کر دیا جائے۔

بھول گھسی کا بڑا اور کھڑا اور لدہ ہونا میں اور کاشتہ کار کی تھلہ ر رخصتہ مار
افسوس کہ ہمارے ہم وطنوں کو اس باب کی کم برواہ ہونی ہے
اہل یورپ کے اور سرکاروں کی طرح بھول گھسی کی کئی ضعیف بنائی ہیں جو براہ سودا
اور دالہ شناخت کی جانی ہیں کسی کا بھول بہت بڑا اور سفید ہوتا ہے کسی کا درمیان اور
رودی مائل کسی کا چھوٹا مگر بد اور خوش ذائقہ۔ سدا ان میں بھول گھسی کے ہوتے ہیں
سو مہ ماہوں کے وسط سے اگست کے اخیر تک رہتا ہے۔ اگر مالک باہر سے خریدے گا
منسلک ہوں تو ماہ تمبر کے شروع سے اکتوبر کے اخیر تک ہوسکے چاہئے۔ اگر اڑھائی ہوا
بھول گھسی لگائی نہ نظر ہو تو محم اور جگہ سے منگوانے چاہئیں اور ہوسکے کہ ہم خرما
فروری سے اپریل کے اخیر تک ہوتے ہیں۔ اگر ولایتی نغمہ ملو اگر چند وسالہ ہوں۔ رہا اور
تو سوائے ایک وہ اقسام کے جس کے بھول کھسہ دیکھنے نہیں ہو سکتے جیسے ولایتی دیہات
باقی سب عمدگی سے نشو و نما ہوتے ہیں۔ چونکہ گھسی کی خیریت اور قسم کی نباتات کی نسبت
زباہہ ناک ہوتی ہے۔ اسلئے ہر امت اٹھایا چاہئے اور کباروں کو خوب دیکھنا۔ مترار
کرانا چاہئے۔

حسن قطعہ ارضی سے بھول گھسی لونی ہو اسے اصل رسات شروع ہونے لگتی ہے
پہلے اچھی طرح سے کھو دینا چاہئے تاکہ ہوا طہیث آنتاب اور مارش کے مانی سے بچد
چو اگر فصل لگتی لونی ہو تو سطح اس باس کی زمین سے ایک فٹ اونسا رکھنا چاہئے
تاکہ مارش کا مانی زیادہ نہ تکسما ہوں۔ درختوں سے دور رکھنا۔ اگر ٹریہ لگا کر
اگر فصل چھپی بلکہ رسات سے دور لونی منظور ہونے چاہئے تاکہ نہ
کوئی ضرور نہ ہوں۔ چاہئے۔ اگر گھسی کے ہونے کے لئے زمین صاف لی نہ ہونے لونی
حسن میں اور بہرہ کاریاں ہوتی ہیں کھیتی جتنی نہ ہو سکتی ہے کھاد اور آبیاری
رہا نہ نہیں رہی مائے گھسی کے لئے مٹی ہوئی چھٹی کی کھاد ہمیشہ عرصہ کا کھو
اور آبیاری کھاد سے سارے اشیوں کے گھلنے کی مٹی مٹی مال کر دی۔ اس کے ہوا
کاریاں اور نہ کہ مٹی کے ٹریوں کو لایا جائے اور نہ کہ مٹی کے

لگتے اس دس وقت پانی دینا قطعی بند کر دیا جاتا ہے اور جب پتے مع ڈنڈیوں کے خشک ہو چکے
ہوں اس وقت پانی آلو گھوڑے کے جلتے ہیں +

یہاڑوں میں آلو بوسلے کا وہ طرہ بہت اچھا ہے جو یورپ میں مروج ہے اور جس کی
فطرت ہم بھی کر چکے ہیں تجربہ کے لئے بھر مالک سے آلو کی چند ٹمیں منگو کر جا بجا لگوانی
دراستیں یہاڑوں میں فصل کے لئے پانی کی اس قدر ضرورت نہیں ہوتی جس قدر میدانوں
میں۔ اس لئے وقت پر پانی دینا اشد ضروری ہے +

پھول گوہی

تو ہم ہر ملی بہتر ترکاریوں میں پھول گوہی بھی سربر آوردہ کہی جاسکتی ہے کیونکہ جیسے
بھراں کا استعمال رہتا ہے۔ علاوہ انگریزوں کے ہندوستانی بھی اسے پسند کرتے ہیں۔
اور اسے طرح طرح سے بنا کر کھاتے ہیں پہلا میل گوہی لگی آتی ہے مگر بعد میں بہت سستی ہو جاتی ہے
اور ہر شمس سے خاطر خواہ خرید سکتا ہے +



بیج ہو۔ بے کا وعدہ موسمِ ستمبر کے وسط میں ہوتا ہے یا اکتوبر کے شروع میں گنت میں ترازت آفتاب زیادہ ہوتی ہے اس لئے اکثر پودے ماسے جلتے ہیں جب پودے چار پانچ سبک اوسکے ہو جاویں اس وقت الکمار اکھاڑ کر باقاعدہ کیاریوں میں لگانے چاہئیں۔ کیاریوں کو خوب اچھی طرح سے درست کر کے کھاد مجھو دیاں اور پھر مٹی کو اس قدرت والا کر کے کھاد اور مٹی ایک جاں ہو جاوے۔ ماسچ چھ ہفتے کیاریوں کو اسی طرح میڑے رہنے دیں مگر خیال رہے کہ کھدائی سوانٹ سے کم نہ ہو ورنہ پودے کی جڑیں مضبوطی سے قائم نہیں ہوں گی اور ترمیم کے پوجا دے گی۔ جب کیاریوں کی سطح سب طرح سے درست ہو جاوے تو تین لکڑی اور چار اٹھ حوڑی قطاریں کھودیں جس کا فاصلہ اٹھ، دس یا سب سے کم نہ ہو۔ پودے گاڑ گاڑ کر مٹی بھر دینے چاہویں پودوں کا آس میں فاصلہ اٹھ، دس یا سب سے کم نہ ہو۔ پودے کے بعد پانی دیں اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دیں۔ بعض تجربہ کار اس کے پونے کی یہ کہتے ہیں لیکن سب سے کم کیاریوں میں سی سی اور اچھی اچھی فطاریں بنالیں۔ جس کا آس نہ ہو۔ درود نہ ملے فاصلہ ہو۔ سی سی کیاریوں میں کھاد ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے صرف جن سوانٹ میں پنبہ لگائی ہو ان میں کھاد ڈالیں سوراخ اٹھ اپنے گہرے اور اٹھ ایک چوڑے ہوں۔ پودا لگا کر حوڑوں میں مٹی چڑھا دیں۔ ہمارے خیال میں سی سی ترکیب زیادہ سوزوں سے ناکارہ کھاسو نکو کیاریوں سے احتیاط سے اکھاڑتے رہیں اور وہ چار مرتبہ آہستہ آہستہ گرائی کریں جوں حوڑوں سے بڑے ہوتے چائیں کسی قدر مٹی کی حوڑوں میں چڑھاتے ہیں تاکہ ہوا کے زور سے اوپر اڑ کر نہ بھجے۔ جاش مٹی کا کہہ قند۔ اگر ہونا چاہیے پانی کی نہایت ضرورت نہیں۔ یہ نتیجہ خاطر خواہ نہیں نکلا گیا۔ کوئی لیکچر لکھا گیا ہے۔

بند گو بھی یا کرم کلہ

سد گو بھی یا کرم کلہ کو۔ نسبت ہندو سنائیوں کے اگر زیادہ شوق سے کھاتے ہیں۔ ہندوستانی اکثر اس کی بھجیا بنا لیتے ہیں۔ یورپ میں بند گو بھی کی بہت سی قسمیں ہیں۔ گو بھی اکثر ایسے مقامات پر ملتی ہے جہاں انگریزوں کی کچھ آبادی ہو۔

میدانوں میں اگست کے وسط سے اکتوبر تک کے اخیر تک بوسکتے ہیں۔ پہاڑوں میں فروری کے آخر سے ماہ مئی کے اخیر تک بوسکتے ہیں۔ باغی کی کھادوں کو خوب دہن کر کے بچوں کو چھڑکوں ڈالیں۔ ۱۵ مربع فٹ کلہ کے لئے آدھ چھٹا ایک بیج کافی ہے۔ بیج چھڑک کر بار تک مٹی کا لکھا غلاب دیر نیا جا سہئے۔ تاکہ بیج ڈھب جائیں۔ اگر تخم پاشی کے وقت زمین مرطوب ہے تو فی الفور یا فی دینہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر زمین اور



یہ لکھنؤ میں، کثرت ہوئی ہے مگر اس کے بہاں بولنے کی حیدر اس ضرورت عام نہیں ہوئی
 ۲۔ انکس اس کے: انداز میں اس کو، جو، علم اس ہو گا
 ۳۔ کاسٹھ گوشتی ۴۔ انکس اس کے: انداز میں اس کو، جو، علم اس ہو گا
 ضرورت میں سوائے رنگت کے اور کچھ فرقی نہیں ہوتا اس اسد سے اس کے بہاں
 قدرتی جہد و ستاں میں آتے ہیں۔ اس کی کاشت کا وہی طریقہ ہے جو گرم کلمہ رکھی
 تا بہت دور، یہاں تک کہ اس سے بہت دور دور لوگ کی کج ضرورت نہیں ہے۔



کاسٹھ گوشتی

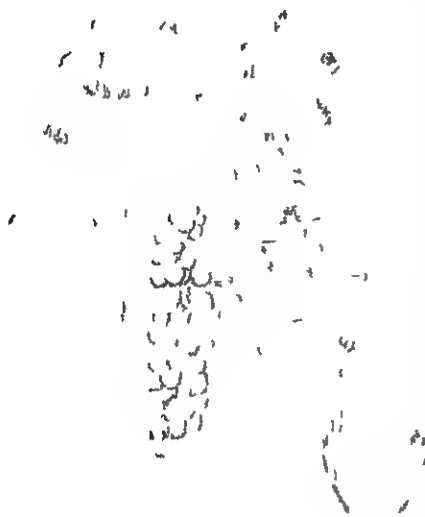
۱۔ انکس اس کے: انداز میں اس کو، جو، علم اس ہو گا
 ۲۔ انکس اس کے: انداز میں اس کو، جو، علم اس ہو گا
 ۳۔ انکس اس کے: انداز میں اس کو، جو، علم اس ہو گا
 ۴۔ انکس اس کے: انداز میں اس کو، جو، علم اس ہو گا

مُؤَلِّی

۱۔ انکس اس کے: انداز میں اس کو، جو، علم اس ہو گا
 ۲۔ انکس اس کے: انداز میں اس کو، جو، علم اس ہو گا
 ۳۔ انکس اس کے: انداز میں اس کو، جو، علم اس ہو گا
 ۴۔ انکس اس کے: انداز میں اس کو، جو، علم اس ہو گا

یہ بوڑھا جاسے تو یہ پھر بھڑک اٹھے۔ مگر اس ترکیب سے زیادہ فائدہ مند تو نہیں ہے۔

ترسلہ ہارٹس۔ یہ بھی ایک قسم کی بند گوبھی ہے جس کے بجائے ایک حرکت کئی چھوٹے چھوٹے سر ہوتے ہیں یہ تو اس میں پیدا ہوتی ہے اور اس کی زیادہ قدر اس لئے ہوتی ہے کہ یہ ایسے موسم میں ہوتی ہے جب کارڈز رو بہا بہت کم ہوتی ہیں ہندوستان میں بھی گراس کہہ لو گے کے پتے کے لئے حادیں تو یہ یہاں ہوسکتی ہے مگر یہ کوسٹس چنداں نہیں کہہ سکتے بلکہ ہلڈن ہوتے ہیں۔



برو کول اسکائی کیل یہ بھی با گوبھی کی ایک قسم ہے جس کے پتے لیٹے ہوئے ہیں۔



اور یہ زیادہ تر اس کے صرف اعلیٰ علم کے ہی ہوتے ہیں۔ لیکن گلیٹس ہیں۔

[illegible]

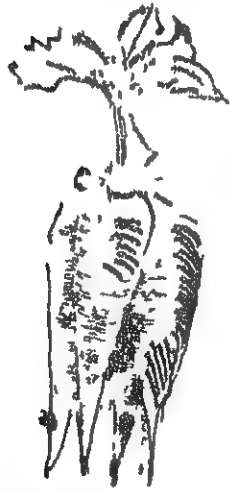
س کو اور چھاننے کے لئے کتاب بائبل سے ریڑنی پہ موار کر کے اور
 ہر تھک کر کہہ دینے بائبل میں سے کوئی ایک باب یا سورت مانتا ہے۔
 کہ کیا میں میں خدا میں بنا کر دیکھ چکا ہے کہ وہ ملے ہوئے ہے چار سو
 فائدہ میں سے ۵ یا ۱۰ کو کافی ہے۔ ہاں گھر میں۔ ہاں میں۔ ہاں میں۔ ہاں میں۔
 کے اندر میں اس کے اہل ہو جاتی ہیں۔ سوچو، ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔
 اس میں خیال کرنے کے لئے ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔
 کہ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔

[illegible]

ہمارا حال ہے۔ معمولی سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ مولیاں جو اٹھارہویں میں مانتی ہیں گندہ بس کل کر کھول جاتے ہیں اور سینگر سے لگ جاتے ہیں۔ سرم سرم نوہار کی۔ برکاری یکے جاتے ہیں ورنہ اگر چھوڑ دیا جاوے تو حاکم ہو جاتے ہیں۔ اور ختم آتے۔ سب کھل کر یکے ہیں۔ سگہاں کی اگر علیحدہ کیا دے لگائی ہو تو نہ رکیب بتر ہے کہ فاسد نہ رہا اس ہنگر ان کا سبہ نہ تو کار کا رکھنا روں میں تین میں فیٹ کے فاصلہ پر گہرا نکاڑا دینا چاہئے۔ جس طرف سے کئے گئے ہیں وہ طرف اور کی جانب سے گر گناٹے سے پہلے۔ پہلو سے چڑھنا نہیں۔ سٹی اجی طرح سے چاروں طرف چڑھا دینی چاہئے۔ پوسٹ سے چڑھ کر پھیلتی ہیں۔ ہر تہ سے رستہ کل کر زمین کے اندر ہی اندر پھیل جائیں گے۔ حسیبندوں کے کہ شہر و خان حاصل کریں کہ چٹائی سے کئے پھیلے گئے ہیں۔ اور یہ بڑھ کر گھلے ہو جائیں گے۔ اور پھر ان میں ٹیول کل کر سینگر سے لگ جائیں گے۔

والی ہویوں کے بیچ بالا سے یا انگریزوں کے مالوں سے باسانی دستیاب ہو سکتے ہیں۔

دیکھا جائے تو وہ گاجریں جو ہمارے عام رہندار اور کارس کاربدا کرتے ہیں صرف مویشیوں کے کھلا سیکے لائی ہیں۔ ان میں صلاوت ہونی سہ ہے۔ راکت یا تھپی شکل نہ صورت نہ رنگ اور نہ پامنت۔ سخت موٹی سی ان میں بڑی کھتی ہے۔ جس کا ہضم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے سرے پر کئی کئی چھوٹی چھوٹی شاخیں مل آتی ہیں۔ جو اسے ہمارے مددگار بناتی ہیں۔ وہ اپنی گڑبڑ کے ایام کے ختم ہاں سے آتے ہیں۔ بسل کے آخر میں جو اس جگہ سدا ہوتے ہیں ان کو بوسے سے اصلی ذائقہ حاصل نہیں ہوتا۔ وہ رنگ رو بہ بی ہیں رہتا صدانوں میں اسے ماہ گنت کے وسط سے نو سر کے آخر تک بوسکتے ہیں۔ ہمارے ہاں میں مردی کے حیرے سے پہلے آخر تک بوسے ہیں۔ مگر یہ جگہ کسی سے کمتر نہیں ہیں۔ یہ موسم کے تغیر و تبدلات کو بہ نسبت ہاں والے بیجوں کے آسانی جھیلنے ہیں۔ اگر گاجروں کا زیادہ خرچ ہو تو بہت سر میز ہے کہ ہاں کی فصلوں سے حاصل کئے ہوئے بیج فصل آگیتی کے لئے کوٹیں اور باہر سے آئے ہوتے ہیں فصل بھینتی کے لئے



گاجر میں ہندوستان میں تمام ایسی زمینوں میں عمدگی سے پیدا ہوتی ہیں جن میں عام نباتات پیدا ہوتے ہیں۔ مگر اس کی عمدہ فصل حاصل کر لینے ضروری ہے کہ پہلے کباریوں کی مٹی کو خوب باریک اور درست بہا جائے اور زمین کو گہرا کھودا جائے تاکہ گاجریں اندر ہی اندر خوب پھیل سکیں۔ دوسری زمین کو کھیاں گہرا کھودا جائے۔ یہ نہ ہو کہ اس اوبھی اور نہیں نیچے ہو۔ منہ کے یاں لٹی کئی چھوٹی چھوٹی

شاخیں شکل شیشی جس سے صاف یا لچکے گا کہ زمین بکساں ہیں کھدی لٹی۔ اس لئے گاجروں کو راستہ میں رکاوٹیں پیش آئیں اور آخر حد ہر رہیں رزم لی۔ اور حد ہر سینگ سناں اوجھڑج کر لیا کھا کباری میں ڈال کر اس طرح مٹی میں ملاؤ کہ مٹی اور کھاؤ بکساں ہو جائے۔ در گاجر میں سدا ولی پیدا ہیں ہوں گی کہ اس مٹی اور کہیں مٹی۔ کھاؤ اس کے لئے

کمال کر سکی بلکہ کمال ذرہ دار ریت کھر دو اس سے دو فوائد منصوص ہیں۔ اول تو ریت کے اوپر کے حصہ میں جیسے ٹپے چھپے کرے ہیں نہیں لگیں گے۔ دوسرے حویلی کو دسے میں ڈالا جائیگا وہ فوراً سیجے جڑ تک پہنچ جائیگا یہ ترکیب محنت طلب اور احتیاط طلب مگر کامیابی کی پوری امید ہے۔
دوسرا وہی نامرشد زمین میں ایک ایک فٹ گہرے اور ایک ایک فٹ کو فاصلہ چھوڑ کر سولہ فٹ چوڑی اونٹنوں میں بڑے گاڑ۔ اس امید ہے کہ اوسط درجہ کی فوس ریت میں ہو جائیگی +

لکھنؤ صاحب فوس ریت میں سیجے کے پودے کو بتلانے ہیں یہ اس کی غلطی ہے البتہ نشان کے میدان میں سیجے کو فوس ریت کا پورا پورا قائم مقام نہ جاتا ہے جیسے ٹپے سیجے۔ کیونکہ اس کی جڑیں کھنڈہ میں ریت کا کام دیتی ہیں۔ اور نہایت مشکل سے ان کو فوس میں تیز ہوتی ہے۔ سیجے کے بیج کثرت سے ملے ہیں۔ ایک کیلاری میں ایک ایک ریت کے ماحصلے پر دسے حاس۔ اس کے بیج یہ ہیں۔ ان کی جڑیں استعمال کے قابل چلیں گی اگر مارچ اپریل میں بولی حادس نو ستمبر تک جڑیں کھا سکے فیل ہو جائیں گی۔ یہ سودا مست جلد پڑھنا ہے +

گاجر

گاجر میں ہوا و سانس کے مرکز سے پیدا ہوتی ہے اور امیر غریب سب اسے استعمال کرنے میں بہت طرفہ نظر ہے۔ شمالی علاقہ گاجر ہے۔ مینڈر کے لئے بھی گاجر میں عمدہ اور تیز پڑے گا کہ کام دیتی ہیں گاجروں کی کثرت اجار پڑا ہے زکامی بھی مٹی ہے۔ خشک کر کے سٹو کیا جائے حاسے ہیں۔ حومہ سم گرا میں سرد اور تیزی سے حیرال کئے جاتے ہیں چاروں میں گاجروں کا علو ایڑی لاکٹ سے منار ہوتا ہے۔ مرما بھی ڈالنا حاس ہے۔ بہت سے اہل ہندو اسے دہی حیرال سے نہیں کھاتے +

حاکمان علم بہالائے کہ حاکم وطن پورے اور سحر فی جہت کونہ ہالہ کا بتلاتے ہیں۔ یہ ریت والوں نے اور سانس کی طرح گاجر کی کثرت انتہام بادی ہیں۔ گراشتاد میں اسے ۱۰۰ حصوں پر لکھ کر کیا ہے۔ فوس ریت کی اور تیز فی جڑوں کی اور حیرال سے

مجموعہ استعمال آرفی ہونے اور کھانی قریب ۱۲ گھنٹہ کے اندر ہونی چاہیے۔

گاجر جس کی کاشت کے لیے پانی میں ہونی
وہ ہے جس کی مٹی کے ڈلے بھاری اور سخت
ہوں مگر ایسی زمین میں اونکی قطاریں ہیں
گاجر جس بونے سے کامیابی کی توقع کی جاسکتی
ہے کیا یہاں بنا کر قطاریں اتنی لمبی بنائی جاسکیں
جتنی بونے کی مٹی دیا جاسکے قطاروں کا
آپس میں قریب ۱۲ اینچ کے فاصلے ہو گھر
کے بچوں کے آس پاس ۱۲ اینچ کا فاصلہ کافی ہے
اگرچہ فی تمام ہوتا ہے ہوں تو اس قدر کم



کروں۔ اگر ہوتا ہے تو موسم خشک ہو تو فی الحال پانی دیں۔ ورنہ اس وقت تک سنتی رکھیں
خشک کر دیا جھونٹ آویں اور زمین میں سے ریت نکالیں یا پانی اس طرح سے دینا چاہیے کہ قطاروں
کے درمیان سے نہ گزرے۔ اس سے سبک بھر جائے۔ ضروری نہیں کہ قطاریں ڈوب
جائیں۔ جب سب بھو مٹا دیں تو انہیں غور کر کے جھانکنا چاہیے۔ ناکارہ گھاسوں کا
ادب سے ہٹ کر تے دیں۔ ورنہ یہ جھانکنا تو جہنم میں ایک مرتبہ پانی دیں۔
فرغ ہوا جب تک کہ اگرچہ درختوں کو کھانڈ کر دھو کر اور دھوپ دیکر بونے
بوج کر پڑی بڑی مٹی کے ٹانڈوں میں خشک مٹی کی نہ دیا بھی جائے۔ تہہ بہ تہہ
دیا جاوے تو تمام موسم گرما تک یہ گاجر جس کا کل استعمال ہوتی ہیں گھر میں اہل
کا قول ہے کہ بنگال میں یہ گاجر نہیں ہونے لگا۔ مگر ہمارے ملک میں خوشحال اور پشیمانی
اس میں سے گاجر درست میں نہ لکھیں۔ لہذا اگر کسی نے یہی ہے۔ اگر موسم گرما میں
گاردوں کی ضرورت ہو تو دسمبر میں جو دس لاکھ گاردوں کا کریں اوگ آویں گی۔ مگر
بسی پتی مٹی میں لگی ہوں میں گاردوں کی کاشت کاوی طریقہ ہی جو بہتوں میں
صرف دس لاکھ گاردوں کے ہونے اور ہونا دیکھا ہے۔

انہیں مالک غریب سے ختم کر دینا اور یوں از غلبہ تسلیم نہیں کرے۔ بلکہ بہت ہی بجا پیش
 کر دیتی اور باہر کیے بھوکے کو فربہ منویہ دیا جائے گا تو سرحد دراز ملک تسلیم کرتے ہیں گے۔
 تسلیم معمولی باتوں کا اور ایسا ہی طاعت سے بڑا ہو سکتا ہے مگر اس کے اثر وہ زمین
 بہت ہی کم ہے۔ جس سے جیسے کہ یہ کہانی کہتی ہو کہ وہ اور کھاد و سبلی بہت ہی ہو گیا یہی
 درست کر کے تسلیم کیجئے تو اگر کاروبار اور بہت سے جوڑے ہیں تو کھان میری کہ کھانا لڑکھنکس
 اگر پوسے گئے وہ جائیں گے تو فصل کو سخت نقصان دہ ہو گا۔ اور پھر وہ جس سے ایک
 پوسے کھاد و سب سے قریب آئے گے حاصل رہا چاہئے۔ اگر ماضی کی کمی صحت ہو تو ظہنوں کو
 تھاروں پر باندھا ہوتا ہے۔ قضا کا آئیں ہیں۔ ایک کا فاصلہ ہے۔ اور جو دوا کا آپس میں
 اور ۹ اچھے کے قریب قریب ہو کر بولنے کے وقت زمین پر ہو تو یوں اور بڑے کی اس وقت تک
 ضرورت نہیں ہے۔ جیسا کہ یہ صحت تو ہیں۔ اور تو ختم ہو جاتی ہیں۔ اگر چہ کہ اس سے بچ رہے
 جائیں تو میں پر بالیہ اچھے مٹی کی تہیں گزرتی بارگاہ جو کھرا اور مٹی کی ڈالیاں زیادہ نہ ہو
 گا۔ گھا سیں، آؤنا تہا کھاڑتے ہیں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو پوسے سببہ مانجے ہیں
 بانی دہندہ ہیں

میں پودوں سے بچ مائل کر کے سٹوا ہیں انہیں سمد کھاد دے کر انتخاب کر لیں
 اور اس کی انھی طرح سمد کھد کر کے پوسے ہیں۔ سے ہم دیا چوں لکھتے ہیں۔

دینی تعلیم

ولایتی مائے گزرتیوں کے یا خیر اور وہاں کچھ نظر تہ ہیں۔ مائے گزرتیوں
 آبادی مولیٰ۔ تہ کہ وہ کہہ سکتے ہو۔ مائے گزرتیوں سے مراد ہے اور وہاں بڑا ہے
 ہیں۔ اور پوسے اور اس سے بہتر اور کراہتہ ہیں۔ اگر ایسی دکائی کے پوسے بھی ہیں
 تو کہ پوسے سے تھایا جائے تو اس سے کہیں نہ جییں۔ اگر مائے گزرتیوں میں ہاں کہہ سکیں
 سے ہی تہا ہی کی پائیب کہ انھوں نے کہیں دیکھ کر کہیں کہیں کی اور خوش ذائقہ
 نہ ہی نہ کھانوں بیماری خوش کا جو ہیں کی ہیں۔

فصل کے پتوں سے موزوں فصل بوئی جاوے اس کے پتے نکالے جا۔ بہت ترسے جس موسم سے
 ٹر بہت دیر ہو سکتی ہیں یہ سال دس سال لگا سکتا ہے +

اگر ہم یہ نہ کہہ کر فی ہونو نہ ماروں میں چھ کوں پادیں مگر کیا مال رہی ہوں
 اگر میں دیر تک فالو پانی کھڑا رہے یہ سچ چھوٹا کر کھڑا چھوٹا غلات دیریں ہوا
 جس میں سے ہر گز نہ ہو سہا سے اکتوبر کے آخر تک ہو سکتے ہیں ۱۰ - ۱۱ مارچ میں وہ
 مارچ کے پچھلے روز سے پچھلے روز کے آخر تک ہو سکتے ہیں ۱۰ - ۱۱ مارچ میں وہ
 چھوٹے دنوں میں سے یہ پانی دیا جاتا ہے اگر وہ ۱۰ - ۱۱ مارچ میں پانی دیا جاتا ہے
 تو وہ خود آگاہی دے اگر بارش جاری رہے تو بارش سے پہلے وہ پانی دے گا

جس طرح چھوٹے ایسے اور دوپہ سے نہ - - - - - سے پانی کو کرنا ہے وہ دنوں
 کو دیکھ کر کیا ہو رہا ہے اور اس کے اوپر لکھ دیا گیا ہے کہ اگر اس سے پہلے پانی دیا جائے
 اور اس کے بعد پانی دیا جائے تو اس سے پہلے پانی دیا جائے اور اس کے بعد پانی دیا جائے
 جس سے پانی دیا جائے وہ پانی دیا جائے اگر اس سے پہلے پانی دیا جائے
 کیا یہ سچ ہے کہ اگر اس سے پہلے پانی دیا جائے تو اس سے پہلے پانی دیا جائے
 کہ اگر اس سے پہلے پانی دیا جائے تو اس سے پہلے پانی دیا جائے
 کہ اگر اس سے پہلے پانی دیا جائے تو اس سے پہلے پانی دیا جائے
 کہ اگر اس سے پہلے پانی دیا جائے تو اس سے پہلے پانی دیا جائے
 کہ اگر اس سے پہلے پانی دیا جائے تو اس سے پہلے پانی دیا جائے

۱۰ - ۱۱ مارچ میں وہ پانی دیا جائے اگر اس سے پہلے پانی دیا جائے
 کہ اگر اس سے پہلے پانی دیا جائے تو اس سے پہلے پانی دیا جائے
 کہ اگر اس سے پہلے پانی دیا جائے تو اس سے پہلے پانی دیا جائے
 کہ اگر اس سے پہلے پانی دیا جائے تو اس سے پہلے پانی دیا جائے
 کہ اگر اس سے پہلے پانی دیا جائے تو اس سے پہلے پانی دیا جائے
 کہ اگر اس سے پہلے پانی دیا جائے تو اس سے پہلے پانی دیا جائے

عالمان علم نباتات اسے شمالی امریکہ کا وطن بتلاتے ہیں اگر نراس کی پیشی اور
آج بھی بڑھاتے ہیں۔

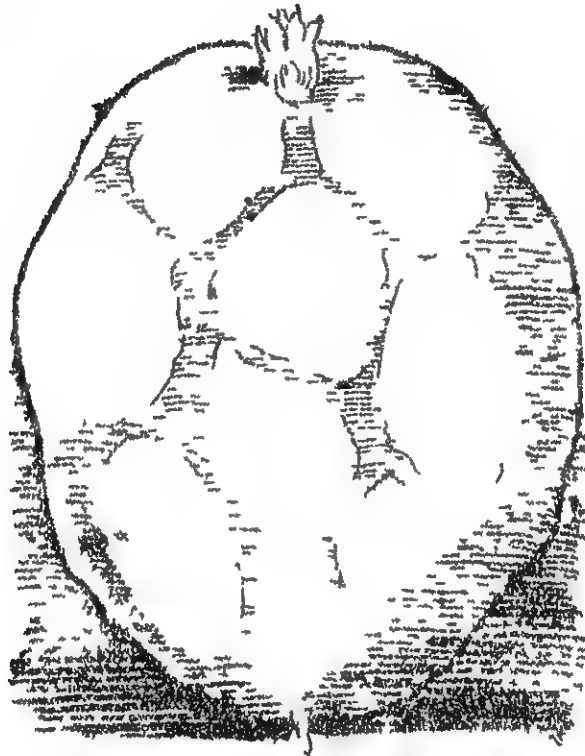
اس بودے کی کاشت کے لئے کوئی بڑا تردد نہیں کرتا پھر اگر اس کی شاخوں اور
نئی قلموں کو کسی باغیچہ کی زمین میں عمدہ کساری بنا کر تین اونچے گہرائی میں اکٹا دیا جائے
تو اسے ایسی قطاروں پر لگانا چاہئے جن کا آئیں میں دھاتی فنٹ فاصلہ ہے اور بودے
کا آپس میں ایک ایک فنٹ فاصلہ کاٹا ہے۔ بودے ایک ایک فصل ہے جو ہر دو
قطاروں پر تازہ نئی بودوں کی بیڑوں میں چڑھانا چاہئے۔ ہر فصل میں ایک مرتبہ پانی
دیں۔ قطاروں کے درمیان بہتے اور ناکارہ گھاس میں لکھاڑ دہریں چھینیں اور دسم
میں خاصی سوجاتی ہیں۔ مگر شروع دسم تک نہیں لکھاڑا نہیں جانتے اگر کوئی بودے اس
زمین میں رہے وہ یہاں سے اور نہ ضرورت ہو نیز میں اس میں سے ان کا ذائقہ
ورستہ ہوتا ہے اور بھڑتی نہیں۔ وہ نہ لکھاڑا کر خشک رہ میں وہ رہیں۔ سارو ان
میں لکھی جیسے کیا رہیں۔ یہ کر دھار دار ہوا باں لگانی چاہئے تاکہ لکھی نہ لکھی
تک رہیں۔

کاروٹون

کاروٹون اور ایتھی ایک سادہ میں بہت کم فرق ہے مگر کاشت کا طریقہ بڑا لا سم ہے۔
اے اگر یہ ہو۔ انہ میں سے ایک فرانیسی راگ اس کے سبب شائق ہو سکتے ہیں
ہندوستان میں اس کی کاشت شاذ و نادر ہی کہیں رہی ہے۔ مگر کی جائے تو بہت عمدہ
ہو سکتی ہے۔

عالمان علم نباتات اس کا وطن، قالی قریبہ علاقے میں متوڑ میں یہ سو فی موائ
نسب ہونی میں ان کی خاطر اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہ توں کو سبک کر کے اس
نخل سے جس سے نراس ہے اس میں ناپختہ سو فی سبب کہو کر کھانے میں میزبان
میں اسے بڑے شوق سے کھاتے اور کھانے کو سبب ہیں اور ہزاروں یہاں دنیا

اس لئے ایک دفعہ کی فصل لگائی ہوئی ہمیشہ کے لئے کافی ہے لیکن اس کی نئی شاخوں کو دوسرے سال لگا سکتے ہیں اور ان سے عملہ یوں سے تیار ہو جاتے ہیں۔



ہمچی چک پر روشنی

یہ تمام کام زمین کی کاشت کیلئے انسان کی خاطر نہیں کی جاتی بلکہ یہ فیض یافتہ ممالک کا بھٹوں کے لئے ہے اور وہ یہی طرح اس کو دوسرے کی طرفوں میں سے بہتر بناتا ہوتا ہے۔ اگر زمین بہت سے دوسرے کی طرف سے ہموار کر کے اس میں گہری وستانی کی جائے کہ تو جہاں کہیں ہے۔

میں جن کے ذہن کا علم رواج ہے۔

عالمانِ علم نباتات سے ملک، روڈیا کا مٹر، ہر بلاستے میں میدا لڑا، اسے ماہِ تبریک کے شروع سے نوبر کے اخیر تک پوسکتے ہیں اور پھاڑوں پر شروع مارچ سے مئی اسدِ قمر تک۔ یہ یوں ہر ایک جگہ جس میں شاد و سیر پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ پھاڑا ہو سکتا ہے مگر گہری اور بھاری عمارتوں میں اسے بہت مرغوب ہے اور کسی قدر مایہ بی جا ہوتا ہے۔ قمر مندر صاحب لکھتے ہیں کہ کونے سے دس دن بعد بیج بھوٹ آتے ہیں۔ اور ان سے بیج اُن میں پڑا جاتا ہے جب لوہے میں چار بج اور بیج پڑیں تو انہیں ساہو دار رُج پر بٹاؤں میں لگا دو جس کا اصلہ اُن میں ایک ایک فٹ ہو اور پودوں کا آپس میں تین یا چار بج کافی ہے اور ان سے ایک ایک درجہ دیر سے پھوٹنے لگے اور اگر موسم تر ہے تو بہت جلد۔ ماکارہ گھاسوں کو احتیاط سے اٹھاؤ گے رہیں۔ اور یہ موسم بہت بہت تک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیں

پھاڑوں میں اسے موسم بہار کے نزاع میں پوسکتے ہیں اور دوسری مرتبہ میں قمر تک جبکہ برسات ختم ہو جاوے اور خزاں کا آغاز ہوا تو پوسکتے ہیں یقیناً فصل خاصی تیار ہو جاوے گی۔

پارنپ



پارنپ ایک اگر بڑی کاری ہے جو ہر سال میں بہت کم لوگ جانتے ہیں یہ گاجر کی جڑ ہے، یہ ہے مگر گاجر سے بہت زیادہ دیریں پختی کو پہنچتی ہے بڑی خرابی بہت کم اس کی بیج ایک سال کے اندر خراب ہو جاتے ہیں اور پھوٹنے نہیں لگے ہونے اور کاشت کی ضرورت نہیں دیتی جس جو ہم گاجر کے نمونہ میں لکھ

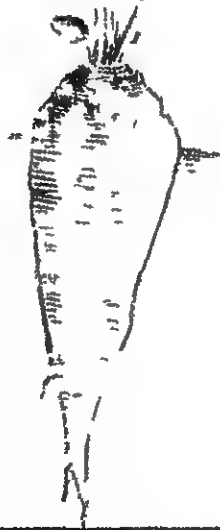
سانا اسے جونیورپ کے۔ اعلیٰ سمندر کا متوطن مٹلاتے ہیں۔ اہل یورپ نے اور مہاجر کا یورپ کی
طرح اس کی بھی بہت سی قسمیں الی ہیں مگر مشہور مانج یا ہاں فرخو صاحب لکھتے ہیں کہ یورپ کی
نسبت چھندر کو سندھ سان میں ۱۰۰ ہوتے ہیں وجہ یہ ہے کہ موسم سرما میں اس کا سمت شمال
ہوتا ہے۔ جبکہ اور اس کے مقابل کی شہ کر ماتی ہے۔ اگر نر اسے سر کر میں ڈال کر اچار ملاتے ہیں
اسے ثابت ابا لے ہیں اور پھر ترشتے ہیں۔ اس کے شرح باقی کا بھی سارا ذائقہ ہوتا ہے اگر
پیکل حالت کو چھندر کسی کام کی نہیں رہتی بہت سے ہندوستانی بھی اسے کھاتے ہیں ۱۰۱۰ء
لکھتے ہیں کہ یہ ترکاری لذیذ ہوتی ہے۔

سید انور ہیں اسے ماہ اگست کے وسط سے اکتوبر کے اخیر تک بوسکتے ہیں اور یہاں
میں پانچ کے شروع مئی کے اخیر تک ماہر سے چھندر کے حوتھ ملتا ہے کہ بوسے حالت میں
اور جو اسی جگہ فصل سے حاصل کر کے بوسے جاتے ہیں ان میں فرق کم ہوتا ہے اور فصل بھی
اگتی ہے۔ صرف اگر فرق ہے تو یہ کہ اسی جگہ کے بچوں سے فصل بونی جاتی ہے ان کی پتیاں
زیادہ عرصہ تک نہیں ٹھیرتیں کیونکہ بودا موسم گرما کے آغاز میں پہنچنے لگتا ہے۔ مالک خبر کے
بچوں سے جو فصل بونی جاتی ہے وہ دیر تک بھرتی ہے کیونکہ اس کے پلوں سے پھول بہت
لاتے۔ اس جگہ کے بچوں میں مڑی غوبی یہ ہے کہ موسم خزاں کی گرمی اور ی کو یہ بھی طرح سے
برداشت کر لیتے ہیں حالانکہ مالک خبر کے خمر اکثر خراب ہو جاتے ہیں۔ میں موسم برسات
جب ختم ہونے کو آتے تو چھندر کی فصل اسی جگہ کے ختم سے بونی چاہیے۔

چھندر ہر ایک جگہ میں تک سکتی ہے جہاں اور نباتات پیدا ہونے لگتی ہے۔ اس سے علی گڑھ میں
بودا چاہیے۔ جہاں درختوں وغیرہ کا سایہ ہو۔ کیا دیوں کو درست کر کے کھا۔ نمونی ڈال کر
مٹی اور لہا کو ایک جاں کر لیں پھر سطح کو کھود کر۔ سے قطاروں یا برابر ایک ایک پتھر کے بیج
بوسے چاہیے۔ قطاریں کا فاصلہ آپس میں چھ درہا ایک کافی ہے ہوتے وہ اگر زمین تر ہو تو
پانی دینے کی اس وقت تک ضرورت نہیں جب تک کہ پلوں سے گل نہ آوے اور نہ اکثر موسم خشک
ہو اور زمین بھی خشک ہو تو پانی فی انور دینا چاہیے۔ جب پلوں سے ڈراڑے ہو جاوے تو
اس میں اس طرح سے چھانیں کہ بودا لیا کا آپس میں حاد ایک کا فاصلہ چار سے چھ ہفتے

چیکے ہیں۔ اس کو انگلستان کے موسم سرما کی آب ہوا نہایت موافق ہے اور اسی کے اندر بہ گناہیت کو
 پہنچتی ہے مگر ہمارے بہاڑوں میں اگر اس کی کاشت کا حق نہ کیا جائے تو عمدہ نتیجہ نکلے گا۔ اس کے
 بیج منگوانے میں یہ خیال رکھیں کہ تخم فروش کہینوں سے جنی المقدور طلب نہ کئے جاویں۔ مگر پرکھ
 ہو نیکاپورا احتمال ہوتا ہے۔ کسی دوست انگلستان میں لکھا جائے کہ جس وقت وہاں نوائی شروع
 ہو۔ اسی وقت خرید کر بیج ہندوستان میں روانہ کر دیں یہاں آتے ہی انہیں بودہا جاوے
 اس طرح سے موسم کا حساب بھی ٹھیک رہے گا۔ یا سندھ کو کیا دیوں میں باک ایک اچھے گری گری
 کانکر بودہا جاوے۔ یہ حال رسیدہ کہ جب بودے نکلی آویں تو ان میں بندرہ سے اٹھارہ انچ کا
 فاصلہ رہے۔ اور لکیروں کا اس میں قریب ایک فٹ کے فرق ہو اگر بیج گھنے ہو جا دیں تو
 چھانٹ دیں۔ ورنہ پودوں کے نشوونما ہونے میں ہرج خلق ہو گا۔ ناکارہ گھاسوں کو اٹھانے
 رہیں اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیں یہ دونوں میں اسے ماہ اکتوبر کے
 وسط سے نومبر کے وسط تک ہو سکتے ہیں اور بہاڑوں میں ماہ پانچ کے شروع سے ماہ مئی کے
 آخر تک کاشت کر سکتے ہیں۔

چقندر



چقندر ایک گریزی
 ترکاری ہے ہندوستانی
 اسے ۲۰۰ سال ہی تک استعمال
 کرتے ہیں اس کی رنگت
 سرخ سوئی یا دھوا لے
 سے یا نی چم کی طرح سرخ
 ہو جاتا ہے اہل ہندو
 شاذ و نادر ہی اسے استعمال
 کرتے ہوئے عالمی علم

رہ چکے۔ بوجھا جائے تو منور، حد تک نا انی ہوئی، سے آ رہی تھیں اور چار دی
ہوئی تو فصل نہایت حرا سب پیدا ہوئی۔

میدانوں میں اسے ماہ ستمبر کے شروع۔

نومبر کے اخیر تک ہو سکے یہ اور ماڑوں میں

اسے فروری کے اخیر سے اپریل کے اخیر تک ہو سکتے

ہیں پہلے پنج چھڑکوں اور ایک کساری میں

اس کی پھیری لگانی چاہئے۔ جب پودے اس بچے

اوپنے ہو جائیں تو اکھاڑ کر مانا عہد کیا دیوں

میں لگا دیں۔

اس پودے کے لئے کیاریاں اس طرح

سے تیار کریں کہ پہلے چھڑکوں سے ۲ فٹ

گہری زمین کھودیں اور پھر سطح پر ۶ سے ۸

تک اونچی عہدہ مٹی ہوئی کو رکھی کھاوا

اصطبل اور بازار کا گونا گونا کرکٹ بوزں مساوی

ملا کر پھیلا دیں۔ پھر مٹی اور کھاوا کو ایک حال

کر کے اور ہفتہ دو ہفتہ تک اسی حالت میں

کیا۔ یوں کوڑا رہنے وہی پھر جس قدر مٹی چاہی

مطلوبہ ہوں کیا ڈالیں سالیس قطاروں تک

پھیری کو لگانا شروع کریں پہلے ہین نظار ہیں

سناویں جس کا ماحول آس میں ایک ایک فٹ ہو۔ اور یہ مٹی۔ اور رکھیں کہ ۱۰

کو کسی طرح مست صدمہ نہ ہو چکے اور ان کو سونا۔ میں و قطاروں کے اوپر لگا دیں

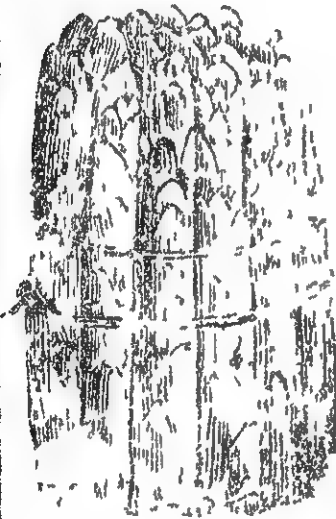
اور ساتھ ہی میں اونچے مٹی چڑھا دیں تاکہ مٹی کی مٹی خستہ نہ رہے اور مٹی کی ضرورت

دہر اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ یا دو دیالوں ہر سال اس کے سطح پر عہدہ



شری ہوئی کھادی۔ یہی جابھندا رگڑائی کرنی چاہئے۔ یہ کام دسمبر کے اخیر مہینے کے شروع
میں کرنا چاہئے۔ پانی دیتے رہیں۔ مانتیں پکیرنے کے لئے کھینچو۔ آٹوں کے اٹل پودوں سے
وہ سری فصل بھی بر بدستی لئے سکتی ہیں۔ مگر بڑکب سہہ نہیں ہے اس سے اصل ۱۱ مہینے
فصل کو نقصان پہونچتا ہے۔ دوسری فصل اس طرح سے لی جاسکتی ہے کہ موسم گرمی
کے اخیر میں گن لوں اور پتوں کو چونک رہیں۔ چھاؤں دیں اور کھاد دے۔ بے کر گڑائی کر دس اس
طرح رسات کے حالت اور موسم خزاں کے شروع میں کچھ نئی گندیں بکلی آویں لی مگر
دوسری فصل کی کسر موسمی فصل میں اعلیٰ سے اور وہ عمدہ طریقہ اور لہذا نہیں ہوتی

اگر یا طرکھی جاوے تو پانچ چھ سال
تک پودا اصلی حالت میں رہ سکتا ہے۔
بعد میں مکس سے کہ اپنے اوصاف میں
کی ظاہر کرے جب ایسی صورت ہو تو فوراً
اٹ کر لگا دیا کرنی فصل لگا دیں یہ پھاڑوں
میں بھی اس فصل کے بونے کا ہی طریقہ
صرف اتنا اور کرنا چاہئے کہ پھیری کو
کیا۔ ی میں ایک سال تک رکھیں۔
پھر موسم بہار کے شروع میں باقاعہ
کیاریوں میں لگا دیں یہ پودے موسم
میں مرجھا جاسکتے ہیں اور موسم
بہار کے شروع میں پھر از سر نو لگائے جاسکتے ہیں۔



رو چھپا رہا ہے

وہ بہار آئے گا۔ اگر تری پودا۔ ۱۱ جواب کہ مرنے لگا یا پوسا تھا سالانہ کام ہوتا
ہے۔ مگر یہ پودوں میں یہاں ہو سکتا ہے۔ اس کے اٹل یا سرور و ملکوں کے گڑ اور

کہ اور میں ہم کر رہا تھا۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 دیکھا کہ وہ عورتیں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 کی دکان سے۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 سر علی بیگم میں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 ہیں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 انہی اہل اقبال میں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔

میں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 تو یہ کیا عورتیں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 تم ایک برآمدہ۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 تیسرا چہلو چھوڑا۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 اور یہ ایک چھوڑا۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 کہ تیرہویں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 میرے ساتھ۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 یہ ہیں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 مانج۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 اور انہی۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 تو یہ ہیں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔

اصل اور قابل۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 میں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 کہیں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 اہل۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 میں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 کہیں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 اہل۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔
 میں۔ ماق عورتیں۔ دیکھا کہ ایک عورت تھی۔

ہلا دیں۔ اور جب پانی پھر آئے پھر اُسے کھاری میں ڈالیں اسی سے میں چاروں تک
کھاری کو بھرتیوں۔

میں نے علم ہے کہ انگلستان اور فرانس سے کھجوروں کے "پاں" آتے ہیں اور وہ بڑے
جائزے میں لینے لپے اور مٹی آمیز کھاد کی اینٹیں "تی" ہیں جن میں کھجور کے چھوٹے سبب
انڈے سے شامل ہوتے ہیں اگر اسی سبب کے دیکھا ہوگا کہ تمہاری بڑی بڑی کھجوریں نالی ہوتی
ہیں ان کے ارد گرد کچھ چھوٹے چھوٹے گول گول انڈے سے اُسے ہوتے ہیں
انہیں انڈوں کو انگریزی میں سٹن کہتے ہیں۔ ان کے اخراج کو اسی اور لید کی نیوٹ
میں شامل کر کے بطور خم دلائیٹ واسے جا کھا جیتے ہیں اور مردوں روئے سدا کرتے
ہیں مگر ہمارے نزدیک اس کھجور سے میں پڑنے سے بہتر یہ ہے کہ وہ ترکیبیں جو ہم پر
کاشت کھجور کی سبب لپے آئے ہیں کی جاویں ہیں اور سب سے زبردہ کامیابی سہی

سلاخی یا سلاخی

سلاخی یا سلاخی انگریزی لفظ سلاخی کا لٹا ہے کہوں کہ اس کا اصل نام ہندوستانی

زمان میں کوئی نہیں پایا جاتا۔ اس کو
اس کی گندلوں اور پتوں کے لیے بویا
جاتا ہے اور روم گندلوں کی ہریت
عمدہ بھیجا جتی ہے اور سالک لفس تیار
ہوتا ہے۔ مگر انگریز اسے مارکٹ تک
کتر کے سر کے میں ڈال کر اور نمک
چھڑک کر لکڑی کے استعمال کرتے
ہیں مگر اس نمک کا لکڑی کے سر کے نہ نکال
اس وقت میں کہیں کہیں سلاخی



کے پیچھے درہ درہ مٹھا کر کھا ساس جاتے ہیں درہ درہ سریتے سریتے کھاری لپے آئے

ناجائز استعمال کنبھوں کی برباد ہو رہی ہوتی ہے یہ موسم برسات میں اکثر گڑھوں پر
اصل نہیں ہیں یہاں جو جاتی ہیں جیس کا باعث یہ معلوم ہوتا ہے کہ گھٹروں کے پلٹر روپائی میں لید
اور ٹیٹا کر کے کی صورتوں میں پھیلائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے پانی کی لمبی سے اور حوالے سے گھمائی
کی برکت سے گھس جاتی ہے۔

ایک تقریر کا مصداق سمجھتے ہیں کہ کنبس کی کاشت کی ضرورت نہیں ہے کہ جھیتوں کے بیج کی مادے کھلے مسدلوں میں کر دو۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پہلے ایک قسط اونچی گھوڑے کی لید بچاؤ۔۔۔ دوسرا بھہا اسی تپڑی اسے دو۔ پھر اس پر رانچھ کی مٹی اور گھوڑے کی لید کو گوبر بھڑکی مسٹا بن اور پراسے چولے اور پیچھے ہوسٹے چرسٹے اور دیوہ کی لکڑی اسکے بواکے سے باہر خوب ڈاکر تیس جالا کھراویں تہ دو۔ تہ کو خوب ہتھیک دو۔ تاکہ مٹی میٹھا جائے۔ دن کو اس کی باری پر مار کر دو۔ اس طرح یہ حرکات کو بارش یا خراب موسم میں نیکاحتمال ہو تو دھمک دو۔ اندھ صاف راتوں کو بکرا کی کھلی رہتے دو۔ ۶۔ مہینہ بعد پھوسٹے پھوسٹے اٹھکے سے اور جھلی کھسکیں پھوسٹ کی۔ کرا اس وقت سے ہر روز صبح کے وقت فوراً پانی دینا چاہیئے۔ مہینہ ۷۔ دھنسا بعد ۸۔ اس کی کھسکیں کھسکیں کی جو قابل استعمال ہوں گی۔ ان کو توڑتے وقت یہ خیال اس کے کہ جزیں نہ اکھڑا تو ہر سطح سے دو اونچے اونچی ڈانڈی جھوڑ کر بلاتال کھجرب نوزلو۔ ورنہ اگر بڑوں سے نہ ہو چاوس کی تو تینہ فصل کو نقصان پہونچے گا۔

سرد و مالک جس میں سایہ کے ساتھ چارہ جینے کے لئے کاشت ہو سکتی ہے۔ لیکن صاحب پرست
یا غیر سرکاری سہاؤں کی رو سے یہ کہ بھول کر کاشت کسی کھیرل چھیرا یا شاگردیش کے کسی
حکام میں کر لی جاسکتی ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس عمل سے جو حادثے کو کھیرل ہی منسلک ہو جائے گا
انہیں ہی منسلک رہتا ہے اور اس سے پہلے ایسٹوں کے روزوں کی وجہ سے امت فائدہ
منصوب ہے۔ لیکن اس کی نسبت یہ کہ یہ تار و ریش کا ڈالنی مفید ہے۔ وہ کھاد اس طرح سے
تیار کریں تازہ گوبر بھر کر کی سیسکیاں مرغیوں وغیرہ کی مٹی اور شورہ کو کسی مٹی
میں ڈال کر پانی میں گھولیں اور جب پانی ضمراؤ سے تو اسے ہر روز صبح و عین چلو اور تاک
وٹسے دوسرے دن بہ رقیں کھاؤ ڈالتے وقت بہ ربیس کر کے کھانے پانی مٹی میں ڈال کر تہ کو

کاغذ کے لئے درکار لکھو نا چاہئے۔ ایک فیٹ سے کم نہ لکھو۔ اگر لکھیں تو نیچے کی طرف بٹختا
 گا۔ ورنہ ہر تہ ایک فٹ اور کھوپڑی۔ سطح کی فی اس میں ٹرک کو کہلڑی دی ایک فٹ سے زیادہ
 نہ ہونے دیں پھر عمدہ مٹری ہوئی اچھے کی کھلا ڈال کر مٹی کو یک جا کر لیں۔ اس سطح کو ہموار کر لیں۔
 اگر اور کوڑے ایک گا لکھو اور اسے سٹپ ہوتا ہے۔ پتیلہ دسہ ہی قطاروں پر بنو تو اسے
 اسے فاصلہ دیر لکھائے جاوے۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵

خوش ذائقہ بنانے کے لئے ڈالتے ہیں۔

مالکان علم نباتات، ایسے، اٹھ تان اور شمال مغربی حصہ کوہ عالیہ کا سونے بتلاتے ہیں۔
یہ یورپ ایک مرتبہ کا لگایا ہوا دوسراں تک کاظم رہتا ہے اس کی فصیں، وہیں، مرقہ، مرغی
علماء اس کی اہل یورپ کے امت ہی فصیں بناتی ہیں مگر وہ بہت عام اور نہ بہتر ہیں۔
بعض بزرگ سفارش کرتے ہیں کہ سفید گند لوں والی سلطری کو بوجا دے۔ بعض سرخ
گند لوں والی سلطری کی شریف کرتے ہیں۔ سلطری کے بیج جو اس ملک کی فصل سے حاصل ہوتے
ہیں بہت عمدہ فصل پیدا نہیں کرتے۔ اس لئے باہر سے منگوانے ہوئے جو بے عمل
ہنایت عمدہ حاصل ہوتی ہے۔ جتنی نہ رہے کہ سلطری ہندوستان میں ایسی ہی عمدہ اور لذیذ پیدا
ہو سکتی ہے جیسے یورپ میں مگر نگہداشت ضروری ہے۔

میدانوں میں بہت ماہ اگت کے وسط سے اکثر کے اخیر تک بوسکتے ہیں اور بہار میں
بہت ماہ فردی کے اخیر سے اپریل کے آخر تک بوسکتے ہیں۔ مگر فصل اگتی ہونی منظور ہے تو
اسے گلوں یا کسوں میں بوجا چاہئے۔ اور طشیں آفتاب اور سخت بارش سے محفوظ رکھنے کے
لئے یہ گئے اور کسوں میں بوجا لئے چاہئیں۔ حسب پودے کی ہفتوں کے ہونے اور
رفتر و قدران گلوں اور کسوں کو دھریب میں رکھتے حاویں اور چوب پودے کے حصے بوجا
ہو جائیں تو بہتر، لکھاؤ اگر ایک گیاری میں قطاروں پر تین تین کے حاصل ہو جائیں
اور قطاروں میں بھی تین تین، کچھ کا فاصلہ ہے۔ حسب پودے کی گیاری میں چار یا پانچ
ہو جائیں اور انہیں باقاعدہ کاروں میں لگادیں چرائیں۔ پودے کا ہوا سے لے کر کچھ جتنی فصل ہونی
منظور ہو تو وہ سب ایک جگہ عام کرلوں میں لگادیں۔ اگر کچھ درمیان میں لگادیں تو
بیکوں کو چھڑکوں کو دیں اور ان میں سے ایک ایک کی فصل حاصل ہو جائے گا۔
خدا موصوفیہ گرم ہوتا ہے نو ہوا ہوتا ہے ایک ہوا سے اس درمیان ہوا سے۔
پودے نکلتے ہیں۔

سلطری عام یاغیر کی تہوں میں خاطر خواہ پیدا ہوتی ہے۔ مگر عمدہ بھری
میں اس میں ریت اور ٹکڑی کا سر ہونا چاہئے۔ اس سے ہوا سے لے کر ایک ایک کی فصل حاصل ہو جائے گی۔

پیدا ہوں گے۔ اسے عمدہ اور ایسی زمین میں بونا چاہئے جسے خوب طرح سے کھا دی گئی ہو۔ اور جب موسم خشک ہو تو بھی طرح ستیا پانی دیا جاوے۔ جو فصل ماہ اکتوبر سے پیشتر بوئی جاوے اس سے تخم حاصل نہیں کرتے چاہئیں۔ گرائیں پھر احتیاط سے بویا جائے گا تو فصل خاطر خواہ پیدا ہوگی۔ اور پودے کی خاصیت میں فرق نہیں آوے گا۔ ماہ اگست میں جو اگتی فصل بوئی جاتی ہے اس سے فصل بہت تھوڑی حاصل ہوتی ہے۔ چند پتے نکلتے ہیں جو قابل استعمال ہوتے ہیں۔ اس فصل کے بونے کی ترکیب معمولی ہے کیا یوں میں بیج چھڑکواں بودیں اور جب پودے نکل آویں تو انہیں چھانٹ دیں بدیں انھا کو پودوں کا آپس میں چار یا پانچ انچ فاصلہ ہو جاوے اور جب یہ پودے پھوٹنے لگیں تو فصل کاٹلو۔

دوسری فصل جو اکتوبر میں بوئی جاوے اس کے بونے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے کیا یوں میں بیج چھڑکواں بودیں جب نکل آویں اور وہ ڈھائی انچ اونچے ہو جاویں تو انہیں اکھاڑ کر دوسری کیا یوں میں قطار در قطار لگادیں۔ قطاروں کا آپس میں فاصلہ بندرہ انچ رہے اور پودوں کا آپس میں فاصلہ بارہ انچ کافی ہے۔ ناکارہ گھاسوں سے کیا یوں کو پاک رکھیں اور جب موسم خشک ہو تو دوسرے تیسرے سول پانی دیتے رہیں۔ جب پتے بڑے ہو جاویں تو انہیں کسی درخت کے ریٹھے یا باریک سوت سے گول کر کے اوڑھیں جس ملا کر بانٹ دیں جس سے پتوں کا گولہ سا بن جاوے۔

موسم جو سات میں بھی بیٹوس ہو سکتے ہیں۔ گزاس موسم میں اسے بکسوں میں بو کر سایہ دار جگہ میں رکھنا چاہئے۔

چرول

چرول انگریزی نام ہے۔ ہندوستانی نام اس پودے کا کوئی نہیں سنا گیا۔ عالمان علم نباتات اسے مالک پودے کا متوطن بتلاتے ہیں۔ اس کے نرم اور برتر خوراک ہے۔ عجرہ میں پختا سالتے ہیں اور ذائقہ کے لئے دیگر نباتات کے ساتھ شامل کر دیتے ہیں۔

کاہویا سلاو

فیثوس ایک انگریزی نام ہے ہندوستانی مالی بسے کاہویا سلاو بھی کہہ دیا کرتے

ہیں۔



پودا ایک مرتبہ کا لگایا ہوا ایک فصل دیتا ہے عالمان علم نباتات کی رائے ہے کہ یہ پودا مغربی حصہ کوہ ہمالیہ کے ایک جنگلی پودے سے پیدا ہوا ہے۔ جسے تیر ممالک میں لاکڑ کاشت کی گئی ہے۔ اسے اس کے پتوں کے لئے بوسکتے ہیں۔ اس پودے کی بڑی بڑی قمیں وہ ہیں۔ کے بچ لیتھوس اور کاس لیتھوس۔ بھوس کی کوثر خوب ہو وہ اسکی کاشت کر سکتا ہے۔ کاس لیتھوس نرم اور شیریں ہوتی ہے۔

میدانوں میں اسے ماہ اگست کے وسط سے نومبر کے آخر تک بوسکتے ہیں اور پہاڑوں میں اسے ماہ مارچ کے شروع سے ماہ جون کے وسط تک کاشت کر سکتے ہیں۔ اس کے عودہ اور اعلیٰ قسم کے بیج حاصل کرنے کا حال مقدم رکھنا چاہیے۔ دراصل غراب ہو جاتی ہے اس کے اگر خوب میں ذریعہ فیس ہو گا پودے بچے نہیں

رہے۔ تاکہ دیکھا میں اٹھا نہ ہے اور وقتاً فوقتاً پانی دیتے ہیں۔ حزیں و دوری کے
تجربہ پارے کے شروع میں قابل استعمال ہو جاوے گی۔ پہاڑوں میں اس کے پانی
تو کبھی بہا ہے۔

کاسنی

کاسنی کا پورا ایک دھن کا لگایا ہوا بہت عرصہ تک قائم رہتا ہے بشرطیکہ احتیاط کر لیں
جاوے۔ عالمان علم نباتات سے یوزپ اور ایشیا کے مختلف ممالک کا متوطن چلائے ہیں۔
نگریز اس پودے کی جڑ کو خشک کر کے اور بھون کر قہوہ رکافی کے ساتھ ملا کر پیتے ہیں اور
دراس کے مریضوں کے یوں کا سرکہ وغیرہ میں لچھا بناتے ہیں بعض اصحاب بقول سے کہ
کاسنی موشیوں کے لئے نہایت عمدہ حیلہ ہے بشرطیکہ میسر آ سکے کہ چارہ کی خاطر اسے
کاشت کر اٹھائیں گیا ہے۔ شمالی ہند میں اکثر لوگ کاسنی کی بھجیا مارا کر کھاتے ہیں مگر
بالعموم ادویات کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اطبائے ہند اسے ایسے نسخوں میں بہت
برستے ہیں۔

میدانوں میں اسے ماہِ تمبر کے وسط سے اکتوبر کے اخیر تک بوسکتے ہیں اور سارا دھن
بر اسے ماہِ مارچ کے وسط سے مئی کے اخیر تک بوسکتے ہیں۔

اس کے بیج عمدہ کپاریوں میں تیلاروں کو کھدو کر بوسنے چاہئیں جس کا پس میں
فاصلہ ایک ایک فٹ ہو۔ اگر اس کے پتے سلا کے لئے حاصل کرتے ہوں تو صبر کرو۔
محوں سے یہ دیکھو کہ اس وقت ان کو چھانٹ دیا جاوے۔ مریضوں کو کہ سب ایک پودے
کا آدھا حصہ کاٹ لیں وہ بخیر رو جاوے۔ اور اگر اس کو ٹھنڈے کی کاسے حروں یا دودھ
کے لئے کوئی مٹھور ہو تو پھر پودے کا آدھا حصہ کاٹ لیں۔ اگر حاصل کافی ہے تاکہ کھانسی
کو اٹھا دے۔ اور حسبِ ضرورت پانی دیتے رہیں۔

اگر سلا کے لئے بے حاصل آئے ہوں تو جب وہ اکھا بہت کو بیرونچ جاوے
تو اس کے اوپر بیوہ مٹھو بڑے بڑے گئے گئے کر کے ڈھانک دے تا وہیں اس کا

پودا ہندوستان ، بگید سدر دارم سے پیدا ہوتا ہے

میدانوں میں آ

ماہ و گھیر کے انیس سے

دوری کے وسط تک

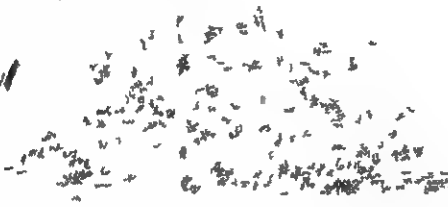
ہم سکتے ہیں پاتاوا

سے اسے آہ فرورد

نہا تہ سے ماہ گشت

سے اخیر تک ہو سکتے

ہیں اگر زیادہ مانگ



ہو تو دو ہفتہ بعد اس سے بچ کر یوں میں ہونے چاہئے جس جھوٹی چھوٹی کیا یوں
 ہیں اس کے بیج پڑ کر ان ہونے چاہئے یا قطاروں میں پرستہ چاہئے اس زمین کا
 آئیں میں آہٹا پڑا پتھر اسیا ہر کیاریوں میں ناکارہ کھا جائیں نہ آئیں یہ اور یہ ہوتا
 غائب ہو تو ہفتہ میں ایک رتبہ اپنی دیوں میں پیدا ہوا میں سے کہلوں اور کہوں میں
 نہ بہتر ہوں کہ اس کا مسئلہ ضرورت میں ہوتی

کا مقررہ پڑوں فادر دل - دوسری قسم کی حیر دل کا نام نہیں روڈ چر دل سے اسکی
 نسبت ہے ہاں ان ظلم نہایت کی روئے ہے کہ یہ ہو اسکا کہ یوں کہ انتوط سے ہوسکتی ہے
 ہاں ہر موٹی اور کا دھوم ہوتی اس کا طریقہ نکاتی بیانی میں اور دالہ میں کہہ دے نہ کہ
 مٹی میں پٹی قسم کی ہر دالہ کر دے جھٹ پڑ کر لیتے ہر خوشی واقعہ نہ کہ یہ ہر دالہ ہوتا
 اس کی کاشت ہر دالہ کی ہر دالہ کر دے اور اس سے ہر دالہ ہوتا ہے

سبب ان میں سے ماہ گشت ہر دالہ کر دے اور اس سے ہر دالہ ہوتا ہے
 سے ماہ گشت کے اتنے ہر دالہ کر دے اور اس سے ہر دالہ ہوتا ہے
 کے ہاں ہر دالہ کر دے اور اس سے ہر دالہ ہوتا ہے
 ہر دالہ کر دے اور اس سے ہر دالہ ہوتا ہے

بودیں بعض مکر نکاروں کی رہنمائی بہت کم ہوتی ہے۔ ان کو سب سے پہلے گھبراہٹ ہو جاتی ہے۔ پانی میں گر کر وہیں ٹانگہ جھکھوٹا ہوتا ہے۔ مگر یہ ترکیب ہم جو یہی ہمیں ہے۔
 رنج لوٹتے ہی پانی سے نکل کر دیں۔

حبہ بودہ میں قتلہ اپنے سو جاوڑا اور کھو لئے نگینوں اور انگلیوں سے کئی سناخوڑا سے سر پہ لے کر دیکھتے ہیں۔ وہ نہ تمام سناخوڑا بھول آؤں گی اور یہ وہ مکر و زور بڑا جائے گا۔ پیلٹاں بہت ہی کم آریں گی۔ بعض مایوں کی ناواقفیت کی وجہ سے بڑا قتلہ اس ملک میں آئے۔ انہیں پیدا ہوتا اس لئے یہ نہ بھیننا چاہئے کہ اسے اس بات کی آہ و بھوا ناموافق ہے۔
 پیراڑوں میں بھی اس کے کوٹنے کی بھی ترکیب ہے۔ جو ہم نے سردالوں کی نسبت
 ماں کی ہے۔ اس کے کوٹنے کے موسم میں قتلہ ہے۔

ولایتی سیم

سیم کی بہت سی قسمیں ہیں مگر وہ سب والوں کے لئے ان کو بے شمار نراوا ہے۔
 ولایتی سیم انگریزوں کی وجہ سے یہاں بہت اور عام ہے۔ یہاں کی حالتی ہے۔
 مگر بعض اوقات، وقتیں بھی ہیں جی میں لیکس اسے قتلہ لے گئے۔ سب
 سب سو جاتی ہیں۔ رنج یا گزنی سیم کی سیم مایوں کے کنارے تک۔ یہ دلواریں
 یہ خوب بہت ہی دیکھیلی ہیں۔ یا رسول اللہ! یہ خوب کو لپیٹ لیا۔ یہ کہہ کر پتوں
 کی سایہ انہیں مفید رہتا ہے۔ یہیں تیار۔ لونی سا۔ اگر کشت گندہ کی ہوگی
 تو اس یاں کسی قسم کا سایہ نہیں ہوگا۔ تو جو زور میراوار میں مایا ہی ہوگی اور
 اور ٹرسہ پھیلاؤ سکر درجہ۔ کہ ماہانہ کو دیں جہاں تیار ہے۔ آفتاب سے اسکے
 اور دوسرے محفوظ رہیں۔

اس کے تم میدانوں میں ماہانہ کے وسط میں اکویر ہے۔ اجرنک بو
 سکتے ہیں اور یہاں پر سترہ ماہانہ میں سترہ کے وسط میں لے سکتے ہیں۔ اسے

یہ تہذیبوں کے بعد تہذیبوں کو لڑیں اور لڑنے والے میں لاؤس پہاڑ میں گئی اور سنی یونانی
بھی ترکیب ہے۔

باقلا



باقلا ایک مشہور تہذیب ہے۔ لوگ
اسے بکثرت استعمال کرتے ہیں عالمان علم مثلاً
اس کا پہلی وطن تحقیق بتانے سے معذور ہیں
گر عام طور پر اسے ملک فارس کا متعلق یوں جانا
سہم یوں تو ولایت دہلی سے باقلا کی رویت میں
سائی ہیں مگر برہمن نہیں وہ ہیں برہمنوں کی طرف
سے پھائی جاتی ہیں بڑی بھلیاں ۶ سے ۷ انچ
تک لمبی اور چھوٹے باقلا کی بھلیاں ہیں سے

چھوٹے تک لمبی سرد ستان میں بڑا باقلا بکثرت ہوتا ہے مگر یہ ولایتی باقلا کہلاتا ہے
ہمارے بار بار دہلی میں جو باقلا بکھتا ہے اس کی بھلیاں اور بیج ۷ سے ۸ چھوٹے
ہوتے ہیں اور اس کا بھل سیاسی مائل حکم اور لدا ہوتا ہے اس کے لحاظ
سے یہ ولایتی باقلا سے ملتا ہے مگر صورت شکل میں باقلا مختلف ہے
میدانوں میں بڑا باقلا مادہ بکھتر کے دھنا سے نو مہرے اکثر تک ہو سکتا ہے
اور پہاڑوں میں نرہرہ مادہ سے مٹی کے اکثر تک ہو سکتے ہیں۔ یہ یاغیج
کی عمدہ زمینوں میں صحت مند طرح سے کھادی گئی ہو یا اہو سکھا ہے
پہلے کباریوں میں خوب مٹری ہوئی گوبر اور ماروں کے کوڑے لڑکٹ ل
کھاؤ ڈال کر اچھے گرا مل چلا جائے باکیا یاں بھلاؤں سے بھر دی جائیں
بھرناچ کو ہوا کر کے قطاریں مائی جاویں۔ جن کا آپس میں ایک ایک منہ
ماصل ہو۔ یہ بھوں کو ان قطاروں پر مانتے ہیں اچھے گوبر سے سوراخ کر کے

ساویں کر ان کا پس میں ہم ماٹھ مٹھا حاصل رہے اور اس فاصلے کے درمیان
بیلیں چڑھنے کے لیے درجوں کی صکب شاخوں کی لیمک لگاویں۔
ان مثالوں ہی سیم کا ایک نمونہ اور ۷۔۸ کچھ "سہار لیمک" میں ہیں ان کے مشابہ
ہے اس لئے اسے بھی ایک نمونہ ہو سکتے ہیں +

مکھن سیم



اس سیم کو باہلی دیسی کہہ سکتے ہیں اسلی
بھلی ٹری لہی تلوار کی مانند ہوتی ہے باجم
نودس اتھ لہی اور سوا باؤ مزہ انچہ جوڑی
کو بظاہر سخت معلوم ہوتی ہے مگر اوہا لہی
سے نہایت ملائم اور خوش ذائقہ ہو جاتی
ہے۔ یہ سیم درحقیقت کثرت سے کاشت کے
قابل ہے۔ اس کا یودا ایک مرقہ کا لکھا ہوا
موصدہ درار تک قائم رہتا ہے۔ اور اس کی
میل اوستہ سے اونچے درخت کی جوتی تک
چڑھ جاتی ہے اور برسات کے خاتمہ پر

تمام موسم سرما میں اس کی پھلیاں اترتی رہتی ہیں البتہ پہلی مرسہ جب اس کے بیج
پولے ہوں تو دو ماہ جون میں لوسے جا رہے۔ مگر رکاوٹ یہ کہ موسم سرما کی کھلائی
سے وجہ یہ ہے کہ اس کی پھل سالہا سال ملک قائم رہی ہے اور پھل پھلانی والوں
میں اترتی ہیں۔

تب لب دلی گے۔ یہ ہی سیم ڈا آبہ تم سے۔ در قسم فرج سیم سے
بہت مشابہ ہے البتہ اس کی مٹا لہی جوڑی اور جلیہ ہوئی ہیں موسم سرما میں
اس قسم کی سیم کثرت مانا رہی ہے آتی ہے۔ لوسے کا وہی طریقہ سمجھو فی سیم۔ یہ سیم

قطاروں میں بوسکتے ہیں جن کا آپس میں فاصلہ ۱۸ انچ ہو۔ یوہوں کا آپس میں تین
 انچ کافی ہے۔ جو فصل موسم برسات کے ہونے سے پہلے لگائی جاوے وہ
 اور بھی قطاروں پر ہوا اور جو بعد چاند برسات کوئی جاوے وہ کیاری میں
 ہموار قطاروں پر ہوا۔ یوہ سے پہلے کیاری میں کھاد مجموعہ ڈال کر مٹی کے
 ساتھ ایک جان کر لیں۔ ماکارہ گھاسیں نہ اگئے جس وقت فوٹا گرائی کرتے
 رہیں اور جب موسم خشک ہو تو مٹھہ جس ایک مرنہ الی ویدیں
 فرج یا کڈنی سیم۔ میدانوں کی مدت بھر سے ثابت ہوا ہے کہ پیاروں
 میں عمدہ طرح سے پیدا ہوتی ہے۔ ترکیب ایک ہی ہے۔ فقط پونے موسم احباب
 ہے۔ اور دوسرا کہ پیاروں میں اسے اور بھی قطاروں پر ہوا۔ ہموار قطاروں
 پر جو ہوتا ہے

سیم

اس سیم کی میل چڑھتی ہے۔ اور ایک مرتبہ لگائی ہوئی عرصت قائم رہتی ہے
 اس کی کچی جھلیوں کی نفیس رکاری بنتی ہے۔ اہل یورپ اس کو کئی اقسام میں
 تقسیم کیا ہے مگر مشہور اقسام دو ہیں:

میدانوں میں اسے ماہ اگست
 کے وسط سے اکتوبر کے وسط تک لگتے
 ہیں۔ اور پیاروں میں ماہ ابریل کے
 شروع سے جون کے اخیر تک لگتے
 ہیں اس کو بیگاوی طریقہ ہے
 سو درجہ یا کڈنی سیم کے مشعل بنایا
 ہوا سپتہ اتنا درجہ اوہ باہر نہیں
 کر کیا۔ یوں میں بھی قطاریں لگ



احیر تک لو سکتے ہیں کیا رہاں جو طرح سے دوسرے کر کے نوہا جھٹے فاصلہ پر
 وطار میں مایوس ہو سچ سے اوچتی نہ ہوں۔ سچ چھڑا کوں ان فطاریوں میں ہونے چاہئے
 اور جب سچ چھوٹا کر پودے پیدا کرے اور بچے ہو جاوے تو چھٹا ٹٹا شروع کرے اس
 طرح سے کہ ہر ایک پودے کا آئیں میں چار بچے فاصلہ رہ جاوے۔ احتیاط رکھیں
 کہ کھاروں میں ناکارہ گھاس نہیں نہ اُگنے پاوے۔ اور جب موسم خشک ہو تو نہ
 میں ایک رہنے یا تھی ویدیں +

لہسن

۱۔ ہندوستان میں عام شے ہے۔ کئی طرح سے برتا جاتا ہے ترکاریوں
 کے معاملہ میں ہاری وغیرہ کے ساتھ پیسا جاتا ہے جینیوں میں استعمال ہوتا ہے
 سفید شے نیال کی جاتی ہے۔ اس کی بو بہت تیز ہوتی ہے۔ جس ترکاری میں
 اعتدال سے ڈال جاوے اسے خوش ذائقہ بنا دیتا ہے اہل ہندو کا کچھ جھٹ
 اسے استعمال نہیں کرتا۔ مگر ہندوستان کا شاید ہی
 کوئی حصہ ہوگا جہاں کے باشندے اسے نہ
 برستے ہوں۔



حالماء علم نباتات اسے سبلی اور جنوبی
 فرانس کا باشندہ قرار دیتے ہیں۔ مگر وسط ایشیا
 میں بہ بکثرت خود رو پایا جاتا ہے۔ انگریز اسے
 کم استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس کی تیزی سے گھبراتے ہیں۔ میدانوں میں
 اسے اہ اکتوبر اور نومبر میں بوسکتے ہیں۔ اور بہاروں میں ماہ فروری
 اور مارچ میں بوسکتے ہیں۔

تیس کا لوناسہ آسان ہے۔ یہ اکثر کھیتوں میں لویا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو

کی شدت کئی مرتبہ بیان ہو چکا ہے۔
لب لب گل ٹریٹم بہ بکنی و بنی ہم کی ایک قسم ہے۔ مومن نہ میرا سے اکثر
سکا شنگار اور باغبان اپنے دروازوں اور کھوسے چھوٹے باتوں پر جو دیتے
ہیں۔ اس کی بھی نئی شےیں ہوتی ہیں مگر مشہور دو تین ہیں جو سے کاہر تیرہ ہوں
سے سے ہم کن دعوہ لکھ چکے ہیں۔

سولفت

ہمارے ملک میں سولفت کا بہت خرچ ہوتا ہے۔ مثلاً بدیہی ایسا کوئی ٹھکانہ
جس میں سولفت نہ نکلے۔ روزمرہ مصالحہ میں یہ کام آتی ہے چٹنی اور کھانوں
میں پڑتی ہے۔ جس کے پیٹ میں وہ ہو تو سولفت جس کا جیالیتے ہیں اور کئی
طرح سے ادویات میں اس کا استعمال ہوتا ہے ہزاروں من سولفت کا ہر سال
عرفی کمینیا جاتا ہے اور پیساری فراتے
کے قرائے فروخت کر لیتے ہیں۔ سولفت
کے تیل بنائے جاتے ہیں کچن سولفت کے
واسے کھاتے ہیں بہت اچھے معام ہوتے
ہیں۔ اگر بر سولفت کو اسیتے یا شہول ہیں
کسی ندر آرائش کے جیال سے بھی ہوتے
ہیں۔ اور اس کے پتے ترکاریوں کو خوش
خاکہ کرانے کے لئے ڈالے جاتے ہیں۔



عالمین علم نباتات سولفت کو ملک مصر کا متوطن بتلاتے ہیں مگر متحدہ شاہیں
بہشت سے یہ ہر جگہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ یو دانا سانی پیدا ہو جاتا ہے اور تھلی روہ
اور اچھی زمینوں میں خوب پیدا ہوتا ہے۔ میدانیوں میں اسے ماہ اکتوبر کے وسط
سے نومبر کے اخیر تک جو سکتے ہیں اس بار میں اسے لہر لہنے کے شروع سے مٹی

کر یورپ کے پیاز کی برابری کرے۔ ولایتی پیاز، سی کیل (ایک قسم کی بگڑ گئی) کی قائم مقامی کر سکتا ہے۔ میدانوں میں اسے ماہ ستمبر کے وسط سے اکتوبر کے اخیر تک بوسکتے ہیں، اور پیازوں میں یہ شروع پاج سے مٹی کے اخیر تک بویا جاسکتا ہے۔ ولایتی پیاز کی یوں تو اہل یورپ سے کٹی قہیں بنادی ہیں مگر دو تین مشہور ہیں۔

ولایتی پیاز کے بیج کھلی جگہ چھڑکواں بوسنے چاہئیں اور ان پر بہت ہلکا سا مٹی کا خلاف دینا چاہئے۔ جب پودے ہم اچھے ہو جا دیں تو انہیں ایسی کیاری میں لگا دیں جس میں ابھی طرح سے کھاد دی گئی ہو۔ اور مٹی اور کھاد ایک جان ہو گئی ہو۔ جن سوراخوں میں یہ لگائے جا دیں وہ اچھے گہرے ہوں۔ اور پودوں کا بھی آپس میں چھ ہی چھ اچھے فاصلہ رہے۔ خواہ انہیں لمبی قطاروں میں لگا دیں خواہ ہموار سطح پر دو ایک سینہ تک انہیں مطلق نہ چھڑا جائے پھر آہستگی سے گڑائی کر کے ان کی جڑوں میں کھمڑی کھوڑی مٹی اور چڑھا دی جی جائے۔ جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک دفعہ پانی دیں اور ناکارہ کھاسوں سے کیاریوں کو پاک رکھیں۔

نمیرہ

ہمارے ملک میں ذیرہ کا خرچ مصالحہ کے طور پر ہوتا ہے اس کا بگھا۔ جس چیز میں لگا جاتا ہے وہ خوشبودار ہو جاتی ہے اور دایفہ بھی لطیف ہو جاتا ہے خوشبو کے لئے کشمیری ذیرہ افضل شمار کیا جاتا ہے اور یہ درحقیقت گراں بھی آتا ہے۔ اگر اور پیازوں میں بھی ذیرہ کی احتیاط سے بوسنے کی کوشش کی جائے۔ تو ممکن ہے کہ کشمیر کے ہم پدید ہو جائے بغیر بجز بے کچھ نہیں ہو سکتا۔

یہ پودا ایک دفعہ کا لگایا ہوا دو سال تک قائم رہتا ہے بلکہ اس کا

سنا ہوتا ہے کہ باغیوں میں اس کی کم گنجائش ہو جائے۔ پوسے کی عمدہ ترکیب بہت ہے کہ کیفیت میں مریجے کا شا کر اونچی نظر میں بنائے جاوے میں من کا اسی میں ہا کا صلہ رہے۔ اس کے پوتے چھ چھ انچ کے فاصلہ پر پودوں تاکہ بڑی بڑی ٹیلا پڑیں خیال رکھیں کہ کیفیت میں ناکارہ گھاسیں نہ اُگنے پادیں۔ اور جب وہ خشک ہو تو دو ہفتہ بعد پانی دیرین۔ موسم گرم کے شروع میں پتے زبردست ہیں۔ اور مرجھا کر گر پڑتے اس وقت اس زمین سے کھودے جائے ہیں۔

ولایتی پیاز

ولایتی پیاز کو بالعموم انگریز استعمال کرتے ہیں اور انہیں کی خاطر باغیچہ میں بویا جاتا ہے۔ اس کے نرم و نیشیل حبیب وہ مرجھا جاتے ہیں تو خوراکوں کو خوش ذائقہ بنانے میں استعمال کئے جاتے ہیں اور نباتات کے ساتھ بھی انہیں ڈال کر اُبالا جاتا ہے



بالمیان علم نباتات
اسے ملک سوئٹزرلینڈ کا
مستوطن قرار دیتے ہیں مگر
مضد وستان میں بھی یہ
جگہ پوسے پیدا ہو جاتا
ہے کہتے ہیں کہ اتنا بڑا
یہاں نہیں ہوتا جیسا کہ یورپ

میں ہوتا ہے۔ لیکن اگر اسے سرد ملکوں میں اُچھٹا دے بویا جائے تو ممکن

لہ یوت سے مراد اسن کی پھاٹکیں ہیں۔

تھاروں پر لگا دیں جن کا اس میں ۹ اپنی سیسہ ۱۲ انچ تک فاصلہ ہو اور پودوں کا
اس میں ۷ انچ فاصلہ کافی ہے۔ وقتاً فوقتاً گرائی کرتے رہیں تاکہ رکھائیں
رہ سکتے ہیں اور حسب ضرورت پانی دیتے رہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر ایک دفعہ
پودے لگ جاویں تو پھر ذخیرہ کافی ہو جاتا ہے اور بار بار ولایت سے خریدیں اور
مکانیکی ضرورت نہیں رہتی وجہ یہ ہے کہ یہ پودا دیکھی ہر ایک دفعہ لگایا ہوا اس امر اسلئے تک
قائم رہتا ہے۔

دھنیا

دھنیا ہندوستان میں عام اور مشہور چیز ہے۔ مصالحہ میں اس کا بہت بیج ہوتا ہے
چٹنیوں میں بھی اسے ڈالا جاتا ہے ہندو اس کے بیج کو تھوڑے تھوڑے کھاتے ہیں دھنیا اویٹا
کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ عالمی علم نباتات اسے جنوبی اور پکاستون قرار دیتے ہیں



دھنیا معمولی زمینوں میں
پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی کاشت
کے لئے کوئی بڑا تر دو نہیں نا
پڑتا۔ میں انڈیا میں اسے شروع
ماہ اکتوبر سے نومبر کے اخیر تک
بویکتے ہیں بڑی بڑی کباڑوں
میں ایک ایک دفعہ کے واسطے
بڑھاتا رہتا ہے لہذا چاہئے اور اس
بیج کے کو اور اس کے لئے

دھنیا کے بیج کا شہد کا رزل پودہ ہے، مگر محض شالی کر دینے کا شہد کا رزل پودہ ہے
نہیں دیکھا میں اس کے پھول کے لٹیرے ہوتے ہیں جو جیسے کہ ان کو گھاس اور شہد کا رزل پودہ
کا لٹیرے ہوتے ہیں اور اس کے پھول کے لٹیرے ہوتے ہیں

اسے شمالی ہمالیہ اور مشرقی بوریا کا متوسط قرار دیتے ہیں۔ بعض انگریزین نے
 باغیچوں میں آرائش کے لئے زیرہ کے چند پودے لگانے ہیں یہ انوں میں سے
 ماہ اکتوبر کے درمیان بوسکتے ہیں۔ اور پہاڑوں میں شروع مارچ سے اپریل کے آخر
 تک بوسکتے ہیں۔ یہ پچھلے پودوں میں قطاروں پر ایک ایک پودے بولے جائیں جن کا
 آپس میں ۱۲ انچ فاصلہ ہو زمین عمدہ ہونی چاہیئے۔ کھاد اس وقت دوسرے
 کہ یہ نہ دیکھیں کہ زمین بہت کم ہو سکتی ہے جب پودے دو چار ایک ایک ہوں
 تو چھٹا شروع کریں۔ اس طرح ہر ایک پودے کا آپس میں ۱۰ انچ فاصلہ
 رہ جاوے۔ ناکارہ گھاسیں کیاریوں میں نہ لگنے دیں اور حسب ضرورت پانی
 دیتے رہیں۔ جب زیرہ پھل خوب طرح سے یک جا و فصل کاٹ لیوے۔

چائیز

فرنگی صاحب لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں اس نباتات کو شادہ نادر ہی لگ
 جاسکتے ہیں۔ عالمان علم نباتات اسے انگلستان کا متوطن قرار دیتے ہیں۔
 اس کے پتے بطور مصالحہ شہدہ میں بولے جاتے ہیں اور سرکہ میں ڈالی کر بھی بطور
 سلاوا استعمال کرتے ہیں۔ بالعموم اس کی جڑیں لگائی جاتی ہیں جو کہ جھڑ
 یورپ کے تخم فروشنوں سے اور جگہ سے دستیاب نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے اسکی
 ہندوستان میں شادہ نادر کاشت کی جاتی ہے۔ اور جو کہ یہ جڑیں بہت گراں آتی ہیں
 اس لئے ہر ایک آدمی کا کام نہیں ہے کہ اس قدر قہر و کاشت ہو پھر یہاں اس قدر
 منگنی چیز کے منوقف بہت کم ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ اسے بہت ہی کم لگ جائے ہوئے
 اس کے بیج بھی ولایتی تخم فروشنوں سے دستیاب ہونے ممکن ہیں۔

میدانوں میں اسے اکتوبر اور نومبر کے درمیان بوسکتے ہیں اور پہاڑوں پر شروع مارچ
 سے مئی کے آخر تک بوسکتے ہیں اگر بیج مل جاوے تو انہیں گھاؤں میں بونا چاہیئے جن کی
 مٹی ہلکی ہو۔ چھ ہفتہ تک پودوں کو دیکھیں۔ پھر ان کو جڑوں سمیت نکال کر کیاریوں کی

بارہنچو لڑیں کسی قدر رائیش کے خیال سے بھی لگاتے ہیں۔ عالمان علم نباتات سے جڑی
یورپ کا متوطن ظاہر کرتے ہیں۔ سوئے کے تخم ادویات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔



یہ دالوں میں اسے شروع اکتوبر
سے نومبر کے اخیر تک بوسکتے ہیں اور پھر
میں پانچ کے وسط سے سنی کے آخر تک ہوتے
ہیں۔ پودہ ہر ایک معمولی زمین میں ہر
اور نباتات پیدا ہو سکتی ہیں عذگی سے
نقص و نہا ہوتا ہے اور اس کی کاشت کیلئے
بہت تر دو نہیں کرنا پڑتا کیا یوں میں ایک
ایک فٹ کے فاصلہ پر قطاریں جا کر لیتے

لونا چاہئے جب پودے دو تین انچ اونچے ہو جاویں تو ان کو چھانٹ رہنا چاہئے
ناکارہ گھاسیں کیا ریلوں میں نہ اُگنے دیں اور جب ضرورت پانی دیں جب ضرورت
اچھی طرح سے تیار ہو جائے تو کاٹ لیں اگر صرف سوئے کے بے لینہ ہو تو چھانٹنے
کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

مارچورم

مارچورم ایک انگریزی مسالہ ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں اس کے تراور خیمہ لوب
طرح کے پتے بطور خوشبودار مسالہ کے استعمال کیے جاتے ہیں۔ عالمان علم نباتات اسے
یورپ کے مختلف حصص کا متوطن قرار دیتے ہیں یہ دالوں میں اسے ماہ اکتوبر میں
بوسکتے ہیں۔ اور بہاروں میں مارچ سے لیکر جون کے وسط تک پونے ہیں مگر اکتوبر میں
گملوں میں اس کے بیج بوسیتے جا سکتے ہیں اور جب پودے کسی قدر بڑے ہو جاویں تو
ان کو گملوں سے اٹھا کر کباریوں کی تھالوں پر لگادیں۔ جن کا پانی میں فاصلہ آٹھ
ہو اور پودوں کا فاصلہ آپس میں نو انچ کافی ہے۔ اگر ضرورت ہو تو ان کو پھر چھینے علیحدہ گملوں

بالوں

بالوں کے پتے نہایت چرپرے ہوتے ہیں اور چٹپی اور مصالحہ کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ عالماں علم نباتات اسے ملک فارس کا متوطن حق رہتے ہیں۔ مگر یہ قیامت سے اس پودے کی ہندوستان میں کاشت ہوئی ہی ہے۔ اس کے بیج کیاریوں میں چھڑکواں پوسنے چاہئیں۔ زمین کسی قدر مر رہی جوں کو سوچ کی طرف سے



بجھا دیں۔ اسے انوں میں آٹا
شیر و سائیکس سے قرہ رنگ
اخیر تک حبہ مہرقہ پوسکتے ہیں
اگر بالوں جوں کے لئے ہوتی
ہو تو جب پودے دو تین انچ
اوپر ہو جائیں تو اس طرح
سے چھانٹ دیں کہ پودہ نکا
آپس میں ہم انچ فاصلہ رہ
جائے۔ اگر موسم خشک ہو
تو ہفتہ میں ایک مرتبہ

پانی دیں اور تاکا رو گھاسوں سے کیاریوں کو پاک رکھیں و

سویا

سویا ہندوستان میں ایک عام نباتات ہے۔ ہندوستانی اسے بالک مٹھی وغیرہ میں ملا کر ساگ کے طور پر بناتے ہیں یا خشک بھیجنا بنا لیتے ہیں اسے اضمیہ کیلئے بہت مفید خیال کیا جاتا ہے۔ خنثی و شہو بھی خوشگوار ہوتی ہے۔ انگریز اسے اپنے

مال تک چلا جاتا ہے۔ خشک ہو کر بی۔ اپنے دم پر ہر اہل راہ پر اس کی آغوش میں ہیں
 یہی ارمنی۔ یہ پیر منٹ و غیر۔ یہ پیر صاحب بگتے۔ اس کی آغوش میں یہ جیسے پی اور منٹ
 کہتے ہیں اس کا پتہ چکنا۔ یہ عین نیز۔ اس کے پھل کی سہلی کا ہوتا ہے۔ یہ وہ مکند ہار
 واقع صوبہ در اس میں بہت عمدہ ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہاں سے لاکر اسے
 میدا لوں میں لگایا گیا مگر وہ مات نہیں ہے جو پٹا پر ہوتا ہے۔ اس کی کاشت جڑوں
 کی جاتی ہے جہاں پر دینہ پہلے سے لگایا ہوتا ہے۔ یہاں سے جڑوں سمیت محفوظ
 رکھا جاتا ہے اور قطاروں پر لگا دیا جاتا ہے۔ دن کا فصل آپس میں ایک دوسرے کے جڑوں سے

چاہئے تاکہ پودہ نہ خراب ہو۔ یہ اور جڑیں تھیں
 پیچھے ایچ کے لاکھ برکات کی جگہیں رکھتے ہیں
 سری بھیروی کی تھیں یاں خشک کر کے پودہ
 کی سیادی میں ڈالنی بہت مفید ثابت
 ہوئی ہے۔

میدانوں میں سے ماہ اکتوبر میں لگاتے
 ہیں اور بہار میں یہ موسم بہار کے آغاز پر اگر جڑیں نہ لیں تو یہ جڑیں بھی بہت کم ہوتی
 ہے۔ یہ عمدہ اور بہار میں زمین کو بہت لیند کرتا ہے۔ اس کا پتہ یہ ہے کہ اگر یہ جڑیں
 اس کے ساتھ شریک نہ ہو جائیں اور جب موسم خشک ہو تو نہ میں ایک دو فرس
 پانی دیتے رہیں۔ بعض اشخاص ٹمکوں میں بھی پودہ بند لگا دیتے ہیں مگر ان میں
 یہ تر باد پھیل نہیں سکتا۔ اس کے لیے پیچھے چھوٹے سے یا پھل میں لگایا گیا ہے۔ گلاب
 کے درخت اس کے پاس ہیں۔ پودہ نہ کی بعض شاخیں اس قدر بڑھی ہیں کہ گلاب
 کی چوٹی تک پہنچتی چلی گئی ہیں۔ ایک ایک شاخ ڈیڑھ ڈیڑھ گز سے کم نہ ہوتی۔

کلونجی

کلونجی ہندوستان میں ایک عام پتھر۔ طالعان علم بات کی رائے ہے کہ

میں لگا سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ پودا ایک دفعہ کا لگایا ہوا سالہا سال تک قائم رہ سکتا ہے مگر تاہم بہتر یہی ہے کہ ہر سال تازہ بیجوں سے اس کی کاشت کی جائے۔ پودا بچھڑنے پر تو فوراً اس کے سرے کاٹ کر سائے میں خشک کر لیں۔ اور بوتلوں میں بھر رکھیں۔ یہ پودا سیدانہ کی نسبت پراڈ و غیر بہت عرصہ تک عمدہ حالت میں رہ سکتا ہے۔ اس لئے ضروری نہیں ہر سال نئے بیج پودا میں اگر نئے پودے بھی لگانے منظور ہوں تو قلیں برسات کے موسم میں ملنے والی جگہ لگا دیں۔

رائی۔ سفید رائی

رائی کا ہمارے ملک میں زیادہ خرچ آچاروں میں ہوتا ہے۔ اس کا بھی کئی پیروں میں استعمال ہوتا ہے۔ عالم ان علم نباتات اسے چوٹی پودا اور سفیدی ایشیا کا سردیوں کا درجے میں اگرچہ اس کے سبز پودے سے سلاد و سرکہ کی تیاری وغیرہ کا کام لیتے ہیں اس کو گھول اور کھجوں میں پودا دیتے ہیں اور جب پودے اچھے دو اچھے الے پکے ہو جاتے ہیں۔ تو کاٹ کر استعمال میں لاتے ہیں۔

اس نر سے کی کاشت میں کچھ زیادہ تر نہیں کرنا پڑتا۔ اگر رائی کی دان کی خاطر کاشت کی جائے تو یہ عمدہ طرح سے کیے جائیں بنا کہ قطاروں میں پودا چلائے جن کا آئیں میں باقیٹا حاصل ہو۔ جب بیج پھوٹا دیں۔ اور پودے دو تین فٹ اور کچھ ہو جاوے تو چھانٹ دیں تاکہ ہر ایک پودے کا پتہ میں ایک ایک فٹ حاصل ہو جاوے تاکہ وہ کھا سیں۔ اس کے دیں اور جیسے موسم خشک ہو تو آفت میں ایک مرتبہ پانی دیدیں۔ سردیوں میں ہر موسم میں لوسکتے ہیں۔ مگر ہر ماہوں میں ماہ یا چھ ماہ سے ستمبر تک پودا چلائے تاکہ موسم برسات میں پودا کمر بوردہ ہو تاکہ ضرورت ہوئی ہو

پودا چلائے

ہمارے ملک میں بالخصوص چوٹی کی رائی پودا چلائے تاکہ سردیوں کے لئے اس کا بھی عدل اور بہتر کھانے میں اس کا کام لیا جاسکے۔ تاکہ ہر مرتبہ کا اگایا جائے۔

مشہور ہے اور اس کی خوشبو بہت اچھی ہوتی ہے۔ اکثر فے برٹانر صاحب لکھتے ہیں کہ انہوں نے اسے کلکتہ میں اپنے باغ میں لگایا تھا۔ عمدہ پیدا ہوا اگر اسے سایہ درگاہ ہے۔ جب ولایت میں بھی اسے سایہ کی ضرورت ہے تو اس جگہ تو لازمی ہے۔
میدانوں میں اسے ماہ اکتوبر لوسکتے ہیں۔ اور پہاڑوں پر شروع مارچ سے مئی کے اخیر تک لوسکتے ہیں۔ سایہ کے رخ کباریوں میں قطاریں بنا کر جن کا فاصلہ آلیں میں ایک ایک فٹ ہو۔ اس کے بیچ بھٹوڑے بھٹوڑے چھڑک دیں جب پودے کل آویں تو انہیں چھانٹ دیں تاکہ پودوں کا آپس میں تن یا چار پنچ فاصلہ رہا جو ہے۔ ناکارہ کھائیں انکو اڑتے ہیں اور جب موسم خشک ہو تو سفید ہی میں ایک مرتبہ پانی دیدیں پہاڑوں پر قطاروں کا فاصلہ آلیں ۱۵۔۱۵ پنچ ہونا چاہئے۔ اور پودوں کے درمیان ۱۲ پنچ کافی ہے۔ فرسٹر صاحب لکھتے ہیں کہ شوربوں میں اسے مہاراجے طور پر استعمال کرنا چاہئے بہت نفیس شے ہے۔

پالک

پالک ہندوستان میں اک۔ عام ماگ ہے۔ اس کی بھیجا کر کے بھی کھاتے ہیں اور والوں کے لئے بھی کھا۔ یہ ہے۔ مرلیچندر کے لئے اعلیٰ، ہندو اکثر اسے بچہ کرستہ ہیں۔ "الماء الحار" یا "الماء البارد" اور "الماء الحار" اور "الماء البارد" دیتے ہیں اس کی کئی قسمیں ہیں۔ کمرشہ، مور، دونا، انانہ۔
میدانوں میں اسے وسط نمبر سے موسم کے وسط تک لوسکتے ہیں۔ پہاڑوں پر شروع مارچ سے جولائی تک۔ اگر اعلیٰ سایہ کے رخ ہوا جاوے تو بہت اچھا ہے۔ کھیلے میدانوں میں بھی بہت سی پیدا ہوا کرتا ہے۔ کیا پودا ہے، قطاریں بنا کر آلیں ۱۲ سے ۱۵ پنچ۔ فاصلہ ہونچ پودے چاہئیں بہت۔ پانی دینا بہت ہو گا اور انہیں چھانٹنا، اس تاکہ

یہ پودا ملک مصر اور جنوبی یورپ کا متنو طس ہے خواہ وہ کچھ کہیں ہندوستان میں
قدیم الایام سے اس کی کاشت ہوتی ہے۔ اس کے دلے خوشبودار ہوتے ہیں۔
اس لئے مصالحوں میں کام آتے ہیں اور ادویات میں بھی بہتے بلاتے ہیں۔
میدانوں میں اسے ماہ اکتوبر کے شروع سے نومبر کے وسط تک بوسکتے ہیں
اور پھاڑوں میں شروع اپریل سے مئی کے آخر تک۔ کیا یوں میں اسے ہوا
قطاروں پر بوسکتے ہیں۔ جن کا آپس میں ایک ایک فٹ فاصلہ ہو۔ جب تخم
کچھ ٹھکرا چھ دو ایچہ اوپکھ ہو جائیں تو انہیں چھانٹ دینا چاہئے اس طرح
پر کہ ہر ایک پودے میں ایک دو فرق ہو جاوے گا کہ گھاسیں کیا یوں میں
نہ آسکتے ہیں۔ اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیں۔

گندنا

گندنے کی کاشت اس کی گندھوں کے لئے کی جاتی ہے جو اس کی جڑ میں پیدا ہوتی
ہیں۔ اس کا استعمال لہسن کے طور پر ہوتا ہے۔ عالمان علم نباتات اسے پستان کا
متنوط قرار دیتے ہیں۔ میدانوں میں اسے ماہ اکتوبر کے درمیان بوسکتے ہیں۔
اسے ہلکی مگر عمدہ زمین بہت مرغوب ہے۔ کیا یوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ
پر قطاریں بنا کر اس کی گندھوں کو چھ ہمتی کے فاصلہ پر بوسکتے ہیں علاوہ گندھوں کے
اسے تخم سے بھی کاشت کر سکتے ہیں۔ موسم گرما کے شروع میں اسے زمین سے
کھود سکتے ہیں یا وہیں چھوڑ سکتے ہیں۔ حسب ضرورت جب چاہیں نکال سکتے ہیں۔
فرقہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس ملک میں انگریزوں کی کشتی سے بہت کم واقف ہیں۔

کھٹا پالک

یہ ایک قسم کا دلا تھی پالک ہے۔ انگریز اسے سارا کے طور پر استعمال کرتے ہیں
اگر ہندوستانی معمولی پالک کے طور پر اسے بنا لیتے ہیں اس کی کئی قیمتیں ہیں فی فٹ سال

پودے تین یا چار انچ اونچے ہو جاویں تو پھر یا تو دوسرے گلوں میں لگائیں یا بالکل
 میں لگادیں۔ پوسر یا دوسرے میں اس کی قلمیں کے کچھ لگا سکتے ہیں۔ پودوں کو خطار
 پر لگانا چاہئے جن کا ناقصہ آپس میں تھانچہ ہو۔ اور پودوں کا آپس میں ایک
 ایک فٹ فاصلہ کافی ہے۔ پہاڑوں میں اس پودے کی قلمیں اپریل یا موسم بہار
 میں کاٹنی چاہئیں۔

حقائق

۱۔ تاہم ایک ولایتی نباتہ ہے جو خوشبودار مصالحہ کے طور پر مرنے والی ہے
 و لہذا علم نباتات اسے جنوبی یورپ کا متوطن قرار دیتے ہیں۔ ایک۔ اکثر صاحب
 لکھتے ہیں کہ فلک کے سرکاری بلع میں یہ بیس سال سے زیادہ عرصہ تک لکھ
 شگو فلائیکے اگتا رہا۔ فرمبج صاحب کا قول ہے کہ انہیں اس پودے کو موسم گرما
 و برسات میں بحال رکھنے میں سخت دقت پیش آئی۔ وہ کہتے ہیں کہ اگرمیں
 میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ماہ اکتوبر میں اس کے بیج بوسے جاویں اور موسم
 سرما کے شروع میں پودوں سے تھوڑے سا پانی خوب نیک کر لئے جاویں
 و پھر پتوں میں سے کچھ اٹھائیں تو اس کا ڈاٹ لگا۔ جس پر ضرور۔
 مال کراستہ مال کریں۔

مہینوں میں اسے ماہ اکتوبر میں بوسے ہو سکتے ہیں۔ اور بہاڑوں و سردیوں میں
 ی کے اخیر تک لگا سکتے ہیں۔ بچوں کو گلوں میں لگا کر سانس کے رخ دکھانے اور اس
 وہ دار و ریگی رین سٹی کی کھاد اور یا فیمہ کی مٹی ساوی خداریں بھروسے
 انی دی کریں۔ جب پودے اونچے ہو جائیں تو انہیں وہ بوسے کرنا چاہئے
 تھوڑے تھوڑے کر کے لگائیں۔ مگر اس گلوں میں بھی وہی ہر سہ اشیا ساوی۔ یہ
 میں بھروسے۔ جب کہ کچھ اور بڑے ہو جائیں تو دوسری مرتبہ بوسے۔ گلوں میں بھی یہی
 ہر اس وقت کریں جسے ان خدایہ مانی دیا کریں۔ یہ سال بوسے کرنا چاہئے۔



ابھی طرح سے لہو لہا
ہوں۔ آنکھوں میں رُسوں
وہ نہیں کو گڑھے میں
اور مالی دینے رہیں۔
جب یوں سے چھوٹ
کے آثار ظاہر کریں
فی الفور سروں کو لہج
ڈالیں۔ ہر سال عمر
اور تازہ بیجوں سے
داشت کر رہیں۔

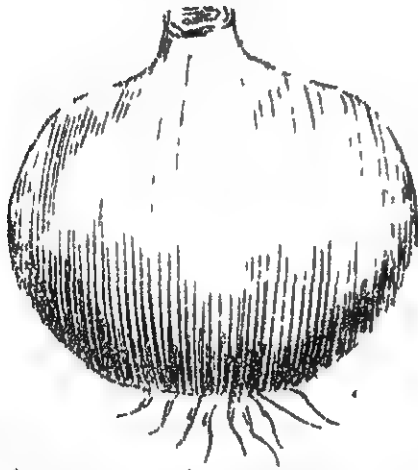
سیتی

یہ ایک ولایتی نباتات جسے انگریز اسٹمال کرتے ہیں۔ اس کی ٹہنی نہیں
مگر مشہور پتہ ہیں۔ شمال میں بھی ایک قسم کی سیج پیدا ہوتی ہے۔ اور بہت کچھ لایا
سیج کے دینا سہیجہ۔ مگر وہ بات نہیں۔ ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ سٹمال اسی
اسے کلنگ کے سرکاری باغ میں بویا گیا تھا۔ اور پانچ برس تک اس میں پل نہیں
آیا۔ اصل ولایتی سیج کا ہمارا موسم گرما اور برسات میں قائم رہنا نہایت مشکل ہے
یہ لوہا نہایت نازک ہے اور بہت اذیتناک ہے۔ کان لینا پڑتا ہے۔ جس زمین میں
یہ بویا جائے اس میں خیرا رکھنا چاہیے۔ کہ اس میں ایسا شیبہ تو نہیں ہے جو برتا
کایا کی کھڑا ہو گا۔ تو بوسے پر نہایت ہی ستر جا میں لے۔ اس کے لئے زمین غل
چاہئے۔ جس میں کسی قدر پخت کا نتیجہ ہو۔

میدانوں میں اسے ماہ اکثر میں بوسکتے ہیں اور بیماروں میں شریع مانج
سے مٹی کے اخیر تک بوسکتے ہیں۔ پہلے اس کے بیج گلوں میں بوسنے چاہئے۔ جب

لینی چاہئے۔ جو خوب مٹری ہوئی ہو۔ اگر اُپلوں اور لکڑی کی راکھ کا بھی جزو شامل کر دیا جاوے تو مفید ہے۔

بیاز کے بیج کیاریوں کی قطاروں پر جن کا پس میں ایک ایک فٹ فاصلہ ہو چھڑکواں بونے چاہئیں۔ اور ہلکا سا اوپر سے مٹی کا غلاف دیو جائے۔ اس کا پونیکا بہترین موسم ۱۵ اکتوبر سے یکم نومبر تک ہے۔ جب بیج پھوٹ کر چھوٹے چھوٹے پودے نکل آویں تو انہیں چھانٹنا شروع کریں اس طرح ہر کہ پودوں میں ایک ایک پر ۴ یا ۵ بچے کا فاصلہ رہ جائے ان پودوں کو کچھ دنوں بعد کسی دوسری جگہ بھی اگھاتا کر رکھا سکتے ہیں مثلاً اگر اور کسی



شرائط کی کیاریوں میں اسکو ایک ساتھ لگایا منظور ہو یا کوئی فالتو جگہ کئی ہوا میں لگا۔ نے کی ضرورت ہو تو نگو اکھاڑ کر لگا سکتے ہیں جب پاز کے پودے وسط جنوری سے پہلے ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ لگائے جاتے ہیں

وہ موسم گرما کے آغاز میں پھولنے لگ جاتے ہیں اس لئے ان سے مدد پراز کے کٹھیموں کی توقع نہیں رکھ سکتے۔

بیاز کے کھیتوں یا کیاریوں کو نکارہ گھاسوں سے پاک رکھیں اور جب موسم خشک ہو تو پھن میں ایک دو مرتبہ پانی دیدیں اگر ایسا ہو تو اسے کہ ابھی بیازنی کھیتی آدھی ہی ہوتی ہے کہ بچے نہ بڑھ کر مر جاتے ہوتے ہیں جب یہ صورت نظر آوے تو فی الفور لکڑی یا اُپلوں کی ماکھ سطح کیاریوں پر ہفتہ میں ایک یا دو دنہ ڈالیں بعد پھر پانی دیں جب بیاز کی کھٹیاں پوری جسامت کو پہنچ جائیں تو پانی دینا

مہم گرامسکے شروع میں سرسے کاٹ کر سایہ میں خشک کر کے بوتلوں میں بھر لیں ایک ہی
 پودے کو کئی سال تک قائم نہیں رہ سکے بہتر ترکیب یہی ہے کہ ہر سال ان کو پوایا جائے +
 ہارٹوں میں موسم ہمارے آغاز میں گلوں میں دیکھ لو دیں اور ایک سال تک انہیں
 میں رہنے دیں پھر گلوں میں سے نکال کر رہیں ان کا دوسرا ٹکڑا پلوں میں لٹکیں رہیں
 کسی قدر سایہ میں رکھیں جب زمین میں لگا دیں تو سایہ کا کام تک پاس آئے
 دیں زمین عمدہ انتخاب کریں جس میں ناکارہ گھاسیں اور جھاڑیاں نہ ہوں +

پیاز

پیاز ہندوستان میں ایک نہایت مشہور چیز ہے اس ملک کے ہر حصہ میں پایا جاتا
 ہے اگرچہ اصل ہندو کا ایک حصہ اسے استعمال نہیں کرتا مگر کافی تمام قومیں اسے شوق سے
 کھاتی ہیں زیادہ تر ہندو گھریلو میں بنا لیا جاتا ہے مگر اور کئی طرح سے بھی بنا جاتا ہے
 اس کا آچار ڈالتے ہیں۔ سرکہ میں ڈال کر کھاتے ہیں والوں میں درخ کیا جاتا ہے پیاز
 کے ساتھ پیسہ حاتمہ ہندوستان میں شوق سے کھاتے ہیں اس کی نرکاری بھی ہوتی ہے
 عالمان علم نبات اسے ملک افریقہ کا متوطن قرار دیتے ہیں مگر دنیا کے تمام
 حصوں میں زمانہ قدم سے اس کی کم و بیش کاشت ہوتی رہی ہے میدانیوں میں پیاز
 کو وسط ماہ اکتوبر سے نومبر کے وسط تک بوسکتے ہیں ہندوستان میں ہندو کا پیاز اور
 بمبئی کا پیاز بہت مشہور ہے۔ مگر مصری پیاز سب سے سلفیت لگاتار ہے اگر مصر سے اس
 پیاز کے تخم بحفاظت تمام منگو کر کاشت کریں تو امید ہے کہ کامیابی ہوگی بڑی بڑی پیاز
 کہ پیاز کی بہت حلد خراب ہو جاتے ہیں اس لئے نہایت احتیاط سے کام لینا چاہئے
 پیاز عمدہ اور کھلی زمین کو پسند کرتے ہیں کسی قدر درخت کا چڑو بھاؤ اس میں
 کھاوا اچھی طرح سے دی گئی ہو۔ چونکہ پیاز کی جڑیں بہت گہرائی تک نہیں جاتیں اس لئے
 گہرائی گہرائی کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا دیوں میں کھاوا مجموعی دیکھ کر مٹی کے ساتھ ایک
 جان کر دس یا کہ چھ چھ اچھے گہرائی تک کھاوا اور مٹی ایک ہو جائیں کھاوا مجموعی

چھٹے ہوتے ہیں اور بعض گول بہت سے کہ چھانٹ کر خشک کر کے لئے لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ اور ان کے ستار وغیرہ کے لئے تو بنے بنائے جاتے ہیں۔ سبز کردہ اچھا لگا سفیدی مال بن رہا ہوتا ہے۔ جب کوٹا جاتا ہے تو اس کے اندر ریشوں میں لپٹے ہوئے رنج ہوتے ہیں جن کو نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔

یہ اناں میں سے نرٹاہ فروہی سے دلائی کے وسط تک ہو سکتے ہیں اور پہاڑوں پر ماہ پانچ کے وسط سے ہون کے اخیر تک ہو سکتے ہیں۔ بہت سنی انکی دھندلی قرار دیتے ہیں ایک گرمی اور ایک برسات کی گرمی کی فصل کی بیلین زمین چھٹی ہوتی ہے اور کدو زمین پر شکر رہتے ہیں برسات کی فصل کیلئے ٹیک دینے کی ضرورت نہ رہتی ہے پانی کی بہتات کیونکہ۔ شکر لگتا ہے۔ چھیروں اور کھٹوں پر چڑھ اور بناست منا رہتا ہے کدو باغچوں میں تنوں کی عام زمینوں میں پیدا ہو جاتا ہے اگر پوسے کے کدو نہیں عمدہ طرح سے کھا دہمبوہ ڈال دیا جاوے تو بڑے بڑے کدو پیدا ہوتے ہیں کہ وہی فصل گرا فروہی سے اپریل کے اخیر تک ہو سکتے ہیں اور قبل برسات اور ان کے وسط سے چھوٹا کدو وسط تک ہو سکتے ہیں۔

بعض اس کے بچ گھٹے ایک کھاری میں بوندیتے ہیں اور جب دوسری تری پیاں نکل آتی ہیں اس وقت پانچ پانچ چھ دینے کے فاصلہ پر اکھاڑ کر لگادیتے ہیں مگر عام قاعدہ یہ ہے کہ پانچ پانچ چار چار پانچ اس طرح سے بوندتے ہیں کہ پھر پانچ لگا دئے نہ پڑے۔ جس کو دسے نکل آتے ہیں تو کدو پودوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتے ہیں اور مضبوط کدو کو بوندتے ہیں۔ بوندنے وقت انھیں کا جبال۔ نکھتے ہیں جو یہ جبت کہ قریب ہوتا ہے فصل گرے کہو۔ خوب پانی دیتے ہیں اور اس وقت تک ناک۔ دکھائیں اکھاڑتے۔ تریں جبکہ ہاں بالکل زمین کو ڈھانچا لیں فصل برسات کے لئے ٹیکہ کی نہایت ضرورت ہے۔ لکھنؤ میں پھر روٹ اور جھونڈ پڑے۔ برسات کی نہایت تیزی سے نو تہ وقت اس امر کو سمجھیں کہ کدو ضرورت نہ انیس کہ یہ پانچ فصل گرے یا فصل برسات سے ہیں۔

یہاں پر کدو کا تمام تہوں بہت عمدہ کی سب سے نشوونما دیتی ہیں تین ہزار سے

کم کر دیں۔ جب پتے زرد اور خشک ہو چکے آثار ظاہر نہ کریں تو ان کا جوڑا سا باندھ دیں تاکہ وہ زمین کی طرف نہ گرنے لگیں اور جب پتے بالکل خشک ہو جاویں تو فصل کھو دیں۔ پیاز کو پہلے خوب ڈھوپ میں خشک کر لیں پھر کھیتوں اور بونوں میں پھیر لیں ورنہ یہاں بالکل بوجا دیں۔

اگر پیاز کی عمدہ مقدار حاصل کر لے ہوں تو بہت بڑے بڑے اور صبح و شام پیاز کھائے چھانٹ کر ماہ اکتوبر میں کھارویوں کی قطاروں پر جن کا اسی میں ٹو وٹھا فائدہ ہو ہو دیں اور گھٹھو ٹکا پس میں ۱۸ انچہ فی سہ ہفتے بڑے پہلے انکی چوٹی کو تیز جاق سے کتر کر پھینک دیں۔ اس ترکیب سے بہت بہت بڑھ جائیں گے۔ اور بھول اچھے آئیں گے اور آخر کار نہایت عمدہ بیج پڑیں گے۔ فرسٹ فرم صاحب لکھتے ہیں کہ اگر مالک غیر کے بیجوں سے کاشت کرنی منظور ہو تو پہلے بیجوں کو ناندوں یا کسوں وغیرہ میں لونا جائے اور پھر جب یو دسے تین چار ہفتے پہلے بوجا دیں تو باقاعدہ کھارویوں میں لگائیں مگر گرانہ بوجویں۔ یا فی ہفتہ میں دو تین مرتبہ دیتے رہیں۔

موسم گرما کی ترکاریاں

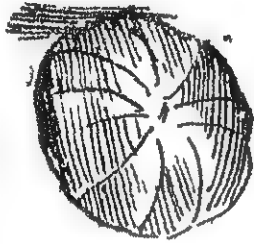
گدڑ و سیسہ پھل

گدڑ و سیسہ پھل اور ٹماٹر سیسہ پھل میں ہندوؤں کی کھانہ کا ایک اہم ترین اور بہت کثرت سے استعمال کی جاتی ہے۔ اسی لیے ہندوؤں میں اس کا بہت بڑا مقام ہے۔ اگر کسی علاقے میں اسے اناج کے گھاسے ہیں گدڑ و سیسہ پھل کو سرسبز کرنا جاتا ہے تو اس کا صواب بہت اچھا لگتا ہے۔ یہ کچا بھی کھا جاتا ہے اور جب پک کر سفیدی مائل سرخ پڑ جاتا ہے تو اسے توڑ کر کھینچ کر کھاتے ہیں۔ یہ بھی اسی طرح کھاتے ہیں۔ کات کات کر کے پختہ میں اور کھانے میں لگاتار کات کات کر کے سرسبز کر کے کھاتے ہیں۔ یہ بھی اسی طرح کھاتے ہیں۔ کات کات کر کے سرسبز کر کے کھاتے ہیں۔

جب اوگے آویں تو گزور چھاٹ دس ساور مھوٹ بھنے دیں۔ اگر سب یکساں ہوں۔
تو دو ایک نکال دیں۔ مگر یہ خیال ہے کہ جہاں بیج بوسے جا دیں اس جگہ کہاں چھوٹ
اچھی طرح سے ڈالی گئی ہو۔ ولایتی کدو کی بیلوں کو ٹیک دینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

پیٹھا

پیٹھا



پیٹھا بھی کدو کی ایک قسم ہے مگر یہ بکری

کے طور پر بہت کم استعمال ہوتا ہے اس کے معز کی

نہایت لذیذ اور نفیس مٹھائیاں تیار ہوتی ہیں۔ اور

بڑیاں بنانے میں بہت برتا جاتا ہے مذہبی میل

سے بہت سے انخاص اس کو اپنے ہاتھ سے توڑتے ہیں اور کئی مذہبی رسوم میں یہ کام

آتا ہے۔ اس کی بیلیں بہت دور دور تک بیڑھ جاتی ہیں۔ پیٹھا شروع شروع میں

روٹے کی طرح تیار ہوتا ہے۔ مگر جوں جوں بڑھتا جاتا ہے ویسے ہی چمکتا ہوتا جاتا ہے

اس کا چمکا باہر سے سفید ہوتا ہے۔ سہارنپور کے پاس بکثرت ہوتا ہے

میدانوں میں ایسے ماہ مئی کے وسط سے جولائی کے وسط تک بوسکتے ہیں۔ اور

پہاڑوں پر پیدا نہیں ہوتا۔ سگال میں اس کی سیلیں بول چھتر اور جھتول پر بڑھ جاتے

ہیں۔ مگر سہارنپور میں بغیر کسی ٹیک کے زمین پر بہت اچھا پیدا ہوتا ہے۔ اس کے

لئے زمین ایسی انتخاب کرنی چاہیئے جس میں کسی قدر ریت کا بھی حوض شامل ہو۔

ایچ دھ کے واسطے یہ ہاتھ سے سوراخ کر کے پانچ پانچ چار چار بیج دیں۔ سب ہم

آویں تو کدو کا کھانا دیں اور مسموطہ بھی دیں۔ اچھا ضرورت چھوٹا کدو بھی

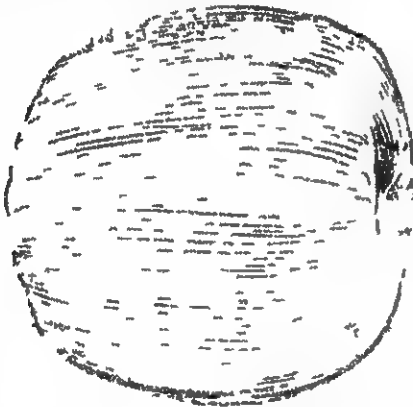
ہوئی کھانا کھانے سے پہلے تیار ہی میں ڈال دیں یا اگر وہ بڑا ہو تو اس کے

تو کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہیں میں کدو کا کھانا نہیں کھاتا۔ مگر اس کا

چار ہزار فیٹ تک کی بلندی پر فصل گرما بغیر ٹیاگ کے پیدا ہوتی ہے کسی مہار کی ضرورت نہیں اور فصل برسات کی بلیں اتنی بلندی پر چھبروں یا ٹیکوں پر چڑھا دی جاتی ہیں۔ لیکن پانچ ہزار سے چھ ہزار فیٹ تک کی بلندی پر کہ وہی فصلونے لئے مطلق ٹیاگ و سہیلہ کی ضرورت نہیں۔

ولایتی کدو

ولایتی کدو بھی کہ وہی ایک قسم ہے جسے انگریز بہت استعمال کرتے ہیں اس کا رنگ بھری مال سفید ہوتا ہے اور کھانے پر دھار ہوتا ہے اسے بہت کھاتے ہیں دینا پیانے سے درد نکلتی کی طرح سخت ہو جاتا ہے۔ اور صرف بیج ہی بیج اندر رہ جاتے ہیں فرنیچر صاحب لکھتے ہیں کہ قبول ایک نامزدگار کے امریکہ میں اس کی بہت کاشت



کی جاتی ہے اور اس کی کئی قسمیں ہیں مگر بنائے پر سب کا ذائقہ قریب یکساں ہو جاتا ہے وہاں قطاروں پر لگاتے۔ سورخ کر کے دو دو پن تین بیج ڈال دیتے ہیں۔ فاصلہ معقول رکھتے ہیں

منا کہ بلیں خوب بڑھیں۔ فرنیچر صاحب لکھتے ہیں کہ جنوبی بنگال میں ولایتی کدو ماہ اکتوبر کے آخر میں بویا جاتا ہے۔

میدانوں میں اسے ماہ فروری کے وسط سے اپریل کے وسط تک بویا جاتا ہے۔ پہاڑوں پر مارچ کے وسط سے جون کے وسط تک بویا جاتا ہے۔ کسانوں نے یا کھیتوں میں چھ چھ فیٹ کے فاصلہ پر لگاتے سورخ کر کے تین تین چار چار بیج بویا دیں۔

لیتے ہیں۔ پہاڑوں میں جس قطعہ میں لوکیاں لوائی جاویں۔ وہ سورج کے رخ
ہونی چاہئیں۔



ٹنڈے یا ٹنڈس

ٹنڈس یا ٹنڈے جن کو پتیلی میں ٹنڈ بھی کہتے ہیں مشہور ترکاری ہے
دہلی کی جانب یہ بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں مگر عام طور پر یہ چھوٹے ٹنڈ کے
برابر یا سب سے جڑے۔ ان میں جن چھوٹے خورد رے کے برابر ہوتے ہیں۔ ان کا
تنگہ سیاہی نائل خرموٹا ہے وہ سیلموں میں لگنے شروع ہونے میں تو ان پر
کسی قدر روئیں ہوتی ہیں۔ مگر جوں جوں بڑے ہوتے جاتے ہیں۔ دریاں پہاڑ تاجا
سب اس کی ترکاری بہت ترکیب سے اور عمدہ وار بنائی جاتے تو لذیذ ہوتی ہے
وہ پڑو ایٹھ اور ہیکل "تہ ہے" نہا ہے کہ اگر یہ ایسے چھیل کر ٹکڑے کر کے اور پیچ
لکال کر دو دو صبریں اٹھا کر کھانا تہ میرہ۔ اور یہ میر کہ اور کالی مرچ چھڑکے لٹوئیں
میرا لال یا زرد۔ اور جوں۔۔۔ والی لے اخیہ تک لو سکتے ہیں گریہاڑو
پر یہ پودہ نہیں ہوتا لیکن لاہور میں ٹنڈ سے مٹی کے اخیرہ درجوں کے شروع
میں کثرت درخت ہو رہے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ لاہور کے گرد و نواح کے
مالی بہتہ تفتی وہاں صارف سے ہیں۔ بکارت امن کا ذائقہ اچھا نہیں۔ کیا دیوں
میں ایک ایک اس کے ناصلا سے ہاتھ سے سوراں کر کے تیں تیں چار چار بیج کو دینے
جاتے ہیں۔ اور یہ ایسا طبع کو کدہ لہ لوئی کے مٹ میں بیاں لوائی رہتی جاتی

گھاسوں کو اکھاڑتے ہیں۔ کبھی کبھی بیلوں کو اڑھٹا کر دیکھ لیں کہ پتے کسی درجہ سے ٹڑکتے تو نہیں۔ کبڑے کرڑوں کا خیال رکھیں کہ کہیت یا کیا دیوں میں دخل نہ یاریں۔

لوکی

لوکی جسے گھیتا بھی کہتے ہیں۔ کڑوکی ایک ملائم قسم ہے اور ہندوستان میں ہر جگہ یافتہ پائی جاتی ہے، لوکی کی سیل چڑھتی ہے اور پھلنی ہے مگر اس کا رنگ سفیدی مائل سبز ہوتا ہے۔ اندر سے سفید گودا رنگ ہوتا ہے اور بیج بہت نرم ہوتے ہیں جب لوکی اعتدال سے زیادہ درسیلوں میں بھٹنے دی جاتی ہے۔ تو اس رنگت سے ہلکا ہو جاتی ہے اور کھانے کے کام کی نہیں رہتی۔ بعض لوکیاں گلی ہو جاتی ہیں اور بعض بھی بوتلی بن جاتی ہیں۔

میدانوں میں ایسے شروع اپریل سے ماہ جولائی کے وسط تک روکتے ہیں اور پھر اس میں ایسے شروع اپریل سے مئی کے وسط تک روکتے ہیں۔ لوکی ہر ایک ایسی زمین میں جس میں نباتات پیدا ہوتی ہے۔ ہسانی نشوونما ہو جاتی ہے۔ مگر ایسی زمین کو بہت ہی پسند کرتی ہے۔ جس میں کسی قدر ریت و جرو ہو اور جگہ کھادی گئی ہو۔ بوسے کا طریقہ وہی معمولی ہے جو کدو اور پیچھے کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے۔ اس کی بھی دو فصلیں ہوتی ہیں ایک فصل گرا اور ایک فصل برسات فصل گرا کو خوبانی دینا جاتا ہے۔ یہ ہموار زمین پر لائی جاتی ہے مگر فصل برسات کو قطاروں پر پونا جاتا ہے۔ جن کا آئیں میں چھ چھ فٹ کا فاصلہ ہو۔ اور جب پودے پانچ چھ اونچے ہو جاویں تو اوپر سے ٹیکوں پر جڑیں بٹھا چاہیے۔ یہ مقامی آدمی بولی کی بیلوں کو بالعموم موسم برسات میں اپنے چھتروں اور چھتوں پر چڑھا

پودے چار پانچ انچ اونچے ہو جائیں تو وہ ہیں قطاروں پر دو وقت کے پھل
پر لگادیں اور قطاروں میں ہی اتنا ہی فاصلہ رہنا چاہیے جتنا پودوں کی
سطح پر بیج لودیں اور جب پھل اُدیں پھل چھانٹ دیں۔ اس طرح سے کہ ہر ایک
پودے کا آپس میں دو فٹ کے قریب فاصلہ رہے تاکہ وہ گھاسوں کو اکھاڑنے
ریں اور گرمی اور طہارت سے وہ پودے بچیں پھل پھل پھل پھل پھل پھل پھل
پھل پھل پھل پھل پھل پھل پھل پھل پھل پھل پھل پھل پھل پھل پھل پھل پھل
پودوں کو سایہ ملتا رہے۔

چھینٹنے

چھینٹنے ایک عام تیکاری ہے جو ایک قسم کی ٹری اور لہریہ دار سیم کی
طرح ہوتی ہے اس کی سلی ہت اور کچی چرائی ہے چھینٹنے یا تو چھینٹنے یا تو
ہوتے ہیں اسے کاٹ کر بناتے ہیں اگر کچی لہریہ استعمال کرتے ہیں تو قسم کے
چھینٹنے ہوتے ہیں۔ ایک ایسے دوسرے کسی قدر چھوٹے ان کے رنگوں میں
بھی کسی حد اشتباہ ہوتا ہے ایک کارنگ ردی مال رہتا ہے اور ردی
مال سنو دھا یا ہوتی ہے۔

بیج قطاروں پر بوسے ساتھ ہیں بس کا آپس میں ۵ یا ۶ فٹ فاصلہ ہونا ہے
میدانوں میں چھینٹنے دھا یا پودے دلاؤ اس کے وسطے کا لوہے کا کھنڈ
تکریاؤں پر یہ لایا نہیں ہوتا ہے اور اسے پیدا کرنا آسان ہے ہاؤس توڑکاری
لگادیں اور پھر چھوٹے یا بڑے دھاروں اور ان کے درمیان چھینٹنے لگادیں
امریکی یا مٹی کے تھریوں اور دھاروں کے درمیان لگادیں اور دھاروں میں دوسری
دھا یا سے موسم سرما میں لگادیں تاکہ پودے نہ مر جائیں۔

کمہن سیم

کمہن سیم۔ آجہ ایک مرتبہ کی لگائی ہوئی۔ ہمیشہ تک فائز رہ سکتی ہے۔ گولہ بوم
ہر سال بولی جاتی ہے۔ ولایتی سیم یا دریچہ میں سے یہ ذائقہ میں کم شمار نہیں ہوتی یہ
سیم کٹار کی صورت کی ہوتی ہے جہاں اس کا نہایت ملائم اور ردی مائل منتر سنا ہوتا ہے
میدانوں میں اسے شروع ماہ مئی سے جوں کے اخیر تک لو سکتے ہیں اور پہاڑوں
پر بھی شروع مئی سے جوں تک بولی جاسکتی ہے اگر عمدہ زمین پر بولی جاوے
تو کھاد ڈالنے کی بھی پیداں ضرورت نہیں ہے کیماں سی میں قطاریں بنانی چاہیں
حن کا آپر میں پانچ سے چھ ہفتہ تک راہ ملے ہر ۸ سے ۸ سیم تک حاصل سے ہوتے
چاہیں تو مشرکی طرح ان کو بھی ٹیکیں ویدیں موسم برسات میں یہ پودا خوب بھٹکتا ہے
برسات کے خاتمہ کے دس اسہیں بھولی آنے لگتے ہیں۔ اور برسات کے بعد پھلیاں
اوترے لگتی ہیں۔ جب تک زیادہ کٹہر اور بالا نہیں پڑتا تب تک پہاڑیاں راور اترتی
رہتی ہیں

لوپیا

لوپیا ہندوستان میں ایک عام ترکاری ہے۔ ایک بڑی لگا کر اور سکھا کر بطور دال
کے استعمال کئے جاتے ہیں کچی پھلیاں کٹر چھریک لی جاتی ہیں۔ پورے میں اصحاب
بھی اسے اوبال کر کھاتے ہیں ہندوستان میں بھی لوسیہ کی چند قسمیں ہیں بلوچ
میں جو لوپیا پیدا ہوتا ہے اوسکی پھلیاں بلی اور ملائم ہوتی ہیں۔ اور بیج بھی بہت
چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں کہ تو نہیں جو تو بریسا یا ہوتا ہے اوسکی پھلیاں بہت لمبی اور بڑے ہوتے ہیں

رودا سیم - تہور سیم کھاج

سیم کی یہ دونوں قسمیں بطور بیل کے جاکر کھاتی ہوتی۔ درختوں یا بالوں کی جھپٹوں پر چڑھتی ہیں۔ پہلیوں کی خاطر انکی کاشت کھجاتی ہے کہ کھاج یا تہور سیم قریب ۱۰ انچ کے لمبی ہوتی ہے۔ انکی بیرونی سطح پر چھل کی مانند نرم رواں ہوتا ہے اگر ان کو نرم توڑ کر کھایا جاوے تو ذائقہ میں فرق نہیں یعنی ذائقہ ہی سیم سے کم نہیں ہوتی۔ جب پھلیاں خشک ہو جاتی ہیں تو زرد سی سیم میں سے باغ چھینچ دوڑے سے لکڑیوں اور کھاج یا تہور سیم میں سے پانچ یا چھ تخم خاکی رنگت کے برآمد ہوتے ہیں۔

میدانوں میں۔ ان سیموں کو وسط ابریل سے وسط جون تک بوسکتے ہیں یا اڑوں پر یہ پیدا نہیں کسکتیں باغیچوں کی محولی زمین میں قطاروں پر خشک اسپرین پانچ یا چھ فٹ فاصلہ ہو۔ لیکن تخم چھ چھ انچ کے فرق سے بوسکتے ہیں جب پودے چار یا پانچ انچ اونچے ہو جادیں۔ تو ان کے نیچے ٹیکیں لگا دیا جائیں۔ تاکہ سیلیں باسانی اور پودے کو جڑ سے جھٹک کر اتریں۔ یہ تب تک ہفتہ میں ایک بار پانی دیدیا جائے جس شروع ہو جائے تو چھربادہ تردد کی ضرورت نہیں ہے۔ ماکارہ گھاسوں سے کیاریوں کو پاک رکھیں۔ ان سیموں کی سیلوں سے اکثر اور موسم تک پھلیاں اور ترقی رہتی ہیں۔ درمختصر صاحب لکھتے ہیں کہ اگرچہ پورا پن اصحاب کو کہیں یا تہور سیم سے کم واقفیت ہوتی ہے۔ مگر ان کے ذہانت و عمدہ ہوتی ہے۔ درمختصر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ سیم روپہ کے باغیچوں کی سیلوں سے کسی حالت میں کمتر نہیں ہوتی

فلس ایسی جگہ سے کاٹی جاتی ہے۔ یہاں سے ٹی ٹرس ٹاٹ آتی ہوں اور سٹے کٹتے
 پہلے ہوں۔۔۔ موسم گرما کے شروع میں ٹنگنے ہیں۔ اور علموں کو کیا ربوں میں ۱۸۔
 اچھ کے فاصلہ رنگا دسا جاتے۔ پھر خود بخود بلیں پھیل جاتی ہیں۔ پتی پتی سکرندیاں
 بھی ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر گاڑ دینے ہیں اور ان سے بلیں بڑھ جاتی
 ہیں۔ بعض اس پھتہ کو بونے ہیں جو ٹکر مندوں اور پودے کے موٹے تنے
 کے وسط میں ہوتا ہے۔ پہلی فصل سے۔ حاصل کر کے اس میں داب دے
 جانے میں اور پوائی کے دفنہ ان کو رکال سے ۲۰
 سکرند کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ سرخ اور سفید۔ سفید جھلکے کی سکرند بہت
 مٹھی اور عمدہ جمال کی جاتی ہے مگر انیسویں کہ سماں ہند میں یہ قسم کم پائی جاتی ہے
 سکرند کے نواح میں اس کو سب بولتے ہیں۔

سداوں میں اسے ماہ اپریل کے اخیر حصہ سے جون کے اخیر تک بوسکتے ہیں
 مگر ہاڈوں پر سکرندیاں نہیں ہوتیں۔ سکرندوں اور پودے کے موٹے تنے کا وسطی
 حصہ حورینت میں داب کر رکھا جاتا ہے۔ اپریل کے اخیر سے سکرند کے وسط تک
 دیا جاتا ہے مگر طلبوں کے اخیر میں لگائی جاتی ہے۔ جبکہ ایک دو پارہیں زرد
 شدر سے ہوتی ہیں جب تک جلدی سطح زمین سے اٹھ جائیں۔ تب تک کہ سدا
 سماری میں آکاہ گھاسیں رائے دس بعد ازاں زیادہ تر دو کی کچھ ضرورت نہیں
 موسم سرما کے آغاز میں سکرندیاں ٹال استعمال ہوتی ہیں۔ ورتختر صاحب کی رائے ہے
 کہ سرخ کے میدان میں سدا کی جاتی ہے مگر کئی خیر کار اسے استعمال کرتے ہیں کہ سرخ
 سدا کر نہیں بھیجی۔ پورے صحاب کو اچھی سکرند کی جھبک درد نہر سے معلوم نہیں ہے
 جبکہ وہ اس کا رواد استعمال کرتے ہیں۔ لکھ کے لوہ اس کی ماریت سے کوئی داب
 چوٹا نہیں لگے۔

میدانوں میں اسے شروع ماہ جن سے جولائی کے اخیر تک لوسکتے ہیں۔ مگر پہاڑوں پر یہ پیدا نہیں ہوتا۔ اس کی کاشت بہت آسانی سے ہو سکتی ہے کیا دیوں میں قطاریں بنائی جاویں جس کا آئیں میں ہم سے دھڑ تک فاصلہ رہے اور ان قطاروں پر چھ چھ انچ کے فاصلہ پر بیج بوسے چاہیے۔ جب پودے جدا کئے جائیں تو سر کی طرح ان کو پی ٹیکس دیدی جائیں اگر تخم حون میں نوے جادیں گے تو موسم برسات کے وسط میں لوبیا اترنے لگیگا اور اگر جولائی کے شروع میں بیج بوسے جادینگے تو ماہ اگست کے وسط میں لوبیا اترنے لگیگا۔

شکرند

شکر قند یا شکر قندی ہندوستان میں شہر چینر ہے۔ ایک بہت سے اصحاب خیال کینگے کہ اس کا ترکاریوں کے زمرہ میں کیوں شمار کیا گیا یہ صحیح ہے کہ بالعموم لوگ اسے ادا ل کر یا پھوں کر کھاتے ہیں مگر اس کی ترکاری ہی بہت نفیس بنتی ہے۔ البتہ بنانے کی ترکیب معلوم ہونی چاہئے جو کہ اس میں بظاہر زیادہ ہوتی ہے۔ اسلئے بیج اور مصالح زیادہ دینا پڑتا ہے شکر قند کی بیل رین رعب بھیلتی ہے شکر قند میں عموماً چھ سات انچ لمبی ہوتی ہے شکر قندی



میں بعض پتلی اور بعض موٹی وسط میں سے زیادہ موٹی ہوتی ہے۔ حسب اہل جاتی کے ذہن کا اذکار کھجکارتے ہیں اور گودا کھاتے ہیں۔ یوں تو شکر قند ہر ایک کے ذہن میں پڑ

سب سے پہلے کی طرح محمد کی ہے پیدا ہو سکتی۔ اور بولٹ یا کٹی بہت ناریلی زمیں میں چھپوڑ کر کھاد بھی دی گئی ہو اور شکر قند اس بہت افراط بہ اور عمدہ پیدا ہوتی ہیں، عام طور پر اس کی کاشت ملکوں سے ہوتی ہے، یہاں سے ملے ہوئے ہیں، یہاں سے کھائی ہیں، یہاں سے کھائی ہیں، یہاں سے کھائی ہیں

کاس کی مانی ہے جب موسم خشک ہو جاتا ہے نو سلیں مرتجا مانی ہیں لیض

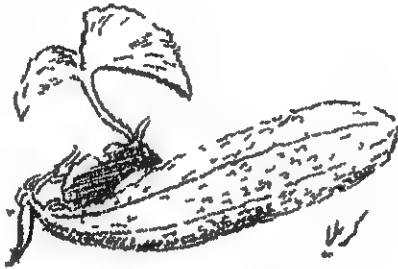
مصل کرے سب

سب اٹھ اٹھ بچہ

لے ہوئے ہیں جھوٹے

کرلوں کے ج عموماً

سعد بکے ہیں اور



کرٹیا

ٹڑے کرلوں کے چ سبھی میں لیتے ہوئے رتہ ہوئے ہیں ان کا بٹ چاک
کر کے مصالحوں کا مات ہے مگر ج کال کر رہا ہے ہیں دے تے حاسے

مداوں میں کرے شروع مریج سے لکر دس ماہ مولانی ملک دیکھنے میں مگر
ہاتھوں میں نہ آہیں ہوئے۔ تاکرے مریج ماریل کے شروع میں نوٹے جاس کو
بک دے کی ضرورت نہیں۔ مگر جوں اور حوالاتی میں نوٹے جادوں اس کو جب پڑے
حدہ انچہ ٹھہر جادوں ٹیکوں ریٹھاؤں۔ وجہ یہ ہے کہ راس میں ریڑھی پڑی
سلیں سڑا لی ہیں کرے نوٹے کی رکبت میں ہے کماؤں کر دس کر کے اچھی طرح سے
کھا خضر عذال کر مٹی اور کھا کو ایک حاس کر دس مات اور پھر دس مانی مادیں۔
ہیں کاتس فیصلہ ۸ اچھوٹے ہو۔ ان مطاروں مریج ۸۷۶ بچہ کے دی سے نوٹے
جادوں اگر موسم صحت ہو تو جھے ماما جوں دس مانی سے۔ جوں اور کھا کو کھا کر لے لے لے

ککڑی

اگرچہ عام در ککڑی کو کچھ اٹھائے ہیں۔ مانی میں کی مادیں ہی مریج دس پڑی
مانکے مریج، خضای وادو دس جاس سے نئی اصلع میں مریج کا مریج مریج مریج
ہست مریج سے ہوا ہے مانی راس میں دس ہے۔
مداوں میں ککڑی کو دس مریج سے لکڑی کے راس دسکتے ہیں

برساں

بڑی بہم اکثر ایک مرتبہ لگا کر دوپے اور کچے دھوئیں پر چڑھا دیتے ہیں۔ موسم پھلپان آنی ہیں۔ ہر سال لگائے کی ضرورت نہیں۔ اس کی پھلپان شمشیر سا ہوتی ہیں۔ بعض ایک فٹ لمبی ہوتی ہیں۔ بعض کچھ کم۔ سچ ان سے سعید اور سرج بچکے ہیں۔ اگر کچی توڑی جاوے تو خاصی خوشی ہیں۔ انکو سرد اور نمبر میں پھلیاں بکترت لڑا ہوا پیداؤں میں اسے وسط ایریل سے نیچوں کے آخر تک بوسکتے ہیں مگر بہاؤ میں نہ پیدا ہوسکتی ہوتی۔ اس کے بونے کی بڑکرتی ہے کہ باہیچ میں بھاری بنا کر جس کا فاصلہ آدھیں میں قرب لگے ہو۔ ایک ایک فٹ کے درمیان سے بچ بڑوں کے خیال ہے کہ سچ ۳۰ بجہ گہرے لوتے مائیں۔ بونے کے پندرہ قطاروں پر اگر عمدہ بڑی ہوتی کھاد ڈال دی جاوے تو بہت زیادہ ہوگی بہتر۔ بے کر قطاروں کی مٹی اور کھاد ایک جان کر کے بھر ختم ہوئے جاویں حسب پورے جہد اٹھادو بکے ہر جاوے کو صوبہ لادو جسکے خنوں کی لمبی لمبی جھڑیاں مائیں بطور بک لگائے جاوے۔ یا بے مائیں اور بھی ہر جاوے اور اس باس کے دھوئیں پر چڑھا دی جاوے۔ اکارہ گھاسیں۔ اگے دیں اور اگر کوئی ٹیکہ لودھی یا حرات ہو جائے تو اس کی جگہ اور لگا دیں۔ رادہ نزدیکی کوئی ضرورت نہیں خشک موسم میں جہنہ ہیں ایک مرتبہ پانی دے دیا جائے گا۔

کرپلا

کرلا۔ مہندوساں میں ایک ہر دھوئیں پر کاری ہے۔ اگر اس سے نام سے ہی کرلا ہٹ کا خیال ہو جائے گا کہ یہ لکڑیوں سے لکڑیوں سے سا اٹھا ہے۔ اس دھوئیں والے میں اچھی سے اچھی زکادوں کو مات کر دیتا ہے۔ ایسے موسم گرما میں بکترت استعمال میں آتے ہیں مائیں موسم سرما میں مائیں حل کر دیتے ہیں۔ لگاؤ دے ہی کہتے ہیں۔ اس کی ہلکی سی سیل ہیں۔ اس سے اس کی ہلکی سی

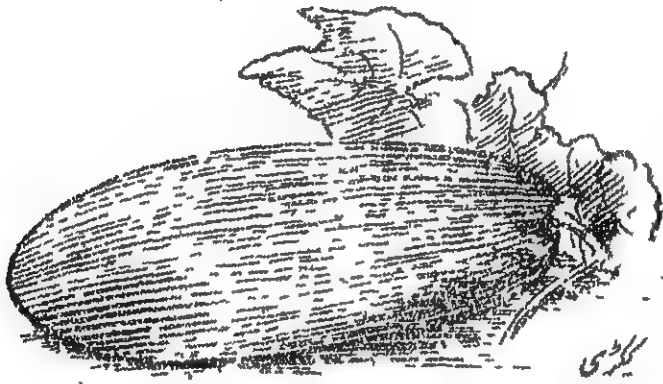
ہونا چاہیے جب موسم ختم ہر خانہ کے اور خود خود رہا ہے اس کے ذیل ہوتے ہیں۔ اس کی بھیجی جی ہے۔ دسی انہی اس کے سج سچوں میں کور کر لے ہیں۔ مگر اسے بہت کم استعمال کر لے ہیں

اس کے بولے کی رکب بہت آسان ہے شمار ماں دیرت لے کے بچوں کو چھڑکواں بویں اور ساکھ ہی۔ جہاں رکھیں کو ختم کہیں زیادہ اور کہیں کم۔ بڑے صیغہ ختم مانی ہوئے تو ہفتہ کی مٹی کو خوب بارک رکھ کر کہے آہستہ آہستہ تمام بچوں پر چھڑک دس مگر ختم یا مٹی کے پہلے بکریوں کو یا فی سے رکھیں مگر انہی زیادہ یا فی۔ ہو کہ مٹی کیچڑ کی ماس ہو جائے۔ جب سج چھوٹ آویں لوگھے پودوں کو چھٹا دیں اور ناکارہ گھاسوں سے بکریوں کو رکھو جس صوٹ مانی دیا چاہئے۔ اس ساگ کو مڑوں سے ہیں اکھاڑا چاہئے بلکہ سنے اور رم کلے نوٹے جائیں اس کی فصل ہیں نہ ساگ خوب میں وہیہ صوٹ آتا ہے۔ اگر خرشتہ اکھاڑا مانگا ہو وہ اب حاصل ہوئی د

زناو

اگر جب پتا لوچیا کے ایک ٹکے جتن میں عھا صفت ہے مگر ناہم دہلی اور اس کے گرد و نواح میں بہت مل سکتا ہے۔ یہ ایک بہت سادہ اور عام سرکاری ہے اور اگر اس کی ٹوں اور احاطہ سے کا۔ کی طائے نورب مادہ مضورے۔ اور کی سلن چھٹی ہے۔ اور میں نہ لو سدا ہونا ہے جھلکے سر جی اعلیٰ ہوئے ہیں اور نام۔ جھلکے جھلکے گہرے داغ سے ہوئے ہیں۔ رالوٹری شکر مدی کے مواہی ہوئے ہیں اور بعض بہت بڑے۔ آہ ہوئے ہیں۔ اگر مالوں کی ٹوں کو صدمہ نہ آئے اور غور سے چھو دے۔ جبے اور مال۔ مالوٹری سے ہیں۔ اسکی کئی نہیں ہیں مگر دو ایک مہوہ ہیں۔ اس میں بھی اس کی بہت سی ہے +
۱۔ مالوٹری ہے کی رکب نہ ہے کہ رکا اور کا کچھ حصہ کات کر دتے ہیں۔ با

مگر کھانڈن لسیہ پھیرا نہیں ہوتی۔ ہوں تو یہ معمولی زمینوں پر مٹی جاسکتی ہے مگر جس زمین میں
ریب کا بزرگ حاصل ہو اور خوب طرح سے کھا دیگئی ہو وہاں یہ بہت اچھا طعم پیدا ہوتی ہے
اور اچھی ہوتی ہے۔ اس کی کاسٹ کی ترکیب ہم پہل سے کیا، اوں کو دس کر کے ایک
ایک گز کے حاصل پر آٹھ آٹھ دس دس بیج نو دس جاویں۔ مگر یہ حاصلہ سطر سے
پکساں ہو۔ جب بچ ٹھوٹا دس تو کر اور پورے اکھاڑ دسے جاویں اور طامنور رہنے
وے جاویں یہی تمام میں پھل جاوے گی اور جو ککڑیاں اتریں گی اگر سب پکساں ہوں تو
دو تین اکھاڑ دسے جاویں تاکہ پکسں بہت گھسی۔ ہر جاویں۔ ماکہ گھاسوں کو اس وقت
اکھاڑنے میں جب تک کہ پکسں کل زمین کو ڈھاب لیں اگر موسم خشک ہو تو سفید میں
ایک دو دلوں پانی دسے رہیں۔



کلیے کا ساگ

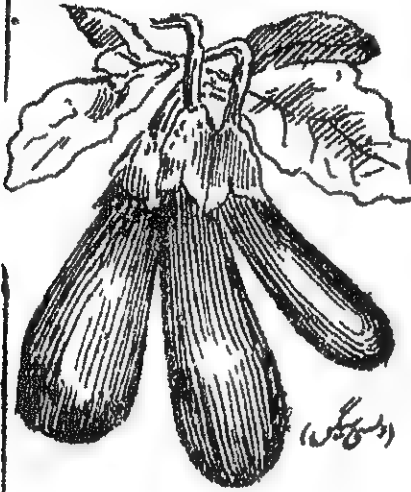
حیدرآباد میں کلیے کا ساگ عام ہے۔ یہ دراصل ایک خاص طرح کا ہے مگر
خاڑا اقسام کے ہوتے ہیں۔ موسم گرما میں اس کا پھل آتا ہے۔ اس کا پکاؤ الفہرشی کا
بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ سردیوں میں ماہ مای کے وسط میں اس کے پھل آتے ہیں۔
کچے ہیں اور پکاؤں میں اس سے تھوڑے دسٹا کسا گیا ہے۔ ہاں۔ ماکہ ہر مال

سسٹر سٹس لکھنے ہیں کہ اہل چین رتالو کی کاشت ایک اور طریق سے بھی کرتے ہیں جسے وہ بنابن بہل بتاتے ہیں کباریوں میں اویچی فطابہیں ملا کر مالتو تاس جتنے تیلے رتالو میں نیں فٹ کے حاصلے برگاڑ دے ہیں یا اوج کے ٹکرٹے دبا دینے ہیں۔ جب کلے بھوٹ بکاتے ہیں اور کچھ نفوہت بندر ہو کر ادھر اُدھر چیلے لگتے ہیں تو چھپ یا آٹھ انجہ کے حاصلہ برتوں کو جھوڑ کر ان کے ٹوڑوں بر مٹی ڈال کر ہٹھ سے ٹکس دیتے ہیں۔ چمد دلوں میں ان ٹوڑوں میں جڑیں بھوٹ ملکی ہیں اور رمنہ رمنہ رنالو مچھٹے خانے ہیں گو اس طرح سے تاسانی اور افراط سے رتالو پیدا ہو جائے ہیں مگر دڈ بے بنے رہتے ہیں۔ بہنیں ترکس رہے کوٹلاں پر ایک ایک فٹ کے حاصلہ رتالوؤں کے ٹکرٹے لگاتے حائیں اور انھیں خوب سنو و ما ہوئے دما جائے۔ موسم حرائیں رالو کھوڑائے جائے ہیں رتالوؤں کے بنے اور ساجھیں موسی بہ سوں سے کھائے ہیں۔

پلول

پلول ایک بہا بہا لہرہ برکاری اور کسک ہلکی، حدتہ، گراں ہے سما۔ میں نو شاذو مادری لوگ اس کے ام سے واقع ہیں البتہ قسولی انھیں لکھی کہیں کھوڑے بہا سگوائے ہیں اور چھ سات آسے سر فوجت کرے ہیں رگالی اور مالک معمری و عالی کے سسر۔ انھیں بہا حوں سے حردنے ہیں بعض اصحاب کو بغلط خیال ہے کہ عول مانوں کا صل ہو ما ہے۔ اہل ماس ہے کہ ممالک معمری و شمالی وادوہ میں کائنات کا رانھیں مانوں کی لکھتیں ہو سکے ہیں اور وہاں بہا بہا عڈنی سے سو و ما ہوئے میں مگردی (مردی) ہیں کہ مگردی مانوں کے ساتھ ہوتے رہتا ہیں۔ مگر نہ اس کے لکھتیں سے اور چاروں کے حاصلہ بر پلول کی کاس

زتا لوڑیں ہیں سے جو جڑیں بھوٹ چکی ہیں۔ ان کو لگاتے ہیں۔ سداؤں میں اس کے
 نوٹے کا موسم زردی سے سنی ماک ہے۔ اور پھاڑوں میں مایچ سے سنی ماک۔ زتا لو
 کے ٹکڑے مایچ ہیں اس طرح سے لگائی جاتی ہیں کہ پہلے زمیں کو اچھی طرح سے درست
 کر کے اس میں خوب بھریں سدا کھا دیا جائے ہیں جو بالعموم کھا دھوہ ہوتی ہے۔ جب
 مانتے لگاتے مٹی اور کھا دیا ایک جاں ہو جاوے تو دو دو ٹکڑے کے خاصہ پر چار چار بالیچ
 باج ٹکڑے اور دو ٹکڑے سوراخ کھودے جاتے ہیں۔ ان سوراخوں میں
 بھر سٹکی مٹی جس میں کھا دیا ہوتی ہوئی ہے بھرنا چاہئے۔ اور جب آٹھ نو آٹھ گہرائی
 وہ جاوے تو زتا لوڑیں کے ٹکڑے مایچوں لگا کر مناسب احتیاط کریں جس وقت
 کچے بھوٹ آویں اور جدا جدا لے کر عاویں لوں کے سروں کو ماس کی جھیری پر
 پڑا دیں اگر وہ چار ملیں لگائی منظور ہیں تو کسی درجہ ماحصر پر مل جڑا سکے ہیں
 مگر جب زیادہ کاسٹ منظور ہو تو ماس کی جھیری سے کام لینا چاہئے۔
 پھاڑوں پر بھی زتا لو سدا ہو سکے ہیں لیکن چونکہ اس نوٹے کو زیادہ حرارت کی ضرورت
 پڑتی ہے اس لئے بہت کم جگہ ہر ارض کی بلندی پر پیدا ہوں ہو سکتا ہے۔
 فرسٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اس کے نوٹے کی۔ رکھ بھی ہے کہ زتا لوڑیں سے
 جو جڑیں پیدا ہوں ان کو موسم ہمارے لکیر کیا لوں میں جو وہ طرح سے نما کی گئی ہوں ماس
 ماس لوڑیں جب یہ بھوٹ جاوے اور ان کی ملیں چھوٹ لے لی ہر جاوے لوں میں سے
 حاصل کی جاوے اور پھر انھیں ماحادہ کماریوں میں فطرتوں پر لگا ا جاوے۔ اگر
 ہوتی ہوگی وہ سب جاوے ملیں بھوٹ نکلیں گی وہ مائی دبا جائے سدا میں روٹی
 جس کو بولی قائم ہوا ہوگی۔ اس تار میں ماریوں سے حیرت کی رہیں۔ رہیں کے
 مسک ہر تارے کا اندیشہ ہے۔ اس وقت اعلیٰ اعلیٰ سے حصول ماس بھی بلیوں سے
 نکل آتی ہیں ان کو دسے رہیں درہ رہا۔ بے ہوئے۔ کہ ہر یہ معمول ہے جس میں
 لچھ پودے کی جڑاں جنم کرتی ہیں،



(دس بیگیں)

کیونکہ صرف اسی کے لئے کوئی بھی
کاشتکار کسی قطع اراضی کو مخصوص
کر دیا نہیں چاہنا۔ بیگیں کی کئی
نسیں ہوتی ہیں۔ اور ان میں رنگ قد
اور کسی قدر ذالیقہ میں فرق ہوتا ہے
لغص بیگیں بننے اور چھوٹے ذرے کے
ہوتے ہیں ان کو تاج کہتے ہیں لغص
موٹے اور اودے رنگ کے ہوتے ہیں

ان کو تاج کہتے ہیں اور یہ معمولی طرح کے تاج کے کام میں آتے ہیں۔ بعض مالک گول اور
سفید رنگ کے اڈے کی طرح ہوتے ہیں جن کی شکل دوانے ہیں کہ شہ میں بیگیں
کی مانج قسمیں سب سے بہتر ہیں ان کے نام یہ ہیں (۱) مانک (۲) گورھہ (۳) مارہ (۴)
(۵) دلاچی (۵) عاڈہ +

میدانوں میں اسے اکوہ۔ شروع مارچ اور شروع جون میں بوسکتے ہیں۔ مگر
پھاڑوں میں نہیں ہزارفت کی ملندی سے اوپر پیدا نہیں ہوتا۔ شمالی سہہ میں اس
کی سال میں معمول میں فصلیں پونی عانی ہیں۔ پہلی ماہ اکتوبر کے آخر میں اس
طرح سے ہوتے ہیں کہ کاریاں سب طرح سے درست کر کے چھڑک دیئے ہیں۔ اور
۱۰۔ ۱۲۔ اوپر کھاس سے پھیرھا دیئے ہیں۔ پودے اسی جگہ ماسگی مشوہا ہوتے
رہتے ہیں۔ وسط ذوری میں یہ پودے اکھاڑ اکھاڑ کر ماقاعدہ کساروں میں بٹاریاں
پہ رنگتے بنتے ہیں۔ جن کا آس جس ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ کے قریب قاصد ہوا ہے اور یوں
میں آپس میں ۱۵۔ ۱۶۔ کا فرق لگاتی ہے۔ رشتہ میں ایک دفعہ پانی دیا جاتا ہے اور اس
نہیں کو گڑ۔ رہے ہیں اس فصل سے مارچ کے آخر تک بیگیں اترنے لگے ہیں
اور چونکہ ان کے رہنے ہیں +

تھوڑے قطعہ اراضی میں ہوتی ہے۔ اور کاشتکار بہت بڑا فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اگر اس کی کاشت کی طرف توجہ کی جائے تو بہت فائدہ سے منظر میں آئے گا۔
 پٹول کی بیل چڑھی ہے اور یہ لودا ایک مرتبہ کا لگایا ہوا درمک سار رہا ہے۔
 ہر سال بیل ہری ہوتی ہے اس کا بیل گاؤں اور قریب چار بجے کے لبا ہوتا ہے
 جب تک لگا رہتا ہے تو اس کا رنگ سنہری مائل سبز ہوتا ہے اور جب تک جاتا ہے
 تو بیل چڑھ جاتا ہے۔

میدانوں میں اسے شروع ماہ مئی سے جولائی کے وسط تک دیکھنے میں اور
 بہاروں میں برہمن ہزارہ کی بلندی سے اوپر پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کے پونے کے لئے
 بلی زمین انتخاب کرنی چاہئے۔ جس میں قریب کا بھی کبھی درجہ نہ ہو۔ اور اس میں فاصلہ
 باقی نہ رہ سکے۔ اور ٹیپ ہیں۔ جو اس میں ٹیپ کے فاصلہ پر پانچ پانچ سانس
 پانچ پانچ جب پھوٹ جاویں تو کھور کال دیں اور طافور رہتے دیں۔ مگر سب
 اچھے ہوں تو رہے دیں مگر یہ خیال رہے کہ پودے گھنے نہ ہو جائیں۔ بلیں زمین پر
 پھیلنے دیں۔ بعض اس کی بیلوں کو درختوں اور جھروں پر لٹی جڑا دیتے ہیں مگر بعض
 تھوڑے کاروں کی رائے ہے کہ اس میں بیل کے بھلے سے ملوں اچھے لگتے ہیں۔ باقی
 دینے کی اسے ضرور ہے مگر اعدال کے ساتھ۔ ناکا ہ گھاسوں سے کھا دیں
 کو مائل پاک رکھیں۔

بینک دیسی

بینک مشہور نر کا ہے اس کی طرح سے استعمال کیا جا سکتا ہے آچار
 تیرا ہے مگر مانتا ہے۔ اور لکڑی لکڑی سے مٹی ہے۔ گو اس کا پودا ایک
 مرتبہ کا لگایا ہوا ہے۔ مگر یہاں تک کہ اس کی کاشت ہوتی ہے

کتاب

بہداریوں میں اسے سرعاً امیج سے کھلائی کہ وہ ایک بڑے ہنس مکھ ہمارے پاس
 رہ رہا نہیں ہوتی۔ اس کوئی کسی قسم کے ہنس مکھ ہمارے پاس نہیں ہوتا کہ
 ہنس میں کچھ شے ہے۔ اگادہ کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ پوری کئیوں کا کوئی
 حالہ سرگس کا کام دنا ہے اگر کوئی دوا دے کہ جو حاصل تھا اسے ہر
 شخص پر ہے مانی ہیں وہ اس رنگ کو استعمال کرتی ہیں۔

601

ارتوی ناگوشاں سید، تاریخ ۱۰ / ۱۲ / ۱۳۸۵، باجمہ قادیان سے اور کفر "مخبر"

وہی اصل وسط فردی سے مارج کے اخیر تک کوئی جانی ہے بچہ چھڑاؤں
 ڈالتے ہیں۔ حسب پودے میں چار اکاؤں سے ہونے ہو جانے ہیں تو اکھاڑ کر باقاعدہ کیا گیا
 میں لگاتے ہیں بانی ترکیب وہی ہے جو اوپر لکھی جا چکی ہے۔ یہی کے بغیر اس فصل
 سے بیگن اترے لگتے ہیں اور قریب قریب تمام برسات اترنے سے پہلے ہیں۔
 مسیری اصل شروع برسات یعنی جون کے شروع میں ہوتے ہیں اور اس کے
 لوٹنے کی وہی ترکیب ہے جو ہم دہلی سان کر چکے ہیں۔ برسات کے قائم یہ اس فصل سے
 بیگن اترے لگتے ہیں اور قریب قریب تمام موسم جوں میں اترتے رہتے ہیں۔ مسیری
 اصل کسی قدر احیاء طلب ہے۔ اگر مونس زیادہ ہوئی اور کیا ریوں میں پانی بھرا رہا۔
 یا مٹی سخت یا بہت چمکی ہوئی تو اکثر پودے چھلنے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں اگر
 احتیاط رکھی جائے تو فصل حاسی ہو جاتی ہے۔

کالی توری

کالی توری کی بل چڑھی ہے اور حسب اس کا موسم ختم ہو جاتا ہے جو خود بخود ختم
 کر سکتا جاتی ہے۔ یہ قریب ایک مٹہ تک لگائی میں پہنچتی ہے اور اس کے پست
 بہ ایک مٹہ سے دوسرے سرے تک نیز نہیں ہوتی ہیں۔ ایک اس کا سیاہی مانگ
 سر ہوتا ہے۔ یہ بیج جو ان کی مٹی میں اچھی طرح سے سد ہو جاتی ہے مگر لوٹنے کے تیز
 اگر کبھی میں خوب طرح سے شری ہوئی کھاؤ مٹہ دی سی حاد سے تو بہر ہے۔
 میدانوں میں اسے سرد ۱۱ ماہ مارچ ۱۰ اپریل کے وسط تک لوٹیکہ میں مگر
 پہاڑوں میں یہ ۱۱ ماہ مارچ ۱۰ اپریل کے وسط تک لوٹیکہ میں اس کی دو
 فصلیں کوئی حاسی میں انکیہ مٹی میں اگر کی فصل کہلاتی ہے اور دوسری اصل
 اور لائی میں لوٹے ہیں جو برساتی فصل کہی جاتی ہے۔ پہلی فصل اس طرح سے لوٹنے

جولائی کا ساگ

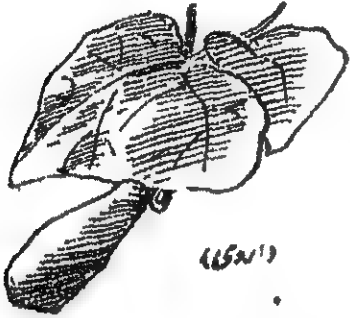
جولائی کا ساگ لذیذ ہوتا ہے۔ جولائی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک جنگلی اور ایک باغیچوں کی۔ بہ نسبت باغیچوں کی جولائی کی جنگلی لذیذ معلوم ہوتی ہے اور اکثر اصحاب اسے پسند کرتے ہیں۔ اس کی مختلف قسمیں ہیں مگر دو ایک ذرا مشہور ہیں مثلاً لال ساگ مرسا و غیرہ :

مسالوں میں اسے شروع اپریل سے جولائی کے اخیر تک لوسکے اور ہارڈل میں بھی انہیں آیا میں پائی جاسکتی ہے۔ اس کے پونے کی ترکیب سہل ہے کیا، پونے میں اٹھارہ اٹھارہ انچ کے فاصلے سے قطار میں ساکراں پر سج چھڑک دیں۔ اور اوپر سے مٹی کا ہلکا سا غلاف دے دیں مٹی کو مارک مارک اور پر سے چھڑک دیں جس سے پوکے پھل آویں جو جہاں گھنے ہوں وہاں سے جھاٹ دیں اگر موسم خشک ہو تو مہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دے دیں اور ماکارہ گھاسیں اکھاڑنے میں۔ جب زیادہ ضرورت ہوتی ہے تو اپریل سے لیکر جولائی تک ہر مہینہ پونے پر ہر مہینہ میں یہ ساگ بہت جلد ٹھہر جاتا ہے :

لال مرچ یا ہری مرچ

ہری مرچ یا لال مرچ اگرچہ عام طور پر ترکاریوں میں بطور مصالحہ ڈالی جاتی ہے مگر اکثر توتوں میں اس کی ترکاری بھی پوائے ہیں۔ مہینے سے جولائی میں اس کو کھانی میں ملا کر بطور ترکاری اچھی پوری کھجوروں کے ساتھ رکھ دیتے ہیں۔ مرچ کی کئی قسمیں ہیں مگر وہ چار بہت مشہور ہیں : اس کا رنگ سرسبز اور سرخ ہوتا ہے۔ ایسی مرچیں کم چر جی ہوتی ہیں اور

استعمال کی جاتی ہے اہل ہورپ اسے بہت کم استعمال کرتے ہیں مگر ہندوستانی فریب فریب



بلکہ ہمیشہ بزار رننے میں۔ بالعموم بہ ماہ مٹی کے آجر میں بوٹی جاتی ہے اس کے ٹوٹنے کی رکب بہت آسان ہے۔ کیا ربوں کو کبھی ہڈی گہرا کھدو کر مٹی کو خوب بار بار کریں لہر کھاؤ محبوب کا جود ویکر مٹی کے ساتھ انجان کوڑا بھر چودہ چودہ انچ کے ماحول یہ فطابن بناویا

اس یہ یا پتھر انچ کے فریب سوراخ کر کے چھوٹی چھوٹی اردیاں جودہ انچ کے فاصلہ پر گاڑ دیں اور ادھار سے مٹی ڈالیں جو مٹھے یا پچوس دیں یا پی دستے دیں اور ماکارہ گھاس مس کیا دیں مٹی لگنے دیں کبھی کبھی گڑائی کرتے رہیں۔

بولی

بولی کی بلی بہری ہے اور یہ بطور ساگ استعمال کی جاتی ہے۔ اہل پنجاب ملک مغربی و شمالی و اوچھ اسے شاد و ادھی استعمال کرتے ہیں۔ مگر اہل بنگال اس کے سبب بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ اکثر نکالی اسے اپنے گھڑوں میں لگا لیتے ہیں۔ اس کے لگاتے کی ترکیب بہت ہی آسان ہے۔ کسی کو سے میں خاص جگہ مناسب معلوم ہو اگر ماہ جون میں بولی کے بیغ یا اس کی قلم ہودی جاوے تو اس کی سلی ملا زود و خود شہنے لگے گی جب یہ خند قش ادھی ہو جائے تو اسے جعفری پر جڑا دیں یا کسی چھیریر۔ جو نگہ اس کے پتے خاصے پوڑے ہوئے ہیں اور سلی بہت گھی مصلیٰ ہے۔ اس لئے سایہ خوب ہو جاتا ہے اس کی ساخوں میں پتے کے پاس چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں جو بک کر کھرجانے میں اودہ الی کو دایتے سے نہایت بہتوج اودا اور سرج رنگ رکاد ہوتا ہے۔ اگر رکب سے بنا جاوے تو اس کا ساگ اچھا خناب ہے۔

جہاں یکجہتی مٹی اور ریت کا جزو معمول ہو جو سیاہ سوہا مائی ہے۔ اسی ماہ مٹی کے اجڑے
 بستے ہیں۔ کباریوں کو خوب درس کر کے طاس سالی چاہئیں۔ جن کا آپس میں
 ایک ایک دھڑ دھڑ ہو۔ پھارک کی جھوٹی گانٹھوں بانٹکڑوں کو ایک فٹ کے
 فاصلہ پر ان قطاروں پر چار پانچ اچھے گہرا بوبیں۔ اور ک بہتہ علیہ پھوٹ اور بگی اور
 اگر بارش نہ ہو تو پھتہ میں ایک مرتبہ کوئیں کا یا لی دیں۔ خنوری میں اور ک کہ اٹھ کر
 اور خوب یا لی سے صاف کر کے دھو میں خنک کر لیں تاکہ پانی کی ہی دور ہو جاوے
 پھر ان کو لور پوں میں بھر لیں۔ یا جس طبع سے مناسب کھس ٹھکے سے لگا دیں۔



(اورک)

چھوٹی مرچیں زیادہ تیز ہوتی ہیں اسی وجہ سے انہیں نلماج بھی کہتے ہیں۔
مہد ان میں انہیں شروع اپریل سے وسط جولائی تک لے سکتے ہیں اور پہاڑوں پر
شروع اپریل سے مئی کے اتر تک



پہلے ایک کباری میں مریوں کے
چھڑکواں لودس جب
لودس کے پھوٹے آؤں اور
شداید اور سیکے ہو جائیں
لودس میں ہوا زمین پر
قطار و قطار لودس ایک
قطار کا دوسری قطار سے
ڈھکھ یا دو ٹکڑے کا حاصل
کافی ہے لودس کو آئیں
ایک فٹ اونچا رہنا چاہئے پتے
سے پہلے کبری حد پڑی ہونی چاہئے

مجموعہ ذال وینی چاہئے اگر زمین محدود ہو اور بڑے سے چھڑکواں پہلے کھا دہڑ گئی ہو تو
بڑے سے کھا دہڑ کے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بہت موسم خشک ہو تو سب میں ایک در
باقی دسے نہیں اور ناکارہ کھادوں کو کباریوں میں جیسے لودس پہاڑوں میں بھی لودس کی بھی
ریکب ہے +

اورک

اورک عام طور پر بطور مصلحہ استعمال کی جاتی ہے اور اورک کو کئی طرح سے استعمال
مگر اس کی ترکاری بھی جاتی ہے اور یہ نہایت لذت منجہ اورک ہلکے رنگ میں ہوتا



(بیسویک پیکس میوه)



(دولانی میانه)

کارخانہ پیپہ اخبار لاہور کی نرعتی کتابیں

نرکار پیاں اس کتاب میں ہندوستان اور مالک عتر کی تمام نرکاروں کی پیداوار کاشت پرورش پنچکدرشت اور اس سے زیادہ فائدے حاصل کرنے کی مجرئیہ کیس دیر کی گئی ہیں۔ خاصکر اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ مالک عتر کی نرکار پیاں کس حالت اور کس خشاکے ترمویم میں پیداوار ہو سکتی ہے۔ اس میں ۱۲ صفحے اور ۱۰ تصویروں پرچ ہیں۔ قیمت فی جلد ۵۰ روپے

میوہ صاٹ ان تمام میوہ دار درختوں کے حالات۔ ان کی پرورش و نگہداشت پیوید کے طریقے لکھا ڈالنے کی نرکدیں۔ درختوں کے باغباں نفع کی غرض سے لگائے گئے اور لند میوہ سے تیار کرنے کے فصل حالات نام کے نمونہ دار اسے پرچ ہیں قیمت فی جلد ۵۰ روپے

پھلو اڑی میرہ سات ار نرکاروں کے لوبیہ کی نرکار، اور اس کے باب میں پیاں کی گئی ہے۔ اس میں ہر قسم کے ہندوستانی اور مالک عتر کی پیداواروں کا ذکر ہے۔ انہوں نے نو قین اس کتاب کی مدد سے ہر قسم کے پھلو اڑی کی نرکتی ہیں قیمت فی جلد ۵۰ روپے

کاشت آلو ہندوستان میں کاشت آلو کی کس طرح ہو سکتی ہے۔ اور کاشت دیگر نرکاروں کی نرکتی زیادہ سے زیادہ نفع بخش ہے۔ ۲۴ صفحے۔ قیمت ۲۰ روپے

فادر ہر بننے سانب اور اس کے جانے کا نرکار۔ فصل حالات اور نرکار کے قیمت ۵۰ روپے